# سورۃالکھف

الحمداللہ آج قرآن آسان کورس اپنے دوسرے موضوع میں داخل ہوا ہےاور ہماراوقت جو ہے وہ متن قرآن کے ساتھ جوسورۃ کھف کی خوبصورت گفتگو سے تعلق رکھتا ہےاس کے ساتھ گزرنے کی سادت نصیب ہوگی اور بڑی سعادت ہےخوش نصیبی ہےاورآپ کی بھی کہ ہمیں اس متن کوجوسورۃ کھف کے اندر بیان ہوااس کو پڑھنے کی سعادت حاصل کریں گےسورۃ کھف یہ مکی سورت ہے **110 آیتیں** ہیں اور **12 رکوع** ہیں طویل سورت ہےاورتین موضوعات کےاوپر یہ سورۃ محیط ہے پہلاموضوع اس کاوہی نام ہےجس سے یہ سورۃ ماخوذ ہے کھف والے غاروالےلوگ تو اسی نام سے یہ سورۃ ماخوذ ہےتو وہ واقعہ اس میں غاروالوں کااس میں بڑی اہمیت کا حامل ہےاوراسی حوالے سےاس کا نام بھی رکھا گیا دوسراجواس سورۃ کےاندراللہ نے بیان فرمایا ہےوہ حضرت موسیٰؑ کاواقعہ ہےحضرت موسیٰؑ اورحضرت خضرؑاس سورۃ کی بہت بڑی پہچان ہےاس کےاوپربھی ہم بات کریں گےتیسرا جو ہےوہ اس میں بادشاہ ذالقرنین کی گفتگواس سورۃ میں شامل ہے یوں تین واقعات اورتین بیگ گراؤنڈ جو ہیں وہ اس سورۃ کی ہیں اوربھی ہیں (انشاءاللہ)

☆پہلاموضوع **غاروالےلوگ**

☆دوسراموضوع **حضرت موسیٰ اورحضرت خضرؑ**

☆تیسراموضوع **بادشاہ ذالقرنین کی گفتگو**

## پوری سورۃ کا موضوع

## ☆شان اولیاءاکرام

اللہ نے بہت سے قیمتی موتی اللہ نےاس کےاندرمختلف انداز میں رکھے ہیں بزرگوں کی اللہ والوں کی محبت اور پیار میں یہ سورۃ ضرب المثل ہےیعنی اگرآپ سورۃ کھف کو یہ کہہ دیں کہ ساری سورت اللہ والوں کی شان میں نازل ہوئی ہےتو یہ غلط نہیں ہوگااورایک ہی موضوع بنتا ہےشان اولیاء کیا موضوع بنتا ہے.جی شان اولیاءپوری سورۃ اسی پر base کرتی ہے کہ اللہ کے نیک بندوں کی جوشان ہے جو برکت ہےاورکس کس طرح سے اللہ نے اسے کھولا ہےاس میں بہت سے ایسےخوبصورت رنگ ہیں جو بیان کرنے کی سعادت نصیب ہوگی (انشاءاللہ)

اس کی پہلی 26 آیات آپ کے پاس موجود ہیں یہ پوری 26 آیات ایک حوالے سے ہیں لہذااس لیےاس کوہم نے الگ کردیااور 26 آیات جو ہیں وہ ایک ہی موضوع کےاوپر ہیں اس میں کہف والوں کاواقعہ بھی آئے گااوراس کے پہلے جواللہ نےاس کےمعاملات بیان کئے ہیں وہ بھی اسی کےاندرانشاءاللہ پیش کرنے کی سعادت نصیب ہوگی تو پہلی 26 آیات جو ہیں وہ پوری کی پوری آپ کے پاس موجود ہیں اورآپ کودے دی گئیں ہیں کیونکہ 110 آیتیں ہیں اورہم پوری کوشش کریں گے کہ اس میں کوئی بھی آیت نہ چھوڑیں اور ہرآیت کےاوپرگفتگوکرتے ہوئے جائیں یوں پہلی 26 آیات کے لیےالگ سےنوٹس بنےکل کوانشائاللہ آپ کواگلی آیات کےملیں گےاس طرح آپ کو پوری سورۃ کھف پڑھنا نصیب ہوگی.

متن قرآن کو پڑھنااورمتن قرآن کوسننا بہت برکت کا سبب ہے میں پہلی 26 آیات قرآن سے پڑھتاہوں ترجمہ آپ کے پاس ہےایک ایک کرکےہم اس کوسمجھے گےاوراس کے ظاہری معاملات اور باطنی معاملات کوآپ کےسامنےرکھوں گا.

## بسم اللہ الرحمن الر حیم

**اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ عَلٰی عَبۡدِهِ الۡكِتٰبَ وَ لَمۡ یَجۡعَلۡ لَّهٗ عِوَجًا(۱) قَیِّمًا لِّیُنۡذِرَ بَاۡسًا شَدِیۡدًا مِّنۡ لَّدُنۡهُ وَ یُبَشِّرَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ الَّذِیۡنَ یَعۡمَلُوۡنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمۡ اَجۡرًا حَسَنًا(۲) مَّاكِثِیۡنَ فِیۡهِ اَبَدًا(۳) وَّ یُنۡذِرَ الَّذِیۡنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا(۴) مَا لَهُمۡ بِهٖ مِنۡ عِلۡمٍ وَّ لَا لِاٰبَآىِٕهِمۡ–كَبُرَتۡ كَلِمَةً تَخۡرُجُ مِنۡ اَفۡوَاهِهِمۡ–اِنۡ یَّقُوۡلُوۡنَ اِلَّا كَذِبًا(۵) فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفۡسَكَ عَلٰۤی**

اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا(٦) اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا(٧) وَ اِنَّا
لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا(٨) اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَ الرَّقِيْمِ–كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا(٩) اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ
اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّ هَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا(١٠) فَضَرَبْنَا عَلٰى اٰذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِيْنَ
عَدَدًا(١١) ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَيُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْا اَمَدًا(١٢) نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ–اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ
اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَ زِدْنٰهُمْ هُدًى(١٣) وَّ رَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا مِنْ
دُوْنِهٖ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَا اِذًا شَطَطًا(١٤) هٰؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖ اٰلِهَةً–لَوْ لَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍ بَيِّنٍ–فَمَنْ اَظْلَمُ
مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا(١٥) وَ اِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ
رَّحْمَتِهٖ وَ يُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا(١٦) وَ تَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَ اِذَا غَرَبَتْ
تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَ هُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ–ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ–مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ–وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ
لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا(١٧) وَ تَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّ هُمْ رُقُوْدٌ وَّ نُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَ ذَاتَ الشِّمَالِ وَ كَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ
بِالْوَصِيْدِ–لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّ لَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا(١٨) وَ كَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ–قَالَ
قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ–قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ–قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ–فَابْعَثُوْا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖ اِلَى
الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَا اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَ لْيَتَلَطَّفْ وَ لَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا(١٩) اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا
عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ فِيْ مِلَّتِهِمْ وَ لَنْ تُفْلِحُوْا اِذًا اَبَدًا(٢٠) وَ كَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوْا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ
حَقٌّ وَّ اَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا–رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ–قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا
عَلٰى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا(٢١) سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ–وَ يَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا
بِالْغَيْبِ–وَ يَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّ ثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ–قُلْ رَّبِّيْ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَآءً
ظَاهِرًا–وَّ لَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا(٢٢) وَ لَا تَقُوْلَنَّ لِشَايْءٍ اِنِّيْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا(٢٣) اِلَّا اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ–وَ
اذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ وَ قُلْ عَسٰى اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّيْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا(٢٤) وَ لَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَ
ازْدَادُوْا تِسْعًا(٢٥) قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا–لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ–اَبْصِرْ بِهٖ وَ اَسْمِعْ–مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ
وَّلِيٍّ–وَّ لَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖ اَحَدًا(٢٦)

چھبیس آیات ایک ہی موجوع پرتھیں اس لیے آپ کے سامنے پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی اس پورے واقعے کو اس لیے بھی آقا ﷺ کے سامنے رکھا گیا کہ آپ ﷺ کے صحابہ اس بات کو سمجھ لیں کہ آپ کو اگر کوئی تکلیف آ رہی ہے کوئی پریشانی آ رہی ہے لوگوں کی طرف سے اور لوگ آپ ﷺ کو دین میں رکاوٹیں پیش کر رہے ہیں تو یہ کوئی نئی بات نہیں ہے آپ ﷺ سے پہلے بھی لوگوں نے آپنے علاقے کو چھوڑا ہے اور انہوں نے غاروں میں پناہیں لیں ہیں لہذا اپنے نبی ﷺ کو یہ پورا واقعہ سنایا اور بیان کیا آقا ﷺ کے سامنے اور آج اصحاب کھف جو ہیں وہ ایک سربستہ راز کی طرح دنیا کے اندر موجود ہیں اللہ نے ان کی باقیات کو ابھی بھی سلامت رکھا ہے اور یہ پورا واقعہ جو ہے اس کی بیس اس کی بنیاد یہ ہے کہ دین والے کے اوپر جب بھی مصیبت آئی ہے انہوں نے ہجرت کی ہے اور اللہ کے نیک بندو جو ایسا کرتے رہے ان کو ڈھارس بنانے کے لیئے ان کو تسلی دینے کے لیے یہ سورہ مبارکہ نازل کی گئی.

آیئے سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے نازل فرمائی اپنے محبوب بندے پر یہ کتاب اور نہیں پیدا ہونے دی اس میں ذرا کجی اور معاش ومعاد کو درست کرنے والی ہے واضح کر دیا کہ اللہ بڑی شان والا ہے بڑی تعریف واالا ہے ساری تعریف اسی کے لیے ہے کیونکہ اس نے اپنے بندے کو یہ خوبصورت کتاب عطا فرمائی ہے یہاں **عَبۡدِهِ** سے مراد سید عالم ﷺ کی ذات کریمہ مراد ہے آپ کو اللہ نے قرآن دیا تو اس کا ذکر بڑے فخر سے کیا ہے کہ ہم نے اپنے نبی ﷺ کو قرآن جیسی اعلی کتاب عطا فرمائی ہے **قَيِّمًا لِّيُنذِرَ بَأۡسًا شَدِيدًا** یہ اس لیے نازل ہوئی ہے آیت نمبر۲ تا کہ ڈرائے سخت گرفت سے جو اللہ تعالی کی طرف سے ہوتی ہے اور یہ مجدہ سنائے یعنی خوش خبری سنائے ان اہل ایمان کو جو نیک عمل کرتے ہیں کہ بے شک ان کے لیے بہت عمدہ جزا ہے تو یہ قرآن کے نازل ہونے کا مقصد حقیقی جو ہے وہ اللہ کھول رہا ہے کہ اس کا مقصد صرف یہی نہیں ہے کہ اس کو تم ریشمی غلافوں میں لپیٹ کر تو اس کو جو ہے وہ اپنے گھروں کی بلائیں دور کرنے کے لیے کسی اونچی الماری کے اوپر رکھ دو اس کا یہ مقصد نہیں ہے اور نہ اس کے لیے اس کو نازل کیا گیا ہے بلکہ یہ تو انسانیت کے کارواں کا رخ موڑنے کے لیے نازل کیا گیا ہے یہ تو تمہارے رخ کو موڑنے کے لیے آیا ہے تمہیں سیدھا کرنے کے لیے آیا ہے اور جو تمہارا جو ٹوٹا ہوا جو تعلق ہے اللہ سے اس کو جو ہے یے جوڑنے کے لیے آیا تو جو برے لوگ ہیں ان کو ڈرانے کے لیے ہے اور جو اچھے ہیں ان کو خوشخبری دینے کے لیے ہے تو اس کتاب کی اصل مقصدیت جو ہے وہ اس آیت نے کھول دی.

اس کے بعد فرمایا وہ ٹھہریں گے جنت میں تا ابد اللہ ہمیشہ کی زندگی انھیں دے گا ایسے لوگ جو جنت میں چلے جائیں گے ان کے لیے کبھی موت نہیں ہوگی وہ ہمیشہ زندہ رہیں گے اور اللہ نے یہ بھی ارشاد فرمایا تا کہ ڈرائے ان نادانوں کو جو یہ کہتے ہیں کہ اللہ نے فلاں کو اپنا بیٹا بنالیا اور نہ انہیں اللہ کی ذات وصفات کا کوئی علم ہے نہ اپنے باپ دادا کو کتنی بڑی بات ہے جو ان کے موںہوں سے نکلتی ہے تو اللہ فرما رہا ہے کہ میں نے اس لیے بھی یہ کتاب اتاری ہے کہ یہ واضح کر دو کہ میرا کوئی بیٹا نہیں اور میرا ایسا کوئی میری کوئی اولا د نہیں ہے جو تم میرے بیٹے ثابت کرتے ہو اور حضرت عزیرؑ کو یہ اللہ کا بیٹا عیسیٰؑ کو اللہ کا بیٹا کہتے ہیں تو لہذا اس کا بھی ذکر قرآن نے کیا اس لیے بھی ہم نے قرآن اتار دیا تا کہ ہم بتا دیں کہ ایسا کچھ نہیں ہے اور یہ بڑی خطرناک بات ہے جو ان کے موںہوں سے نکلتی ہے.

اور وہ کچھ نہیں کہتے مگر سرتاسر جھوٹ یہ جھوٹ بولتے ہیں ایسا نہیں ہے تو کیا آپ فرط غم سے تلف کر دیں گے اپنی جان کو ان کے پیچھے اگر وہ ایمان نہ لائے اس قرآن کریم پر افسوس کرتے ہوئے (اللہ) (سبحان اللہ) تو اے نبی ﷺ آپ ﷺ یقیناً یہ لوگ آپ کی بات نہیں سنتے الٹا مذاق اڑاتے ہیں الٹا جو ہے وہ یہ آپ کو طعنہ زنی کرتے ہیں یہ آپ ﷺ کے ساتھ ظلم اور زیادتی کرتے ہیں لیکن آپ کا رحمت کا سمندر ہے کہ پھر بھی رواں کا رواں آپ ﷺ پھر بھی ان کے اوپر رحمت فرما رہے ہیں یہ ہر وقت آپ ﷺ کو ذلت کے لیے تیار رکھے ہوئے ہیں ہر وقت انہوں نے آپ کو ذلت کا نشانہ بنایا ہوا ہے لیکن اے نبی ﷺ آپ کیسے ہیں اے نبی ﷺ آپ ﷺ کیسے رحمت اللعالمین ہیں کہ اپنی جان تلف کریں گے ان کے پیچھے او ہو (اللہ) اس لیے کے آقا ﷺ یہ کتنی ہی حضورؐ کے ساتھ زیادتی کرتے حضور ﷺ ان کے ساتھ اتنی ہی محبت فرمایا کرتے کبھی کعبہ شریف کے گرد جا کر کبھی حجر اسود کے پاس کھڑے ہو کر کبھی جو ہے میدان عرفات میں پہنچ جاتے ہیں کبھی ان کے گھروں میں چلے جاتے ہیں کبھی ان کی خواب گاہوں میں پہنچ جاتے ہیں کبھی ان کو جو بیٹھکیں ہوتیں ہیں وہاں چلے جاتے ہیں یہ سننے سے انکار کر دیتے ہیں حضور ﷺ پھر بھی انہیں دین کی دعوت دیتے رہتے ہیں دن کا سارا معاملہ یہ ہوتا سارا دن آقا ﷺ اس طرح گزارتے.

کہ آپ ﷺ دین کی تبلیغ کو مخلص انداز میں دیتے چلے جاتے کوئی آگے سے سنتا نہ سنتا پرواہ کرتا نہ کرتا آقا ﷺ اپنے مشن کو نہیں چھوڑتے تھے یہ تو دن کا ذکر ہے اور جب رات ہوتی تو حضور ﷺ کھڑے ہوجاتے ین کے لیے اللہ کے بارگاہ میں پھر آقا ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں حضور ﷺ پھر روتے دن کے وقت جاجا کر دین کی تعلیم دیتے اور راتوں کو رویا کرتے تو اللہ جب یہ جب دونوں دیکھتا دن دیکھتا رات دیکھتا تو **اللہ فرمارہا ہے کہ کیا آپ فرطِ غم سے تلف کر دیں گے اپنی جان کو اے نبی ﷺ اپنی جان پر رحم کریں** تیرے پاؤں سوجھ گئے تو کھڑا ہو ہو کر تھک جاتا ہے ساری ساری رات روتا رہتا ہے نبی ﷺ اپنی جان پر نہ بن جائے ایسا نہ کیجیے اور ان لوگوں کے لیے اگر وہ ایمان نہ لائے اس قرآن کریم پر ایمان تو ہوتا ہے اللہ پر، ایمان تو ہوتا ہے رسول پر لیکن قرآن کہہ رہا ہے کہ نہیں کہ قرآن پر پہلے ہے یہ قرآن پر ایمان لائیں گے تو مجھ پر ایمان لائیں گے پہلے میرا کلام تسلیم کریں پہلے تسلیم کریں کے یہ میرا کلام ہے تو آقا علیہ السلام کی محبت کا ذکر جو ہے جب حضور ﷺ کی راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں اور پھر دن کی جو محنتیں ہیں جب اللہ دیکھتا اور پیر یہ راتوں کی بے خابیاں ساری ساری رات جاگنا اور دعائیں کرتے رہنا یہ حضور ﷺ کا طریقہ مبارک تھا اور یہ ایک مبلغ کو بھی یہی تعلیم دی گئی ہے اس آیت سے اس آیت سے یہ تعلیم دی گئی ہے کہ تم نے بھی اپنے ماننے والوں کے ساتھ بھی پیار ہی کرنا ہے محبت کرنی ہے سنتا ہے نہ ہیں سنتا ہے ڈانٹنا ان کو دور کر دینا یہ طریقہ نہیں علماء صوفیاء کا یہ طریقہ نہیں ہے ہمیشہ پیار سے تبلیغ کرنا ہی محمد مصطفیٰ کی سنت کریمہ ہے کرتے جاؤ لگے رہو (اللہ اکبر) کہا یہ کرتے رہیں آپ ﷺ اپنی جان پر رحم کریں تو شان کریمہ اندازہ کیجیے۔

## کہ اللہ کو اپنے نبی ﷺ کی کتنی پرواہ ہے.

اس کے بعد فرمایا کہ ہم نے ان چیزوں کو جو زمین پر ہیں باعث زینت اور آرائش تا کہا آزمائیں ان میں سے کون عمل کے لحاظ سے بہتر ہے اے نبی ﷺ جتنی ہم نے زمین کے اوپر خوبصورتیاں بکھیر دی ہیں یہ جو خوبصورت نظارے ہیں یہ جو اچھی نعمتیں ہیں ہم نے انہیں سہولتیں دی ہوئیں ہیں بہت ساری خوبصورت ہم نے انہیں نعمتیں دی ہوئیں ہیں بہت ساری نعمتوں سے ہم نے انہیں نوازا ہوا ہے یہ صرف اس لیے ہے کہ ہم یہ دیکھیں کہ کون نیک عمل کرتا ہے؟ کون عمل میں اچھا ہے؟ یہ عمل کے زاویے چیک کرنے کے لیے ہم نے یہ ساری نعمتیں دیں بس اور کوئی اس کا مقصد نہیں ہے کہ ہم کسی سے بہت راضی ہیں تو اسے بہت نعمتیں دے دیتے ہیں اور کسی سے بہت ناراض ہیں تو اسے بیمار کر دیتے ہیں ایسا نہیں ہے **یہ فضول بات ہے ہم کسی سے ناراض ہیں تو اسے غریب کر دیا ہے اور کسی سے خوش ہیں تو اسے امیر کر دیا ہے یہ تم نے اپنا معیار خود بنایا ہے خدا کا یہ معیار نہیں ہے** خدا کا یہ معیار نہیں تمہیں جو کچھ بھی دیا گیا ہے وہ اس لیے دیا گیا ہے کہ تیرا عمل دیکھا جائے کہ وہ عمل کیسے ہیں کوئی کروڑ پتی ہے کوئی عرب پتی ہے کوئی وزیر اعظم ہے کوئی صدر ہے کوئی بیچارہ مزدور ہے کوئی ہسپتال میں بیڈ پر پڑا ہوا ہے کوئی بیچارہ غورکن ہے قبریں کھودتا ہے تو ہم نے یہ اس لیے کیا ہے کہ ہم ناراض خوشی نہیں اس سے دکھاتے ناراضگی یا خوشی نہیں اس سے دکھاتے اس سے اظہار ہوتا ہے عمل کا کہ یہ عمل کیسے کرتا ہے کہ اس کو یہ نعمتیں عطا کر دیں تو قرآن نے اس کا اظہار کر دیا (سبحان اللہ) بڑا مسئلہ حل ہوا

اور ہم ہی بنانے والے ہیں ان چیزوں کو جو زمین پر ہیں ویران کر کے چٹیل میدان غیر آباد کہا پہلے تم دیکھو گے کہ بڑے میدان آباد ہوں گے لیکن ایک وقت آئے گا کہ اسی جگہ کو ہم صحرا میں بدل دیں گے یہ ہمارا کام ہے یہ ہماری مرضی ہے ہم جس زمین کے حصے کو چاہیں سمندر بنا دیں دریا بنا دیں ہم اس کی جگہ پہاڑ کھڑا کر دیں اور ہم اس کے جگہ ریگستان لے آئیں یہ ہمارے اوپر ہے اور اگر کسی زمیں کو ہم نے ریگستان میں بدل دیا ہے اور کسے زمین کو ہم نے باغات میں بدل دیا ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم اس زمین کے ٹکرے سے راضی ہو گئے ہیں تو لہذا یہ ٹکرا جو ہے گلستان بن گیا ہے سرسبز شاداب کینڈا، آسٹریلیا اور اس طرح کے جو ممالک ہیں ان بندہ جا کر دیکھے تو بندہ حیران رہ جاتا ہے اس قدر greenish countries اور ادھر مکہ میں آپ آئیں مدینہ میں آپ آئیں تو وہاں دور دور تک سبزہ کوئی نہیں چٹیل پہاڑ بلکل آب وگیاہ میدان ویرانیاں چھائیں ہیں اور آپ حیران رہ جاتے ہیں کہ ادھر تو آپ جائیں تو ایسا لگتا ہے جیسے جنت اتر آئی ہے اور ادھر آئیں تو ایسا لگتا ھے جیسے ویرانیاں اتری ہوئی ہیں نہیں ایسا نہیں ہے اس ویرانیوں میں آؤ تو تمہیں وہاں میرے نبی ﷺ کا روضہ نظر آئے یہ میرے مرضی ہے یگر ہم ان خوبصورت پہاڑوں کو ان خوبصورت پہاڑوں کو جو کینڈا اور آسٹریلیا میں ہیں اور اس طرح کے جو ممالک ہیں ان میں ہیں اگر وہاں حضور ﷺ کا روضہ بنا دیتے یا اپنا کعبہ وہاں رکھ دیتے تو لوگ کہتے کعبہ تو جانا ہی ہے تو ساتھ فریش ہوا بھی لے جاتے ہیں تو نیت لوگوں کی بدل جاتی تفریح کے لیے اور جو ہے وہ سیر و تفریح picnic بنانے کے لیے لوگ وہاں چلے جاتے اب آؤ نہ ذرا مکے تو تم آؤ گے صرف کعبے کے لیے اور کسی کام کے لیے نہیں کیونکہ اتنی گرمی ہے اس قدر سخت موسم ہے کہ تم پکنک کا تصور بھی نہیں کر سکتے یہاں آؤ گے تو صرف کعبہ دیکھو گے آ کہ اور آؤ ذرا مدینے دور دور تک تمہیں کوئی گرینش شئے نظر نہیں آئے گی ہاں میرے نبی ﷺ

کا سبز گنبد نظر آئے گا اور اس کو دیکھتے ہی تمہارے دل میں ٹھنڈک اتر آئے گی تو یہ ہمارا کام ہے ہم کسی جگہ کو چٹیل بنا دیں کسی جگہ کو آباد کر دیں یہ ہمارا کام ہے (سبحان اللہ) مولا تیری ان باتوں پر ہم ایمان لے آئے۔

~ آپ کیا خیال کرتے ہیں کے غار والے اور رقیم والے ہمارے ان نشانیوں میں سے ہیں جو تعجب خیز ہیں اے نبی ﷺ تیرا کیا خیال ہے (سبحان اللہ) کیا خیال ہے تیرا بتاؤ تجھے غار والے اور رقیم والے یہ ہماری نشانیوں میں سے ہے اللہ نے اپنی نشانی کہا اصحاب کہف کو غار والوں کو اپنی نشانی کہا یہ میری نشانی ہے۔

## غار والوں کا قصہ

### ☆رقیم

**رقیم اصل میں اس شہر کا نام ہے جس شہر سے نکل کر وہ غار میں گئے تھے جس سے نکل کر وہ غار میں پناہ لیے رقیم اس شہر کا نام ہے تو غار والوں کا ذکر کیا ان کے شہر کا ذکر کیا۔**

اے نبی ﷺ کیا خیال ہے بتاؤ تمہیں ان کی کہانی پہلے حضور ﷺ کا موڈ دیکھا پہلے آقا ﷺ کا ذہن بنایا کہ خیال کرتے ہیں آپ سنائیں آپ کو اور پھر یہ بھی کہ دیا کہ میری نشانیاں ہیں دیکھنا چاہیں گے سننا چاہیں گے (سبحان اللہ) تو آقا ﷺ نے کہا ہو گا ضرور مولا میں ضرور سننا چاہتا ہوں **اِذْ** یاد کیجیے کیا کہا میں نے پھر بولیے لکھا ہوا ہے آپ کے پاس نوٹس میں یاد کروایا دیکھیے تو یاد تو اسے کروایا جاتا ہے جو دیکھ رہا ہو یاد کریں آپ تھے وہاں موجود یاد کریں ۴ بجے بارات آ گئی تھی یاد کریں وہاں ہم ۵ بجے پہنچ گئے تھے یاد کریں ایسے کہتے ہیں نا تو کس کو کہتے ہیں یاد کریں) جو موجود ہوتا ہے جو اس وقت وہاں ہوتا ہے اس ایک لفظ پر قربان ہو جاؤ تو اس کا مطلب حضور ﷺ پہلے سے جانتے تھے اصحاب کہف آپ ﷺ کو پتہ تھا اصحاب کہف کا **اِذْ** یاد کیجیے (اللہ اکبر) حیات نبی ﷺ کہاں سے شروع ہے کہاں تک جائے گی کہاں کہف والے کئی ہزار سال پہلے اور کہاں حضور ﷺ کا یوم میلاد جو کئی ہزار سال پہلے ہوتا ہے کی بات ہے اللہ اپنے نبی ﷺ سے کہہ رہا ہے کہ آپ تو موجود تھے اس وقت یاد کریں یاد کیجیے کیا جب پناہ لی ان نوجوانوں نے غار میں تو انہوں نے دعا مانگے اے ہمارے رب ہمیں رحمت اپنی جناب سے عطا فرما دے اور ہمارے لیے اس کام میں ہدایت دے دے یہ چند نوجوان تھے اور ان کے نام بھی مختلف کتابوں میں لکھے ہیں جو حضرت عیسیٰ کے پیروکار تھے اور جس دور میں یہ حضرت عیسیٰ کی پیروکارے میں تھے اس دور میں عیسائیت کے اوپر بہت بڑا زوال تھا اور بہت سارے بادشاہ دنیا میں ایسے تھے جنہوں نے عیسائیوں کا قتل عام کیا اور بے شمار عیسائی قتل ہوئے اس دور میں جس میں یہ کہف کا واقعہ پیش آیا ان کا بادشاہ جو تھا اس کا نام تکیہ نوس بیان کیا جاتا ہے اسی لیے تکیہ نوس جو ہے وہ اردو میں برے کے لیے منحوس کے لیے یا بلکل کوئی out of fashion ہو نہ اس کے لیے استعمال کیا جاتا ہے تو جو فضول شے ہے نہ اس کو کیا کہتے ہیں تکیہ نوس ہیں او یہ کیا تکیہ نوسی طریقہ ہے تو تکیہ نوس اصل میں اس بادشاہ کا نام تھا تو بڑا ظالم آدمے تھا تو اس کو جب علم ہوا کہ ان نوجوانوں نے بھی عیسائیت قبول کر لی ہے تو اس نے اعلین کر دیا کہ ان کو پکڑ لاؤ اور قتل کر دو تو یہ پھر راتوں رات نکلے تھے اور انہوں نے پھر دعا مانگی اللہ سے کہ اے اللہ تیری اس دین کو چھوڑ نا نہیں چاہتے ہم تیرے اس دین سے جدا نہیں رہنا چاہتے لہذا ہم پر کرم فرما اور ہمیں اس کے ظلم سے نجات دلا دعا مانگی انہوں نے اور باقاعدہ جو ہے وہ انہوں نے اس علاقے سے باہر غار میں پناہ لینے یہ چلے جاتے ہیں اور وہاں جا کر یہ چھپ جاتے ہیں پورا واقعہ بہت خوبصورت ہے میں چاہتا ہوں کہ اس کے ایک ایک جزیات کے اوپر ہم غور کریں۔

### ☆بزرگوں کا طریقہ ہے جب بھی کوئی مصیبت پریشانی آ جائے تو رب سے پہلے رابطہ قائم کرتے ہیں

ایک تو یہ کہ یہ جب نکلے تو انہوں نے دعا پہلے مانگی کیا کیا بولو پہلے دعا مانگی لہذا یہ بزرگوں کا طریقہ ہے کہ رب سے پہلے رابطہ کر لو پہلے جب بھی کوئی مصیبت پریشانی آ جائے تو رب سے پہلے رابطہ کر لو اور پھر شروع کرو اگلے معاملات تو دعا انہوں نے مانگ لی اس کے بعد یہ اس غار کی طرف روانہ ہو گئے اب قرآن کریم یہاں آگے ایک کتے کا ذکر کیا ہے یہ کتا اصل میں انہی میں سے ایک شخص کا تھا انہی میں سے ایک جوان کا یہ کتا تھا حضرت قطمیر کا نام حضور ﷺ نے انہیں دیا ہے نام بڑا ضروری ہے اس نام کو ذہن میں رکھیں حضرت قطمیر تو انہی میں سے ایک کا تھا تو چونکہ بہت پیار تھا اس کے ساتھ تو یہ جب نکلے پناہ لینے کے لیے تو اس کتے نے بھی ان کے پیچھے آنا شروع کر دیا تو پہلے تو ان کی نظر نہیں پڑی چونکہ رات کا اندھیرا تھا لیکن محسوس کیا کہ پیچھے کوئی آ رہا ہے تو پھر غور کیا تو پتہ چلا کہ کتا ہے انہوں نے مشورہ کیا کہ اس کو دور کرو کیونکہ یہ بھونکے گا تو جونہی یہ بھونکے گا تو ہمارے چھپنے کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا پتہ چل جائے گا ہمارے چھپنے کی جگہ کا علم ہو جائے گا تو اس کو ذرا دور کر دو تو جس نوجوان کا تھا اس نے اسے پیار سے بھگانے کی کوشش کی اس کو کہا even

اس کو ڈنڈے مار کر دیگر ذرائع جو بھی اس نے اس وقت کوشش کی لیکن وہ کتا جو ہے وہ پھر آ جاتا مار بھی کھا رہا ہے پھر بھی آ رہا ہے مار بھی کھا رہا ہے پھر بھی آ رہا ہے تو

### ☆حضور ﷺ کو حدیث میں یہ چیز موجود ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

اس کتے نے پھر اللہ کی بارگاہ میں دعا مانگی کہ اے اللہ مجھے زبان دے تا کہ میں تیرے ان بندوں سے بات کر سکوں مجھے زبان دے تو اللہ نے کرم فرما دیا یہ ان ولیوں کا معجزہ ان ولیوں کی کرامت سمجھ لیں ان ولیوں کی کرامت تھی کہ اس کتے نے کلام کیا اس نے کلام یہ کیا کہ تم مجھے اپنے ساتھ رکھو میں بلکل نہیں بھونکوں گا میں تمہاری حفاظت کروں گا مجھے اصل میں تم سے محبت بڑی ہوگئی ہے تم سارے اللہ اللہ کرتے ہو تو مجھے بھی اللہ سے بڑا پیار ہے تو میں اکیلا نہیں رہنا چاہتا تمہارے ساتھ رہنا چاہتا ہوں تم مجھے ساتھ رکھو۔

تو ایک تو جب انہوں نے یہ سنا کہ کتا کلام کر رہا ہے تو وہ حیران ہوئے اور انہوں نے ایک دوسرے سے کہا بھی کہ یہ کیسے ہو گیا کہ کتا کلام کر رہا ہے تو جب اس نے یہ بات کر دی تو اب یہ اس پر مجبور ہو گئے انہوں نے کہا ٹھیک ہے تم ہمارے ساتھ رہو اب وہ جو کتا ہے وہ پیچھے پیچھے چل پڑا اور یہ آگے آگے چل پڑے تو اس میں دو تین باتیں بہت اہم ہیں.

### ☆اللہ والوں کی صحبت سے فطرت بھی بدل جاتی ہے

ایک تو یہ کہ اگر کوئی کتا کسی اللہ والے کو ساتھ لگتا ہے تو وہ اپنے فطرت بدل سکتا ہے حلانکہ بھونکنا اس کی فطرت ہے اس کی نیچر میں شامل ہے اور جو چیز نیچر میں چلی جاتی ہے آپ اس کو deny نہیں کر سکتے اس سے انکار نہیں کر سکتے وہ آپ سے سرزد ضرور ہوگی پہلا اس میں نقطہ یہ سامنے آیا کہ اگر اللہ والوں کی صحبت کوئی اختیار کرے کوئی تو اس کی نیچر بھی change ہو سکتی ہے اس کی فطرت بدل سکتی ہے وہ کہتا ہے نہ کہ میں شراب نہیں چھوڑ سکتا وہ کہتا ہے نہ کہ میں کبھی نمازی نہیں بن سکتا وہ کہتا ہے کہ مجھ سے یہ برا کام چھوٹ ہی نہیں سکتا تو underastimate نہ کر کبھی آ کے دیکھ تو بیٹھ کے دیکھ تو مستقل آ تو سہی تیری عادت تو چیز ہی کوئی نہیں ہم تجھے بھی بدل دیں گے عادت تو بدل ہی جائے گی یہ تو تیرا سراپہ بدل سکتے ہیں لہذا یہ ایسے اعلی لوگ ہوتے ہیں وہ اپنی فطرت کو چھوڑنے پر آمادہ ہو جاتا ہے اور واقعی چھوڑ دی اس نے.

#### ☆اللہ والوں کو کوئی جانور بھی ہو تو اس کے ساتھ محبت ہوتی ہے

دوسرا اس میں یہ نقطہ سامنے آیا کہ اللہ والے محبت کرتے ہیں پیار کرتے ہیں کوئی جانور بھی ہو تو اس کے ساتھ محبت ہوتی ہے اور وہ اگر ان کا فرمانبردار ہو جائے تو وہ ان سے بھی محبت کرتے ہیں جانوروں سے محبت ہے تو بینسانوں سے کتنا پیار ہوگا انسانوں کے ساتھ کتنی محبت ہوگی (اللہ) تو یہ کتا جب چل پڑتا ہے تو یہ پھر جا کر اس غار میں چلے جاتے ہیں آگے ترجمے کے اندر بڑی اہم بات ہے میں چاہتا ہوں کہ ہم اس پہلے ساتھ ساتھ پڑھ لیں پھر ہم ایسے ایک ایک کر کے پڑھتے ہیں.

پس ہم نے بند کر دیے ان کے کان سننے سے اس غار میں کئی سال تک جو گنے ہوئے تھے اللہ فرماتا ہے کہ میں نے انہیں اس غار میں پناہ دے دی اور وہ اس غار میں چلے گئے یہ غار دونوں طرف سے کھلی ہوئی تھی یعنی اس میں ہوا کی آمد و رفت تھی اس میں ہوا کی آمد و رفت تھی لہذا ان کو اس میں کوئی suffocation کا احساس نہیں تھا یہ وہی پہ انہوں نے پناہ لے لی پھر ہم نے انہیں بیدار کر دیا اس سے پتہ چلا کہ اللہ نے انہیں پہلے سلا دیا یہ سو گئے انہیں نیند آ گئی پھر ہم نے انہیں بیدار کر دیا تا کہ ہم دیکھیں کہ ان دو گروہوں میں سے کون سہی شمار کر سکتا ہے اس مدت کا جو وہ غار میں ٹھرے تھے اے حبیب ہم بیان کرتے ہیں ان کی خبر ٹھیک ٹھیک بے شک وہ چند نو جوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لائے ہم نے ان کے نور ہدایت میں اضافہ کر دیا اور ہم نے مضبوط کر دیا ان کے دلوں کو جو وہ راہ حق میں کھڑے ہو گئے تو انہوں نے بر ملا کہ دیا کہ ہمارا پرودگار وہ ہے جو پروردگار ہے آسمانوں اور زمین کا ہم ہرگز نہیں پکارے گے اس کے علاوہ کسی معبود کو اگر ہم ایسے کہیں گے تو گویا ہم نے ایسی بات کہی جو حق سے دور ہے یہ ہماری قوم ہے جنہوں نے بنا لیا ہے اس کے سوا غیروں کو اپنا خدا کیوں نہیں پیش کرتے ان کی خدائی پر ایسی دلیل جو روشن ہو نہیں تو اس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ تعالی پر جھوٹا بہتان باندھتا ہے ان کا ذکر بڑی تفصیل سے اللہ نے کر دیا تم الگ ہو گئے ہو اس کفار سے اور ان معبودوں سی جن کی یہ پوجا کرتے ہیں اللہ کے سوا تو اب پناہ لو غار میں پھیلا دے گا تمہارا رب تمہارے لیے اپنی رحمت کا دامن اور مہیا کر دے گا تمہارے لیے تمہارے اس کام میں آسانیاں اور تو دیکھے گا سورج جب وہ ابھرتا ہے تو وہ ہٹ کر گزرتا ہے ان کی غار سے دائیں جانب اور جب وہ ڈوبتا ہے تو بائیں طرف کتراتا ہوا گزرتا ہے اور وہ سور ہیں ایک غار میں سورج کا یوں طلوع و غروب ہونا اللہ کی نشانیوں میں سے ایک ہے حقیقت یہی ہے کہ **جسے اللہ ہدایت دے وہی ہدایت یافتہ ہے اور جسے وہ گمراہ کر دے تو تم اس کا کوئی مرشد نہیں پاؤ گے.**

واضح کر دیا کہ ہم نے انہیں سلا دیا ہوا تھا اور کیسی خوبصورت ترتیب اللہ نے بیان کی کہ چونکہ دونوں طرف سے دانہ کھلا ہوا تھا سورج اگر اٹھتا ہے مشرق سے تو دھوپ اندر جاتی تھی اور اندر جانے کی وجہ سے جونہی وہ اندر جاتی تو ان کی نیند خراب ہونے کی امید تھی اور اسی طرح جب سورج غروب ہوتا تو دوسری طرف سے بھی دانہ کھلا ہوا تھا تو وہاں سے خراب ہونے کا جو روشنی کا معاملہ ہے وہ ان کے اوپر آ پڑتا تو یوں بھی نیند کھل سکتی تھی اللہ کو اپنے بندوں کی نیند اتنی پیاری ہے کہ سورج کو حکم دیا کہ کترا کر نکل جا اس طرف ہو جا دائیں طرف ہو جا خبردار اندر دھوپ نہ جائے تیری میرے بندے سو رہے ہیں (سبحان اللہ)

میرے بندے سو رہے ہیں میرے بندوں کو آرام کرنے دو میرے بندوں کی نیند خراب نہ ہو تو لہذا ہم نے سورج کی اس نظام کو ہی بدل دیا ان کے لیے جب سورج اٹھتا تو دائیں طرف ہو کر گزرتا اور جب غروب ہوتا تو بائیں طرف ہو جاتا اور یوں جو ہے اپنی اصل پہ ہی رہتا پہلے دائیں ہو جاتا بولو اور جب دائیں ہو کر بائیں ہوتا تو اصل ہی جگہ آتا بولو جہاں سے مشرق سے طلوع ہوا پھر ہو گیا دائیں ذرا غور کرنا right side پہ کہ سورج کی دھوپ اندر نہ جائے پھر جب غروب ہونے لگا تو کدھر ہو گیا بائیں آ گیا اصل مقام پہ یعنی جتنی دیر وہ دھوپ کا معاملہ تھا سورج نے اپنا رستہ بدل دیا مل کر کہو (سبحان اللہ) تو اللہ نے فرمایا یہ ہم نے اپنی نشانی بنایا کہ ایسا بھی ہم کر سکتے ہیں ہم کسی کو جب چاہیں سورج کی گرمی سے بچا لیں ہم جب چاہیں دنیا کی گرمی سے بچا لیں تم ہمارے فرمانبردار بنو ہم سوئے ہوئے بھی تمہاری حفاظت کر سکتے ہیں تم زندہ ہو چل پھر رہے ہو ہی تو بڑی بات ہے تم سوئے ہو گے تب بھی ہمارا نظام تمہاری حفاظت کرے گا۔

## ☆حضرت عمرؓ

حضرت عمرؓ کو کوئی ملنے کے لیے آتا ہے کسی دور ملک سے مسجد نبوی میں کسی نے کہا دیکھو آپؓ ہوں گے دیکھا تو کوئی نہیں تھے پوچھا کہاں ہے کہا اس وقت وہ مدینے سے باہر اپنا کام کاج کر رہے ہوتے ہیں تو اس وقت وہ وہاں ہوں گے وہ شخص حیران ہو گیا کہ یہ میں بادشاہ سے ملنے آیا ہوں کس سے ملنے آیا ہوں خیر جب آپ کے پاس پہنچتا ہے تو آپؓ ایک درخت کے سائے میں پتھر کا تکیہ بنائے ہوئے سوئے ہیں قریب ہی آپ کی تلوار پڑی ہوئی ہے تسلی سے آپؓ سوئے ہوئے ہیں پاس ہی آپؓ کو تلوار پڑی ہوئی ہے نیند سے آپ محظوظ ہو رہے ہیں مزہ لے رہے ہیں نیند کا وہ مسکرا دیتا ہے دیکھ کہ اور کہتا ہے کہ اچھا یہ ہے وہ شخص جس کے نام سے قیصر و کسریٰ تخت سے جا گرتے ہیں کتنی محبت سے سو رہا ہے تو جب اس نے یہ کہا تو حضرت عمرؓ کی آنکھ کھلی۔

## آپ نے فرمایا

**کہ میں اس لیے آرام سے سو رہا ہوں کہ میں اللہ کی مخلوق کو آرام پہنچا دیتا ہوں تو اللہ مجھے آرام پہنچا دیتا ہے تیرے بادشاہ اللہ کی مخلوق کو تنگ کرتے ہیں لہذا انہیں سو سو فوجیوں کی ضرورت پڑتی ہے۔**

لہذا تم آج اللہ کے بن جاؤ اللہ سوئے ہوئے تمہاری حفاظت کر دے گا حد ہو گئی کہا یہ ہماری نشانیوں میں سے ہے اور اس کے بعد کہا کہ جسے اللہ ہدایت دیتا ہے وہی ہدایت یافتہ ہے اور جس کو اللہ گمراہ کر دے اللہ گمراہ کر دے کیا کرے گا وہ بے نماز کر دے گا نہیں ایسا کچھ نہیں لکھا جس کو اللہ گمراہ کر دے کیا مطلب وہ شراب شروع کر دے گا وہ کیا مطلب قتل کر دے گا بڑے بڑے گناہ ہیں جسے اللہ تعالی گمراہ کر دے تو قرآن یہاں ایک بڑی حقیقت سے پردہ اٹھانے لگا ہے بہت بڑی حقیقت سے جسے اللہ تعالی گمراہ کر دیا اس کی نشانی صرف ایک ہے اس کا کوئی تم مرشد نہیں دیکھو گے لفظ بھی نہیں بدلا اللہ نے قرآن میں دیکھو زرا مرشدا کوئی مرشد نہیں ہو گا۔

مجھے یاد ہے میرے حضرت جب انہوں نے ہمیں یہ آیت پڑھائی تو میں تو سمجھتا ہوں کہ شکر ہے اللہ کا کہ اللہ نے اس سے پہلے ہی اللہ نے سعادت دی ہوئی تھی لیکن ایک دفعہ تو پاؤں کے نیچے سے زمین نکلی یہ جتنے بے مرشدے ہیں ان کا بنے گا کیا؟ اور یہ کس اکڑ میں پھرتے ہیں؟ ان کی آخر اکڑ ہے کیا؟ ان کے پیچھے بیس کیا ہے؟ یہ کس بیس پر بے مرشدے ہیں کیا چاہتے ہیں کیا مطلب خود ہدایت لے سکتے ہیں کیا اللہ کو پا سکتے ہیں اللہ کے قرآن کو سمجھ سکتے ہیں کیا اس کے نبی ﷺ کی بارگاہ تک پہنچ سکتے ہیں خود ایسا کوئی کر سکتا ہوتا تو اتنے بڑے لفظ قرآن میں کبھی نہ اترتے کہا ہماری طرف سی یہ پیغام پہنچا دو اے نبی ﷺ کہ جس کا کوئی مرشد نہیں اللہ نے پلائن کر لیا اس کے لیے کہ بے ہدایتہ ہو گا کبھی بھی ہدایت نہیں پا سکے گا ایسا کیوں ہے آخر اتنی بڑی obligation کیوں لگائی گئی آخر اتنا بڑا پابندی کا معاملہ کیوں بنا ایسا اس لیے کیا گیا کہ یہ عادت شیطان کی تھی تمام فرشتوں کو

صرف اتنا کہا گیا تھا کہ اے فرشتوں سجدہ کرو کیا کہا گیا تھا جی سجدہ کرو سارے فرشتوں نے سجدہ کیا کہا مولا ٹھیک ہے ہم سے بڑا ہے تو نے حکم دیا تو نے اپنی روح پھونکی اور تیرا حکم ہے کہ اسے سجدہ کریں تو ہم حاضر سجدہ ادا کر دیا شیطان اکیلا اکڑ کر کھڑا رہا اور اس نے کہا کہ میں نہیں کروں گا اس نے کہا کہ کیوں نہیں کرے گا کہا اس لیے کہ میں بڑا ہوں یہ چھوٹا ہے میں آگ سے بنا ہوں یہ مٹی سے بنا ہے میری عمر زیادہ ہے یہ تو ابھی چند منٹ ہوئے ہیں میں نے زیادہ عبادت کی ہے اس نے کوئی نہیں کی ہے تو اس لیے obligation لگائی کہ شیطانی طریقہ ہے کیا ہے بولیے یہ شیطانی معاملہ ہے کہ تم اپنے آپ کو کسی بھی طریقے سے بڑا ثابت کرو کسی بھی اللہ والے کے سامنے جھکنے سے انکار کر دو اور کہو کہ نہیں میں نہیں میرے پاس قرآن ہے نماز ہے میں پڑھوں گا مجھے کسی حضرت کی ضرورت نہیں ہے کسی اللہ والے کی حاجت نہیں ہے مجھے کسی مرشد رہنما کی ضرورت نہیں ہے میں خود ہی اپنا رہنما ہوں میں خود ہی بڑا چلاک سمجھدار PHD میرے پاس آ جاؤ پوچھ لو دنیا جہاں کی باتیں سناؤں گا تمہیں اڑتی چڑیا کے پر گن لیتا ہوں تو قرآن کہہ رہا کہ تم جو مرضی کر لو ہدایت نہیں ملے گی تمہیں ہدایت تمہیں کسی اللہ والوں کے قدموں سے ملے گی.

| | |
|---|---|
| ؎ تمنا دردِ دل کی ہو تو کر خدمت فقیروں کی | نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں سے |
| ؎ نہ مسجد سے نہ مکتب سے نہ ہے کالج کے در سے | دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا |
| ؎ اللہ اللہ کیے جانے سے اللہ نہ ملے | اللہ والے ہیں جو اللہ سے ملا دیتے ہیں |

اللہ والے ہیں کوئی اک اس پہ واقعہ ہے گواہ کوئی ایک اس پہ آپ تاویل لائیں گے ایک نیا Chapter کھل جائے گا اگر میں اس طرف نکل گیا تو صرف ایک اشارہ دے رہا ہوں کہ قرآن کی نس کہہ رہی ہے کہ کوئی مرشد ڈھونڈ لے کوئی اللہ والا دیکھ لے کسی بزرگ کے پاس چلا جا اور اس کو اپنا ہادی رہنما بنا لے نئی مل رہا اللہ سے مانگ باقی بھی تو مانگتا ہے اولاد مانگتا ہے مال مانگتا ہے صحت مانگتا ہے کبھی مرشد بھی مانگ یہ نہیں مانگتے باقی سارا کچھ مانگتے ہو یہ تو اتنی بڑی سعادت ہی فرمایا کہ اگر اللہ سے یہ کوئی کہے کہ مولا مجھے کوئی ھدایت کے لیے دروازہ کھول دے اللہ سو ھدایت کے دروازے کھول دے اس کے لیے اس لیے کہ اللہ بڑا پیار کرتا ہے.

قرآن میں ایک جگہ بڑی خوبصورت آیت ہے میں اکثر اسے دہراتا ہوں اس کا ترجمہ بہت پیارا ہے قرآن میں اللہ یوں فرماتا ہے.

**☆اللہ اسے ضرور ہدایت دیتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے.**

آہا جو اس کی طرف رجوع کرے گا ہم دیں گے تو حد کر دی آپ کے لیے بھی یہ آیت کریمہ بہت بڑی سند بن کر اتر گئی آج کے بعد آپ سب کو مبارک کرے آمین کہو مرشدوں والوں مبارک ہو تمہیں قیامت تک کے مرشدوں والوں کو مبارک ہو پوری دنیا میں اس وقت جتنے بھی مرشد والے ہیں مبارک باد کے مستحق ہیں اور کچھ نہیں ھدایت تو آئے گی اللہ راضی ہو گا اللہ راضی ہو گا تو کہا ہم تو اصول دے رہے ہیں کہ ہم نے اگنور کر دیا تو اس کی علامت یہ دیکھو گے کہ یہ لمبی داڑھی دوڑھی یہ سب چھوڑ دو اسے کوئی فایدہ نہیں ان چیزوں کو نی دیکھنا اس سے کچھ نہیں ہوتا شیخ ہونا چاہیے مرشد ہونا چاہیے (اللہ اکبر) تو لہذا آئندہ سے یہ بحث ختم انشاءاللہ کہو بحث ختم ہو گئی قرآن نے حد کر دی.

اور اگر تو دیکھے گا انہیں تو بیدار خیال کرے گا حالانکہ وہ سو رہے ہیں اور ہم ان کی کروٹ بدلتے رہتے ہیں کبھی دائیں جانب کبھی بائیں جانب کون بدلتا ہے ہم ہم بدلتیں ہیں کروٹیں اللہ والوں کی شان تو دیکھو ذرا ہیں تمہارا بیٹا اگر الٹا سویا ہوا اور اس کا کندھا آ گیا ہو نیچے تو تمہاری نظر پر جائے اس پہ کیا کرتے ہو اس کی فورا کروٹ بدلتے ہو میرا بچہ تکلیف میں نہ ہو اس کو پکڑ کر سیدھا کر دیتے ہو ٹانگیں پکڑ کر سیدھی کر دیتے ہو اس کا سر پکڑ کر سرھانے پر رکھ دیتے ہو کہ میرے بچے کو تکلیف ہو گی اللہ والوں سے محبت دیکھیے یہ نہیں کہا کہ میرے فرشتے بدلتے ہیں ہم بدلتیں ہیں ین کی کروٹیں اللہ کہتا ہو گا کن فیکون ہو جاتا تو وہ ہو جاتا ہے کس قدر محبت کا اظہار ہے ہم ان کی کروٹیں بدلتے رہتے ہیں صرف ایک بار نہیں بدلی کئی سالوں بدلی ہے پھر کئی سو سال وہ سوئے رہے اور رب ان کی کروٹیں بدلتا رہا فضل کرم کی انتہاء کبھی دائیں جانب کبھی بائیں جانب کبھی دائیں کر دیتا تھا میں کبھی بائیں کر دیتا تھا (اللہ)

اچھا یہ میں ایک بات کر کے آگے جاتا ہوں یہ عیسیٰؑ کے اولیا کا حال ہے محمد ﷺ کے اولیا کیسے ہوں گے ﷺ حالانکہ دیکھا نہیں عیسیٰؑ کو بس مانتے تھے پیار کرتے تھے اور ہمارے تو نبی ﷺ سید عالم رحمت عالم ان کے اولیا کو تم underastimate کیسے کر سکتے ہو ان کے ولیوں کی حیثیت کیا ہو گی اور جو ولیوں کے بھی جو امام ہیں حضور غوث اعظمؒ کی

حیثیت کہاں تک عیسیٰؑ کے ولیوں کی تو اللہ کروٹیں بدلے تو حضورﷺ کے ولیوں کو قبروں میں کیا کیا نصیب ہوتا ہوگا (اللہ اکبر) سبحان اللہ.

اب زرا اپنے دلوں دماغ کو کھول لو پورے جسم کو کان بنالو **وَ كَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْ** دان کا کتا پھیلائے بیٹھا ہے اپنے دونوں بازوان کی دہلیز پران کا کتا کن کا کتاان ک کتا اللہ نے کتے کو بھی عزت دی ان کا کتا اپنے دونوں بازو میری طرف دیکھو زرایوں یہ جس طرح کتا جب بیٹھتا ہے تو اپنے دونوں بازو اس طرح اپنے سامنے رکھ دیتا ہے اللہ نے اس کے بیٹھنے کے انداز کا بھی ذکر کر دیا صرف یہ ہی نہیں کہا کہ بیٹھا ہے کہانہیں سہی کرو باعزت کتا ہے میرے نیک بندوں کا کتا ہے عام کتانہیں بیا عزت ہے لہذا اس کے بیاٹھنے کے style کا ذکر دونوں بازو پھیلا کر بیٹھا ہوا ہے کڈا سوہنا لگ ریا ہے آگے اندر کی بات سنونہ کڈا سوہنا لگ ریا ہے آگے لکھا نہیں اندر لیکن اس کو اندر چھپا دیا لیکن جو اس کی Style Of Sitting بیان ہو رہی ہے مطلب کتنا پیارا لگ رہا ہے یہ یہ تو تم نے سمجھنا نہ ہے اب اب ہر بات تمہیں بتائی جائے اپنے دماغ کو بھی حرکت دو ہر بات تو نہیں ہم بتاتے اشاروں میں سمجھو نہ عقل مند کو اشارہ کافی کتا دونوں بازو رکھ کہ بیٹھا ہے بڑا ہی پیارا لگ رہا ہے یہ میں نے آگے مکمل کر دیا ارے اس کتے کی بھی عزت ہو جو اللہ والوں کا غلام ہو تو جو نیک لوگوں کے انسان غلام ہیں ان کی غلامی کی کیا سعادت بلال کی غلامی کدھر جائے گی کہاں پہنچے آپ گے اور حضورﷺ کے غلام ہیں یہاں تو عام لوگوں کی غلامی کتا کر رہا ہے اللہ قرآن میں چھاپ رہا ہے اس کو قران کے سینے پر نقش کر دیا کڑوروں عربوں بار یہ آیت کعبے میں تلاوت ہو چکی ہوگی کڑوروں عربوں بار یہ آیت مسجد نبوی میں تلاوت ہو چکی ہوگی جب کعبے میں یہ آیت امام صاحب پڑھتے ہوں گے تو کیا کتا نہیں کہتے ہوں گے ہیں مسجد کے اندر کتا بولنا بھی منع کیوں بولا آپ نے یہ نجس جانور کیوں بولدیا کہاں نہیں نہیں وہ اور کتا ہے یہ اللہ والوں کا کتا ہے اس کا ذکر کعبے کے آگے بھی کرو مسجد نبوی میں بھی کرو مسجد اقصی میں بھی کرو ساری دنیا میں کرو کیوں کہ یہ نیک بندوں کی ملازمت کر رہا ہے او ملازم بنو ملازم بنو اگر کسی جگہ آنا چاہتے ہو ملازمت کرو سرداری کی تمنا میں نہ رہو ملازم تھا تو اس کا ذکر کیا بادشاہ کا تو نام بھی نہیں ہے یہاں بادشاہ کا تو نام بھی نہیں وہ جو عربوں کھربوں لے کر بیٹھا ہوا تھا خزانے اس کا تو نام بھی نہیں اس ملازم کا ذکر کیا بے شک وہ کتا تھا اس کا ذکر قرآن میں لکھ دیا تم بھی غلام بنو انشاء اللہ غلامی میں آؤ تمہیں کہیں نہ کہیں لکھ دیا جائے گا سرداری کی تمنا چھوڑ دو (اللہ)

## ☆جہاں اللہ والے ہوں گے وہاں مسجد ضرور ہوگی وہاں مسجد ضرور ہوگی

کیا کہا کہ اگر تو انہیں دیکھے گا تو ان سے منہ پھیر کر بھاگ کھڑا ہوگا بڑا با رعب ہے وہ میرے اصحاب کہف بڑے رعب والے ہیں اور تو بھر جائے ان کے منظر کو دیکھ کر ہیبت سے ڈر آ جائے گا تجھے نہ دیکھ اور اسی طرح ہم نے انہیں بیدار کر دیا تا کہ آپس میں ایک دوسرے سے پوچھیں کہنے لگا ایک کہنے والا کہ تم یہاں کتنی مدت ٹھہرے ہو بعض نے کہا کہ ہم ایک دن یا دن کا کچھ حصہ ٹھہرے ہیں اور دوسرے نے کہا کہ تمہارا رب بہتر جانتا ہے جتنی مدت تم ٹھہرے ہو اپنے ایک سکہ کے ساتھ شہر کی طرف پس بھیجو اپنے کسی ساتھیوں کو شہر کی طرف جب یہ بیدار ہو گئے تو انہوں نے دیکھا کہ کہ کافی لمبا سوئے ہیں ہم تو ظاہر ہے دیدار ہوئے تو بھوک بھی لگ گئی فورا کہا یہ جا کہ نہ یہ پیسے لے لو یہ روٹی لے آؤ اور دھیان سے جانا چھپ چھپا کہ جانا ہمارا پورا علاقہ دشمن ہے کسی کو علم نہ ہو جاؤ جا کہ روٹی لے کر آ جاؤ اب جب یہ وہاں پہنچا تو پہلے تو حیران ہو رہا تھا کیوں کہ وہ سارا ماحول ہی بدلا ہوا تھا دوسوسال کا فرق پر چکا ہے تو دوسوسال میں کئی کئی چیزیں بدل چکی ہیں اور اتفاق سے عیسائیت کا عروج کا دور تھا جب یہ بیدار ہوئے جب سوئے تو زوال کا دور تھا اور جب اٹھے تو عروج کا دور تھا اللہ کر سکتا ہے۔

آہاہاہا تم سوئے ہو زوال میں تم جاگو تو تمہارا عروج شروع ہو جائے یہ اللہ کر سکتا ہے ظاہر کر دیا کہا ہم نے دوسوسال انہیں سولایا تو زوال تھا جب اٹھے تو عروج تھا عیسائی بادشاہ تھا پورا ملک عیسائیت میں تھا انہوں نے جب دیکھا تو تو کہا کہ یہ تو دوسوسال پورا نا سکہ ہے تم کہاں سے لائے کہا یہ تو ابھی کل سوئے تھے ہم کہا نہیں یہ تو دوسوسال گزر چکے بات پھیلتی چلی گئی اور پھر وہ عیسائی بادشاہ استقبال کے لیے ان کے پاس آیا اور بڑا عزت و اکرام انھیں دیا اور یہ دوبارہ جا کر پھر سو گئے اور آج تک وہی پہ ہیں کسی کو اپنے ساتھیوں کو اپنے اس سکہ کے ساتھ عمدہ پاکیزہ کھانا ملتا ہے پس وہ لے آئے اسے چاہیے کہ وہاں خوش خلقی سے کام لے تمہاری خبر نہ ہو وہ لوگ اگر آگاہ ہو گئے تو تم پر پتھر مار مار کر تمہیں ہلاک کر دیں گے یا تمہیں جبراً لوٹا دیں گے اپنے چھوٹے مذہب میں اگر تم نے ایسا کیا تو تم کبھی فلاح نہیں پاسکو گے اور بستی والوں کو ہم نے اچانک آگاہ کر دیا ان اصحاب کہف پر تا کہ وہ جان لیں کہ بلا شبہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت کے آنے میں کوئی شبہ نہیں ہے جب وہ بستی والے جھگڑ رہے تھے ان کے معاملہ میں تو بعض نے کہا بطور یادگار تعمیر کروان کے

غار پر عمارت ان کا رب ان کے حوال سے خوب واقف ہے کہنے لگے وہ لوگ جو غالب تھے اپنے کام پر بخدا ہم تو ضرور ان پر ایک مسجد بنائیں گیذ را دھیان کرو اب وہ واپس چلے گئے اور ایک دیوار بنادی گئی اور وہ اسی طرح جا کر سو گئے اب یہ بادشاہ میں نے ابھی کہا کہ محبت والا تھا اس نے کہا کہ دیکھو یہاں اللہ کے مقرب سو رہے ہیں دوسو سال اللہ نے ان کی حفاظت کی ہے تو بڑے مقرب ہیں تو ان کی کوئی یادگار بناؤ یہاں پر کچھ ایسا بنادو کوئی عمارت بنادو تا کہ لوگ یہاں آ کر حاضری دیا کریں اللہ والوں کے بیٹھنے کی جگہ ہے اس سے قرآن میں ثابت ہوا اللہ والون کی درس گاہیں اللہ والوں کی خانقاہیں عین قرآن کی تعلیم ہیں جہاں اللہ والے بیٹھتے ہیں وہ قرآن کہہ رہا ہے کہ وہ خانقاہ ہونی چاہیے وہاں کوئی عمارت بناؤ تو کیا کہا ہاں کچھ لوگوں نے کہا کہ ہم تو ان پر ایک مسجد بنائیں گے تو وہاں اس غار کے داہنے پر ایک مسجد تعمیر کی گئی تو لوگ وہاں آ کر نماز بھی پڑھتے اور ان بزرگوں کے لیے دعا بھی کرتے یہ طریقہ اصحاب کہف کا اللہ نے قرآن کے اندر بیان کر دیا کہ جہاں اللہ والے ہوں گے وہاں مسجد ضرور ہوگی وہاں مسجد ضرور ہوگی۔

**داتا صاحبؒ مزار کے ساتھ مسجد بابا فریدؒ بولوذرا مزار کے ساتھ مسجد غوث اعظمؒ مزار کے ساتھ مسجد پیر مہر علی مزار کے ساتھ مسجدؒ حضرت باولی شریفؒ مزار کے ساتھ مسجد حضرت معین الدین چشتیؒ مزار کے ساتھ مسجد (اللہ) آلومہار شریفؒ مزار کے ساتھ مسجد خواجہ نور محمد چوراہیؒ مزار کے ساتھ مسجد مدینہ شریف مزار کے ساتھ مسجد کعبہ شریف مزار کے ساتھ مسجد یہ** طریقہ اللہ والوں کا جاری وساری رہا تو یہ طریقہ اللہ والوں کا جاری وساری رہا تمہیں کیوں تکلیف ہے تمہیں کیا تکلیف ہے بھائی یہ اللہ والوں کا طریقہ ہے (اللہ)

☆ اب آؤ آخری بات پہ اور دیکھو میں قربان جاؤ میں اس کتے کے مقدر پر خدارا مولا ہمیں قیامت کے دن اس کتے کی زیارت کروا دینا کتنی شان ہے اس کی **سَيَقُولُونَ ثَلَٰثَةٌ** کچھ کہیں گے اصحاب کھف تین تھے چھوتھا ان کا کتا تھا کچھ کہیں گے کچھ کہیں گے وہ پانچ تھے چھٹا ان کا کتا تھا یہ سب تخمینے ہیں بن دیکھے اے نبی زیادہ ان پر گور نہ کرنا یہ سب تخمینے ہیں کچھ کہیں گے ساتھ تھے آٹھواں ان کا کتا تھا مولا یہ کیا ہو رہا ہے چوتھا کتا، چھٹا کتا، آٹھواں کتا اصحاب کہف تو بزرگ تھے ہی اللہ والے تھے ہی اللہ کے مقرب تھے ہی مولا یہ ساتھ کتا کیوں جوڑتا چلا جا رہا ہے ہر بات میں کتا ساتھ ساتھ چلتا جا رہا ہے مولا یہ کیا ہو رہا ہے اس کو ساتھ کیوں گنا جا رہا ہے نہیں نہیں جو ہمارے محبت والوں سے محبت کرے گا میرا بھی محبت والا ہو جائے سگا جو ہمارے یار ہیں ان کے یار بھی ہمارے یار ہیں جو ہمارے دوست ہیں ان کے دوست بھی ہمارے دوست ہیں ہم کوئی اس طرح کے بدید نہیں ہیں کہ صرف یہی دوست ہیں بھائی باقی جو ان کے خدمت گزار ہیں ین کو رہنے دو.

## اسی لیے حضور شاہ نقشبندؒ نے فرمایا

جس نے ہمارا جوتا بھی سیدھا کیا ہم اسے بھی جنت میں لے کر جائیں گے جس نے ہمیں پانی کا گلاس بھی پیش کیا ہم اسے بھی جنت میں لے کر جائیں گے ارے گس نے ہمیں مسکرا کر دیکھا ہم اسے بھی جنت میں لے کر جائیں گے خدمت گزاروں کے بھی ہم خدمت گزار ہیں ہم بدید لوگ نہیں ہیں اللہ والے ہیں (اللہ)

تو امید پیدا ہوگئی (انشاء اللہ) نا امید کچھ تو ہیا س کتے کا ذکر تین تھے چوتھا کتا پانچ تھے چھٹا کتا سات تھے آٹھواں کتا اتنے ذکر کتے کے (اللہ اکبر) سبحان اللہ سبحان اللہ تو آقا ﷺ نے جب صحابہؓ کو یہ آیتیں سنائی تو صحابہؓ پھر اس قدر محبت سے ورفتا ہوئے کہ تو حضور ﷺ نے پھر اگلی بات کہہ دی.

## آپ ﷺ نے فرمایا

**آؤ میں تمہیں بتاؤ کہ اس کا نام قطمیر ہوگا اور اللہ اسے انسان بنا کر جنت میں داخل کرے گا یہ قیامت کے دن انسان کے روپ میں اٹھے گا.**

آ گے فرمایا اس بحث کو رہنے دو اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے ان کی تعداد کو اور نہیں جانتے ان کی صحیح تعداد مگر چند آدمی سو بحث نہ کر وان کے بارے میں باجز اس کے سرسری سی گفتگو ہو جائے اور اور نہ دریافت کر وان کے متعلق اہل کتاب میں سے کسی سے کہا بس جتنا میں نے اس واقعہ کو بیان کر دیا اے نبی ﷺ اس سے زیادہ اسے کھولنا مناسب نہیں تم ابھی ٹارچ لے کر نکل جاؤ اور کہو کہ میں نے ابھی اس غار کو دیکھ کر آنا ہے فضول بات ہے ایسے کرنا منع ہے اب چھوڑ دو اس بات کو اور قرآن نے کر دی ختم کر دو وہ کہاں پہ ہیں کس حالت میں ہیں اللہ نہیں کب نکالے گا اس تر دد میں نہ پڑو بلکہ اللہ کے اس اعلی کلیم کے او پر ایمان لے آؤ اور کہو کے مولا ہم نے تیرے اس کلام کی حقیقت کو جاننے کی کوشش کی ہے جتنا تو نے بتایا ہمارے لیے کافی ہے تو اپنے نبی ﷺ کو اللہ نے نصیحت کی ہے کہ اے نبی ﷺ اب آپ ﷺ نے اس سے زیادہ اب گفتگو نہیں کرنی اب آپ ﷺ نے کیوں کہ یہ میرے سربستہ

رازوں میں سے ایک راز ہے آج بھی وہ اللہ کے مقرر کردہ جگہ کے اوپر مقام پر آرام کررے ہیں اور قیامت سے پہلے جب وہ اٹھے گے تو اللہ فرمار ہا ہے کہ اگر تو نے انہیں دیکھ لیا ہیبت زدہ ہو جائے گا اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ والوں کے چہروں پر ایک رعب ہوتا ہے ایک ہیبت ہوتی ہے وہ ہیبت ضرور سامنے ویلے پر اثر کرتی ہی کہا وہ میرے ایسے ذکر والے ہیں کہ ان کا ذکر اتنا اعلی ہے کہ جب تم ان کا چہرہ دیکھے گا ہیبت سے بڑھ جائے گا لہذا کہا چھوڑ دے جہاں بھی وہ ہوں گے وہ اپنے محبوب کے ساتھ اپنے رب کے ساتھ ان کی لوح لگی ہوئی ہے ہم قیامت سے پہلے انہیں ضرور دنیا کے سامنے لے آئیں گے تو یہاں چھبیس آیات تک یہ واقعہ مکمل ہوا اس کے اندر جتنی گفتگو تھی میرے لیے وقت کی کمی تھی میں نے بہت سارے اشارے اس کے اندر آپ کے سامنے رکھے ہیں اور بہت سارے اعلی معاملات جو ہیں اس کے اندر کھولنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔

**اللہ مجھے اور آپ کو حقیقت قرآن نصیب فرمائے آمین**

## آیت نمبر 27 سے لےکر آیت نمبر 49

# عظمت اصحاب صفہ ؓ

اللہ کی خاص رحمت سے قرآن آسان کورس کے اس مبارک سلسلے میں آپ تشریف لائیں ہیں آج انشاءاللہ العزیز سورۃ کہف کی آیت نمبر 27 سے لےکر آیت نمبر 49 پڑھنے کی سعادت نصیب ہوگی آپ کے پاس ترجمہ موجود ہے قرآن کی آیت کو سننے کی سعادت حاصل فرمائیں۔

وَ اتْلُ مَاۤ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنْ کِتَابِ رَبِّکَ- لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمٰتِهٖ-وَ لَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا(۷۲) وَ اصْبِرْ نَفْسَکَ مَعَ
الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَ لَا تَعْدُ عَیْنٰکَ عَنْهُمْ-تُرِیْدُ زِیْنَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا-وَ لَا تُطِعْ مَنْ
اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِکْرِنَا وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ وَ کَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا(۸۲) وَ قُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکُمْ-فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَّ مَنْ شَآءَ
فَلْیَکْفُرْ-اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ نَارًا-اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا-وَ اِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَآءٍ کَالْمُهْلِ یَشْوِی الْوُجُوْهَ-بِئْسَ
الشَّرَابُ-وَ سَآءَتْ مُرْتَفَقًا(۹۲) اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا(۰۳)
اُولٰٓىِٕکَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ یَلْبَسُوْنَ ثِیَابًا خُضْرًا مِّنْ
سُنْدُسٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـیْنَ فِیْهَا عَلَى الْاَرَآىِٕکِ-نِعْمَ الثَّوَابُ-وَ حَسُنَتْ مُرْتَفَقًا(۱۳) وَ اضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَیْنِ
جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَیْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّ حَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّ جَعَلْنَا بَیْنَهُمَا زَرْعًا(۲۳) کِلْتَا الْجَنَّتَیْنِ اٰتَتْ اُکُلَهَا وَ لَمْ تَظْلِمْ
مِّنْهُ شَیْـًٔا-وَّ فَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا(۳۳) وَّ کَانَ لَهٗ ثَمَرٌ-فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَ هُوَ یُحَاوِرُهٗۤ اَنَا اَکْثَرُ مِنْکَ مَالًا وَّ اَعَزُّ
نَفَرًا(۴۳) وَ دَخَلَ جَنَّتَهٗ وَ هُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ-قَالَ مَاۤ اَظُنُّ اَنْ تَبِیْدَ هٰذِهٖۤ اَبَدًا(۵۳) وَّ مَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآىِٕمَةً-وَّ لَىِٕنْ
رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّیْ لَاَجِدَنَّ خَیْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا(۶۳) قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَ هُوَ یُحَاوِرُهٗۤ اَکَفَرْتَ بِالَّذِیْ خَلَقَکَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ
مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىکَ رَجُلًا(۷۳) لٰکِنَّا ؟ هُوَ اللّٰهُ رَبِّیْ وَ لَاۤ اُشْرِکُ بِرَبِّیْۤ اَحَدًا(۸۳) وَ لَوْ لَاۤ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَکَ قُلْتَ
مَا شَآءَ اللّٰهُ-لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ-اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْکَ مَالًا وَّ وَلَدًا(۹۳) فَعَسٰى رَبِّیْۤ اَنْ یُّؤْتِیَنِ خَیْرًا مِّنْ جَنَّتِکَ وَ
یُرْسِلَ عَلَیْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِیْدًا زَلَقًا(۰۴) اَوْ یُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِیْعَ لَهٗ طَلَبًا(۱۴) وَ
اُحِیْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ یُقَلِّبُ کَفَّیْهِ عَلٰى مَاۤ اَنْفَقَ فِیْهَا وَ هِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُشْرِکْ بِرَبِّیْۤ
اَحَدًا(۲۴) وَ لَمْ تَکُنْ لَّهٗ فِئَةٌ یَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ مَا کَانَ مُنْتَصِرًا(۳۴) هُنَالِکَ الْوَلَایَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ-هُوَ خَیْرٌ ثَوَابًا
وَّ خَیْرٌ عُقْبًا(۴۴) وَ اضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا کَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِیْمًا
تَذْرُوْهُ الرِّیٰحُ-وَ کَانَ اللّٰهُ عَلٰى کُلِّ شَیْءٍ مُّقْتَدِرًا(۵۴) اَلْمَالُ وَ الْبَنُوْنَ زِیْنَةُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا-وَ الْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ
خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّکَ ثَوَابًا وَّ خَیْرٌ اَمَلًا(۶۴) وَ یَوْمَ نُسَیِّرُ الْجِبَالَ وَ تَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً-وَّ حَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ

**اَحَدًا(۴۷) وَ عُرِضُوْا عَلٰی رَبِّکَ صَفًّا-لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا کَمَا خَلَقْنٰکُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ-بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَکُمْ مَّوْعِدًا(۴۸) وَ وُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِیْنَ مُشْفِقِیْنَ مِمَّا فِیْهِ وَ یَقُوْلُوْنَ یٰوَیْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا یُغَادِرُ صَغِیْرَةً وَّ لَا كَبِیْرَةً اِلَّاۤ اَحْصٰىهَا-وَ وَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا-وَ لَا یَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا(۴۹)**

آیت نمبر 27 سے لے کر 49 تک پڑھا گیا چونکہ یہ ایک ہی موضوع اور ایک ہی گفتگو ہے اس لیے اس ک اوپر غور کرنے کی سعادت نصیب ہوگی سورہ کہف اپنی جگہ ایک بڑی شان دار سورۃ ہے اور اس کا دوسرا موضوع آپ کے سامنے ہے.

**آیت نمبر 27**

## آیت نمبر 27 میں اللہ نے ارشاد فرمایا

پڑھ کر سنایئے انہیں جو وحی کیا جاتا ہے آپ ﷺ کی طرف آپ ﷺ کے رب کی کتاب سے کوئی بدلنے والا نہیں اس کے ارشادات کا اور نہیں پائیں گے آپ ﷺ اس کے سوا کوئی پناگاہ.واضح کیا گیا کہ اے نبی ﷺ آپ کی ڈیوٹی ہے کہ آپ ﷺ اس قرآن کی تلاوت کیا کریں **وَ اتْلُ مَاۤ اُوْحِیَ** کے الفاظ سے یہ آیت شروع کی گئی آپ تلاوت کریں وہ الفاظ جو ہم نے آپ کو بھیجیں ہیں.

## وحی نازل ہونے کے مختلف انداز

### ☆پہلا انداز

حضور ﷺ کے پاس بہت سے انداز میں وحی آتی تھی کبھی وحی اس طرح آتی کہ باقاعدہ جبرائیلؑ باقاعدہ انسانی شکل میں آپ کو وحی سناتے اور آپ اسے یاد فرما لیتے اسے دہراتے یاد کر لیتے.

### ☆دوسرا انداز

دوسرا طریقہ یہ ہوتا تھا کہ آقا ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے یوں محسوس ہوتا کہ مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی آواز وہ میرے کانوں میں آرہی ہے یا دور سے کوئی گھنٹیاں بج رہی ہیں وہ گھنٹیوں کی آواز اور مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی ارتعاش vibration مجھے محسوس ہوتی یہ نوٹ کرتے جائیں باتوں کو تو وہ vibration محسوس ہوتی یا گھنٹیوں کی آواز ہوتی.

دوسرا طریقہ یہ ہوتا تھا کہ آقاؐ فرماتے ہیں کہ مجھے یوں محسوس ہوتا کہ مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی آواز وہ میرے کانوں میں آرہی ہے یا دور سے کوئی گھنٹیاں بج رہی ہیں وہ گھنٹیوں کی آواز اور مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی ارتعاش vibration مجھے محسوس ہوتی یہ نوٹ کرتے جائیں باتوں کو تو وہ vibration محسوس ہوتی یا گھنٹیوں کی آواز ہوتی.

### ☆تیسرا انداز

یا پھر اسی طرح حضرت جبرائیل آتے تو اسی طرح مختلف انداز ہوتے.

### ☆چوتھا انداز

بعض دفعہ آقا ﷺ پر ان تینوں میں سے کوئی بھی کیفیت نہ ہوتی اور direct آپ ﷺ کے اوپر الفاظ قرآن اتارے جاتے تو اس طرح بہت سی کیفیات ہوتی جس سے آقاؐ کو اللہ کا کلام ملا کرتا.

تو اللہ نے واضح کر دیا کہ اے نبی آپ ﷺ پڑھ کر سنایئے اس کو پڑھیں ذرا آپ کیوں کہ آپ جب پڑھیں گے تو کیوں کہ آپ ﷺ کی الفاظ کی تاثیر چونکہ بہت زیادہ ہے کیوں کہ آپ ﷺ کے لہجے کی تاثیر اپنی ہے اور جب آپ ﷺ خود جب اسے پڑھیں گے تو آپ ﷺ خود بھی عرب ہیں اور آپ وفصیح الکلام بھی ہیں آپ کے کلام میں بڑی فصاحت ہی تو

میرا کلام تو بہت ہی اعلی ہے لیکن ذرا آپ ﷺ پڑھیں گے تو مزہ آئے گا لہذا آپ ﷺ پڑھیے اس کو پڑھیں آپ تا کہ اس کی اثر آفرینی لوگوں کے سامنے ظاہر ہو اور ساتھ یہ بھی فرما دیا کہ کوئی بدلنے والا نہیں ہے اس کے ارشادات کا ایک دفعہ ہم نے نازل کر دیا ہے اس کے اندر اب ہم تحریف نہیں کریں گے اور یہ اسی طرح رہے گا جو ہم نے اتار دیا ہی اسی طرح رہے گا قیامت تک رہے گا انشاءاللہ قرآن میں کوئی بدل ہونے والا نہیں ہے یہ بھی فرمایا کہ کوئی بھی آپ ﷺ کے سوا پناہ گاہ بھی نہیں تو اگر کوئی قرآن کو چھوڑ کر کسی جگہ اگر جانا چاہتا ہے تو آپ ﷺ کے سوا کہاں جائے گا لہذا جس کا کلام ہے وہی اس کی آخری پناہ گاہ ہے تو قرآن پاک کی فضیلت اور صاحب قرآن کو یہ نصیحت کی جا رہی ہے کہ آپ اس کی تلاوت کیا کریں اس کو پڑھ کر سنایا کریں لوگوں کو لہذا آج تک اس بات کو جو ہے وہ مبلغین میں، صوفیاء میں، علماء میں اس بات کو بہت weightage حاصل ہے کہ قرآن کی آیات سے جو برکت پیدا ہوتی ہے قرآن کے اپنے متن سے جو برکت پیدا ہوتی ہے وہ وہ کسی کی تقریر سے پیدا نہیں ہو سکتی لہذا آپ کو جہاں کہیں موقع ملے قرآن کی آیات کو پڑھنے کی کوشش کریں اس کی بڑی برکت ہے بہت بڑی برکت ہے متن قرآن کیوں کہ وہ direct اللہ کا کلام ہے اس کی بڑی برکت ہے ابھی میں نے آپ کے سامنے حلانکہ میں اگر چاہتا تو صرف ترجمہ پڑھ سکتا تھا لیکن برکت اتنی بڑی ہے تو جو نہی میں نے آیات پڑھیں ہیں ان کا اپنا نور اترا ہے زمیں پر ان کے ساتھ فرشتے اترے ہیں ایک ایک زبر، پیش، جزم کے ساتھ فرشتے جڑے ہوئے ہیں ایک ایک حرف کے ساتھ فرشتے جڑے ہوئے ہیں یہ اللہ کا کلام ہے مل کر کہو سبحان اللہ لہذا اس کو جب پڑھا جائے گا تو اس کے اندر جو معاملات ہیں وہ بڑے حسین ہیں پڑھنے کی بڑی برکت ہے تو حضور ﷺ کو بھی یہی کہا جا رہا ہے کہ آپ اسے پڑھیے تلاوت کیجیے (سبحان اللہ)

## آیت نمبر 28

آیت کریمہ جو اس وقت میرے سامنے ہے یہ آیت کئی بار درسوں میں سعادت نصیب ہوئی اور قبلہ عالم سے اس کو سنا اور میرے اوائل کے دن تھے جب نئی نئی بات کی ہوئی تھی اور حضرت صاحب کے ساتھ وقت گزرا کرتا تھا تو اس وقت اس آیت کو سننے کی سعادت ملی تھی اس کو علاوہ اور بھی بیت سی جگہوں پر اس کا موقع نصیب ہوا ایک ایسی خوبصورت آیت ہے کہ جو عشق والا ہے اس کے لیے بہت انرجی بنے گی جو پیار و یلا ہے محبت والا ہے جس کے دل میں آقا ؐ کی محبت ہے اسلام کا جس کے دل میں نور اترا ہوا ہے اس کے لیے اس آیت میں بہت کچھ ہے کیا کہا

**وَ اصْبِرْ نَفْسَکَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ** اے نبی آپ ﷺ روکے رکھیے اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ جو اپنے رب کو صبح اور شام پکارتے رہتے ہیں اپنے آپ کو ان لوگو ں کے ساتھ جو اپنے رب کو صبح اور شام پکارتے رہتے ہیں **یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ** اور وہ کیوں پکارتے ہیں وہ اس کی رضا کے طلبگار ہیں اس لیے وہ اللہ کو پکارتے ہیں ان کی رضا کا مقصد اللہ کی رضا ہے **وَ لَا تَعْدُ عَیْنٰکَ عَنْهُمْ** اور آپ کی نگاہیں ان سے ہٹیں نہیں اور آپ کی نگاہیں ان سے ہٹ نہ جائیں **تُرِیْدُ زِیْنَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا** کیا آپ چاہتے ہیں دنیاوی زندگی کی زینت اور نہ پیروی کیجیے اس بدنصیب غافل کی جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور وہ اتباع کرتا اپنی خاہش کا اور اس کا معاملہ حد سے گزر گیا۔

پھر ترجمہ سنیے۔

آپ ﷺ روکے رکھیے اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ جو اپنے رب کو صبح اور شام پکارتے رہتے ہیں اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ جو اپنے رب کو صبح اور شام پکارتے رہتے ہیں اور وہ کیوں پکارتے ہیں وہ اس کی رضا کے طلبگار ہیں اس لیے وہ اللہ کو پکارتے ہیں ان کی رضا کا مقصد اللہ کی رضا ہے اور آپ کی نگاہیں ان سے ہٹیں نہیں اور آپ کی نگاہیں ان سے ہٹ نہ جائے کیا آپ چاہتے ہیں دنیاوی زندگی کی زینت اور نہ پیروی کیجیے اس بدنصیب غافل کی جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور وہ اتباع کرتا اپنی خاہش کا اور اس کا معاملہ حد سے گزر گیا۔

## متن آیت نمبر 28

کیوں نازل ہوئی یہ آیت اور اس کے پیچھے کیا وجہ بنی حضورؐ تشریف رکھتے تھے کہ عنینہ بن حسن یہ قبیلہ مظہر کا سردار تھا حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس کے ساتھ کچھ لوگ بھی تھے یہ آقا ؐ کی خدمت میں آئے تو اتفاق سے شدید گرمی کا موسم تھا اور عرب کی گرمی ویسے ہی بڑی شدید ہوتی ہے تو اس گرمی کے موسم کی وجہ سے جو ہے اس بات کو دیکھا گیا کہ چونکہ شدید گرمی تھی چونکہ اونی کپڑے پہنے ہوئے تھے اور اونی جبے تھے جو عربوں کے لباس تھے تو پسینے کی وجہ سے بدبو اٹھ رہی تھی صاحبہ حضور ﷺ کے گرد گھیرا ڈال کر بیٹھے ہیں جن میں زیادہ تر فقراء صحابہ تھے جن میں حضرت ابوذرؓ تھے، حضرت سلمان فارسیؓ تھے، حضرت بلالؓ تھے حضرت ابوہریرہؓ تھے جو اصحاب صفحا ہیں فقراء صحابہ حضور ﷺ کے گرد بیٹھے ہیں

اب یہ سردار جو تھا یہ جب آیا اور آ کہ جب بیٹھا تو اس نی کہا کہ آپ ﷺ کو ان لوگوں کی بدبو تنگ نہیں کرتی یہ جو آپ ﷺ کے گرد بیٹھے ہوئے ہیں ہم سردار لوگ ہیں اور ہم تو بہت اچھے ماحول کے عادی ہیں ہم چاہتے ہیں کہ ہم آپ کا کلمہ پڑھیں لیکن یہ جو آپ کے قریب ہر وقت فقیر بیٹھے ہوتے ہیں یہ فقراء غریب لوگ جن کے جسموں سے بو اٹھ رہی ہے ہم اگر اسلام لانا چاہیں تو نہیں لا سکتے کیوں کہ آپ کے پاس یہ غریب لوگ بیٹھے ہوتے ہیں جب بھی آتے ہیں ہم ایسے ہی لوگ دیکھتے ہیں تو اگر آپ ان لوگوں کو اپنے سے دور کر دیں یا ان کے لیے علیحدہ کسی مجلس کا انتظام کر دیں ہم جب آئیں تو آپ ہمیں ذرا الگ بٹھایا کریں ان لوگوں سے ہم امیر لوگ ہیں تو ہم سردار لوگ ہیں عزت دار آپ ہمیں غبیوں کے ساتھ بٹھا دیتے ہیں (استغفر اللہ) تو آپ ذرا اس پر غور کریں تو آپ ایسا کریں گے تو ہمارے ساتھ اور بہت سے لوگ بھی ایمان لے آئیں گے کیوں کہ وہ بھی ہمارے ساتھ ہیں میں جس قبیلے سے تعلق رکھتا ہوں میں اس کا سردار ہوں میں سب کو لے آؤں گا پس شرطیہ ہے کہ آپ جو یہ غریب صحابہ یہ غریب لوگ جو آپ کے پاس بیٹھے رہتے ہیں ان کو اپنے سے دور کر دیں (استغفر اللہ) ادھر ہی گفتگو ہوئی اور ادھر جبرائیلؑ یہ آیت لے کر نازل ہوئے یہ آیت اتر آئی۔

## شان غلامان مصطفی ﷺ

آیت کیا کہہ رہی ہے کہ یہ جو غریبوں کی ہم نشینی پسند نہیں کرتے وہ جو غریبوں کے ساتھ بیٹھنا اپنی حطق سمجھتے ہیں وجہ اپنے آپ کو اتنا بڑا جانتے ہیں کہ ان کی گردنوں میں آج تک سریا ہی نہیں ختم ہوا ذرا ان کو پتہ چلا کہ حضور ﷺ کی محبت ہی کن لوگوں کے دلوں میں اور وہ اندازہ لگائیں کہ آقا کن کو ملتے ہیں اور آقا کس کے نبی ہیں اصل میں کن لوگوں کو حضور ﷺ کی زیارت ہوتی ہے اور کن لوگوں کیلیے حضور ﷺ کو پابند کر دیا کہ آپ ﷺ نے ان کو اپنی نظروں میں رکھنا ہے تم رسول ﷺ کی زیارت کی بات کرتے ہو یہاں نبی ﷺ خود آئے گا زیارت کے لیے وہ کون لوگ ہیں آؤ ذرا دیکھو کتنا خوبصورت کلام ہے اللہ کا پہلے تو کہا **وَ اصْبِرْ نَفْسَکَ** اے نبی ﷺ اپنے آپ کو روکو ان لوگوں کے درمیان زیادہ ٹائم دہ روکو سے مراد مطلب زیادہ وقت دو صبر کرو بیٹھے رہو ان لوگوں میں کن لوگوں میں ان لوگوں کے ساتھ جو صبح شام اپنے رب کو پکارتے رہتے ہیں جن کا کام ہی میرا ذکر ہے جو میرے ذکر کے عادی ہیں میرے ذکر کی محبت ان کے دلوں میں غندگئی ہے اندر اور باہر میری یاد ہے میری یاد سے وہ ایک لحہ غافل نہیں رہتے صبح شام اصل میں ایک اشارہ ہے بولو کیا ہے اشارہ ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ ایک صبح کرتا ہے اور ایک شام کو کرتا ہے نہیں جیسے کہتے ہیں صبح شام اہی کم کر دار یندا ہے اس سے مطلب کیا ہوا بولو ہر وقت یہ کام تم کرتے رہتے ہو تو یہ صبح اور شام کا اشارہ دیا کہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ یہ مجھے صبح اور شام یاد کرتا رہتا ہے میری یاد ان کے دلوں میں بسی ہوئی (اللہ اکبر) اے نبی ﷺ میرا آپ کو یہ کہنا تھا کہ آپ ﷺ نے ان کے درمیان سے اٹھ کر نہیں جانا **وَ اصْبِرْ نَفْسَکَ** اپنے آپ کو روکیں ان لوگوں کے درمیان جو ہر وقت اللہ کی یاد میں رہتے ہیں اور وہ کیوں وہ یاد کرتے ہیں اللہ کو اپنی روٹی کے لیے نہیں کرتے اپنی دوکان کے لیے نہیں کرتے اپنے کسی مسئلے کو حل کرنے کے لیے نہیں کرتے یہ کسی صورت بھی کوئی نیت نہیں ہوتی ان کی ایک ہی نیت ہے **یُرِیْدُوْنَ وَجْہَہٗ** اور وہ یہ اس کے چہرے کے لیے اس کو یاد کرتے ہیں اللہ کے چہرے کے لیے اللہ کے چہرے کے لیے اس کو یاد کرتے ہیں اس کی رضا کے لیے تو یہ جو یاد ہے ان کے اندر میری وہ Purely میرے لیے ہے وہ خالصتاً میری یاد ہے یہ کمال لوگ ہیں اے نبی ﷺ یہ کمال لوگ ہیں اب دیکھو یہ غربت کتنی بڑی سعادت ہے ابھی کل میں نے یہ کہا تھا کہ غلام بن جاؤ کتے کی طرح تو برکت پالو گے بڑے بن جاؤ گے قرآن میں ذکر آ گیا اس غلام کا اب ایک نئی بات سمجھو۔

علامہ اقبال نے بھی کہا تھا

**؎ جا کے ہوتے ہیں مساجد میں صف آراء تو غریب زحمت روزہ جو کرتے ہیں گوارا تو غریب**

پھر سنو مسجد میں آ کر ہوتے ہیں صف آراء تو غریب امیروں کو کہا ٹائم ملتا ہے مسجدوں میں آنے کا کبھی کبھی آتے ہیں یہ غریبوں سے ہی آباد ہیں مسجد یں اللہ کیں دیکھو جا کہ یہ غریبوں نے ہی آباد کیں مسجد میں آ کر ہوتے ہیں زحمت روزہ جو کرتے ہیں گوارا تو غریب صف آراء تو غریب یہ امیر لوگ تو کہتے ہیں کہ ہمارے لیے بہت بڑی مصیبت ہے روزہ ہم تو بوندل جاتے ہیں اس کو رکھ کہ ہم سے نہیں رکھا جاتا آپ کی Elite Class قطعاً روزہ نہیں رکھتی سوال ہی نہیں پیدا یہ رکھتے ہی نہیں روزہ ان کو راز ہ اچھا ہی نہیں لگتا دن رات جو ہے جس نے سے McDonald سے کھانے ہو جس نے KFC سے کھانا ہو جسنے Imported chocolate کھانے ہوں تکلیف بڑی ہوتی ہے انہیں کہاں نہیں یہ نہیں رکھ سکتے روزہ بہت کم ہیں زیادہ تر Elite Class جو ہے ہماری وہ روزے سے فارغ زحمت روزہ جو کرتے ہیں گوارا تو غریب

## نام لیتا ہے تو اگر کوئی ہمارا تو غریب

یہ تو ہمارا نام بھی نہیں لیتے یہ تو کہتے ہیں کہ وزیر صاحب سے بات کرلیں یہ تو کہتے ہیں سفارش کروالیں بڑے افسر کی یہ تو کہتے ہیں کہ DSP اپنا ہے جج ہی اپنا ہے یہ تو کہتا ہے کہ میری تو پہنچ ہی بہت ہے ہمارا نام کہاں لیتا ہے یہ ہمارا نام تو غریب لیتا ہے ارے نام لیتا ہے ہمارا اگر تو غریب تو لہذا علامہ اقبال نے بھی یہی رونا رویا آپ نے فرمایا کہ نام لیتا ہے تو اگر کوئی ہمارا تو غریب (اللہ اکبر)

**دین قائم ہے غرباء کے دم سے**

**امراء مست ہیں نشہ دولت میں غافل ہم سے**

**دین قائم ہے غرباء کے دم سے**

لہذا یہ غریب صحابہ اللہ انہیں اتنی برکت اتنی رحمت اتنی سعادت اتنی دے رہا ہے کہ اے نبی ﷺ تم نے ان کے درمیاں بیٹھنا ہے دور نہیں جانا ان سے۔

پھر کیا کہا آگے ایک اور بات یہ تو تیری دیکھ کر نظریں ہٹا ہی لیتے ہیں اے نبی ﷺ آپ نے بھی ان کی طرف سے نظریں نہیں ہٹانی ہر وقت تو نے انہیں دیکھنا ہے اے نبی ﷺ اپنی نظریں نہیں ہٹانی ان سے اپنی نظریں اپنے ان غریب صحابہؓ سے دور نہ کریں ارے میں کیسے بیان کروں صحابہؓ کی فضیلت ان بزرگ صحابہ کی عظمت کیسے رکھوں آپ کے سامنے پہلے کہا روکے رکھیے پھر کہا اپنی نظریں نہ ہٹایئے آپ نے ہمیشہ ان صحابہ کے سامنے نظر رحمت فرمانی ہے لوگ کہتے ہیں کہ ہم زیارت رسول کی دعا مانگتے ہیں ہم زیارت رسول کی دعا مانگتے ہیں۔

## حضور ﷺ کی زیارت مبارکہ کیسے ہوسکتی ہے

تم دو کام کروا اپنے رب کی یاد اپنے دل میں بسالو اور دوسرا اس رب کے ذریعے اپنا ذکر خالص کرلو حضور ﷺ خود ہی خواب میں آکر تمہیں زیارت کروادیں گے آقاؐ کی زیارت ہوگی حضورؐ کو حکم ہے کہ نظریں ہٹانی نہیں آقا کو اللہ کا حکم ہے اور اللہ کا حکم حضور ﷺ سے بہتر کون پورا کرسکتا ہے کون ہے جو آقاؐ سے بڑھ کر اللہ کا حکم پورا کرے کوئی نہیں کر سکتا تو آقاؐ یہ حکم آج بھی پورا کرتے ہیں (اللہ)

## غربت اور عمومیت کی زندگی

ہم نے آج تک تو یہی دیکھا ہے جی سچی بات ہے دنیا میں اصول یہی ہے کہ جتنے بھی دنیا میں برکت والے لوگ آئے ان کے ساتھ جو لگے پہلے وہ غریب لوگ لگے جن لوگوں کو کوئی پوچھتا نہیں وہی آکر اللہ والوں کے پاس بیٹھتے ہیں وہی آکر ان کی مجلسیں آباد کرتے ہیں یہ امیر لوگ بھلا کب آتے ہیں جب سورج کی طرح چمک اٹھتا ہے نہ اللہ والا جب چاروں عالم میں ان کی روشنیاں پھیلتی ہیں تب یہ آتے ہیں اور کہتے ہیں اچھا ہمیں تو آج پتہ چلا ہے اچھا تمہیں آج پتہ چلا ہے وہ تو بیس سالوں سے برکتیں لے رہا ہے جو بیس سال سے اپنے حضرت کے قدموں میں بیٹھا ہے لہذا ہم نے تو یہی دیکھا ہے اور سچی بات ہے جو محبت رسول غریب لوگوں میں دیکھی ہے وہ امیر لوگوں میں کبھی نہیں دیکھی آج تک نہیں نظر آئی اور جو یہ مڈل کلاس طبقہ ہے نہ میں ان کی بات کررہا ہوں جو بلکل یہ غریبی سے نیچے میں ان کی بات نہیں کررہا وہ تو عذاب میں گرفتار ہیں اللہ ایسی غریبی نہ دے جس میں آپ اپنا ایمان بیچنے پر مجبور ہوجائیں جس میں جو ہے وہ آپ اپنی غریبی کا سودہ کردیں ایسی غریبی نہیں یہ مڈل کلاس طبقہ ہے اصل میں یہ مرد ہے کبھی پیسے آگئے کبھی چلے گئے کبھی بیچارہ پریشان ہوا ہوا ہے قرضہ اٹھالیا ہے اور کبھی بیچارہ قرضہ دے کر خوش ہورہا ہے شکر ہے ادا ہوگیا ہے ایسی زندگی ایسی زندگی خوبصورت ہے اس سے دور نہ رہنا اس سے دور رہنے کی دعا بھی نہ کرنا کہ اتنے آجائیں مولا کہ ہر وقت پیسے ہی پیسے مال ہی مال تمہیں کیا پتہ ہو کتنی نیند کی گولیاں کھاتے ہیں نیند پھر نہیں آتی کس قدر شدید تکلیف ہے اسی طرح اور بھی جو غربت کی لائن سے نیچے رہ رہے ہیں ان کا خیر تم نام ہی نہ لو۔

## آقا ﷺ نے باقاعدہ دعا بھی مانگی

اے اللہ مجھے ایسی غریبی سے نجات جو تیری یاد بھی بھلادے اور ایسی امیری سے نجات دے جو مجھے فخر اور غرور میں مبتلا کردے۔

ایک طرف یاد بھی کوئی نہیں اللہ کی اتنی بھوک ہے اس کو روٹی اتنی پیاری ہے کہ اسے اللہ بلکل بھی یاد نہیں اور دوسری طرف یہ حال ہے کہ غرور اور تکبر سے ہی گردن اکڑی ہوئی ہے ایسی زندگی بولیے بول دو نہیں مانگی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کبھی خوشی ذرا بولیے کبھی غم یہی لائف ہے ایسا ہی ہونا چاہیے خوشی آئے اللہ کا شکر غم آئے صبر.

تو یہ لوگ جو ہیں ان کا انداز زندگی حضورﷺ کو اتنا پسند تھا۔

## آقاﷺ نے دعا مانگی

اس دعا کو بھی کبھی مانگ لینا آقا ؐ نے فرمایا اے اللہ! مجھے غریبوں میں زندہ رکھ اور مجھے غریبی میں موت دے۔

کبھی مانگی ہے یہ دعا کبھی سکھائی ہے کسی پیر نے لوگ تو کہیں گے کہ پیر صاحب ہم آپ سے امیری لینے آئے ہیں آپ ہمیں غریبی کی دعا دے رہے ہیں تمہیں سمجھ نہیں آئی.(اللہ اکبر)

**پوچھتے ہو مجھ سے قوموں کی امامت کیا ہے     خدا تجھے میری طرح صاحب اسرار کرے**

**وہی ہے تیرا زمانے کا امام برحق     جو تجھے حاضر و موجود سے بے زار کرے**

**موت کے آئینہ میں دکھا دکھا کر تجھے رخ دوست     زندگی تیرے لیے اور بھی دشوار کرے**

**چڑھا کر تجھے فقر کا سانس     تیری خودی کو مانند تلوار کرے**

اصل پیر وہ ہے جو تجھے غریبی دے دے یہ میں نے کیا کہہ دیا الفاظ واپس نہ لے لوں پریشان نہ ہو جانا کہ الفاظ واپس لے لوں اصل پیر وہ ہے جو تجھے غریبی میں رکھے تا کہ اس کو اور چوٹ پڑے اور یہ اور اللہ کی یاد میں آئے اور اللہ کی یاد میں آئے اور اللہ کی یاد میں آئے جن کی جیبیں بھری ہیں ان کو کیا ضرورت وہ کب آتے ہیں قرآن پڑھنے کوئی نہیں.

عثمان غنیؓ سارے نہیں ہوتے وہ کوئی ایک دو ہی ہوتا ہے عثمان غنیؓ باقی سارے دولت کی وجہ سے مارے گئے اس دولت نے آنکھوں پر پٹی باندھ دی ظلم عظیم کیسے خوش نصیب لوگ ہیں کہ خود حضورﷺ کو کہا جا رہا ہے کہ نظریں ان کی طرف رکھیں ہونا یہ چاہیے تھا کہ ایسی آیت اترتی کہ سارے حضورﷺ کو دیکھو بھائی سارے حضورﷺ کو دیکھو کہا نہیں نہیں اے نبیﷺ تم نے انہیں دیکھنا ہے تمہاری نظریں ان پر رہیں انشاء اللہ کہو اور بتاؤ بنے گے ایسے اور صبح شام ہر وقت اللہ کے ذکر میں رہو نبیﷺ خود آ کر سینے سے لگائیں گے یہ ترتیب سیکھ لو تو کیسا خوبصورت نظام دیا (اللہ)

اور میں نے دیکھا آج بھی میرے حضرت کے ساتھ اور دیگر بزرگوں کی سیرت پڑھی حضورﷺ کی زندگی ہمارے سامنے ہے آپﷺ کے ساتھ سب سے زیادہ وفا آپﷺ کے غریب صحابہ نے ہی کی دیگر کو موقع ملا لیکن اپنے انداز سے ملا لیکن جو حضورﷺ نے نوازا ہے نہ اپنے غریب صحابہؓ کو اس کا انداز ہی جدا ہے اس کا انداز ہی الگ ہے اور آقا ؐ نے حد کر دی ان کے ساتھ محبت کی جب یہ آیتیں اتری تو مفسرین اس پر ہیں گواہ مفسرین فرماتے ہیں کہ اس کے بعد آقا ؐ نے باقاعدہ ان کی مجلسیں منعقد کرنا شروع کر دیں اور کہا بھائی سارے آ جایا کرو اور میرے پاس بیٹھ جایا کرو کبھی جاؤ مدینے تو اسی طرح جاؤ ایسے ہی جاؤ غریبوں کی طرح جاؤ اسی طرح جا کہ حاضری دو دہاں اور اپنے نبی کو دکھاؤ کہ نبیﷺ دیکھ لیں کمرہ بھی دیکھ لیں سب سے سستا لیا ہے ہزار ریال والا نہیں لیا لے سکتا ہوں لیکن حضورﷺ غریبوں کو پسند کرتے ہیں امیروں سے بھی بات کر لیتے ہیں لیکن مرضی سے (سبحان اللہ)

**تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا** کیا آپ چاہتے ہیں دنیاوی زندگی کی زینت تو نہ پیروی کیجیے جسکے دل کو ہم نے غافل کر دیا اپنی یاد سے اے نبی یہ جو آپ سے کہتا پھرتا ہے کہ اپنے غریب صحابہ کو دور کر دیں تو میں آ کہ ایمان لے آؤ گا ہمیں ایسے ایمان کی ضرورت نہیں ہے پاس رکھے اپنے ایمان کو پاس رکھے اپنی اس محبت اور پیار کی اس بات کو یہ جو بیچارے کئی عرصے سے آپ کے پاس بیٹھے ہوئے ہیں ان کو دور کرنے کی شرط پر ایمان لاتے ہیں پاس رکھے اپنے اس ایمان کو ہمیں ایسا ایمان نہیں چاہیے پاس رکھے اور پھر یہ بات کہ اپنی مرضی سے ایمان لاتا ہے ہم چاہیں گے تو ایمان قبول کریں گے نہیں تو نہیں کریں گے ایمان لانا تمہارے اختیار میں نہیں اللہ چاہے تو توفیق دیتا ہے تو کہا کہ یہ وہ کیا

کہہ رہا ہے کہ اصل میں اس کے دل میں میری یاد نہیں ہے اور وہ جو آپ کے پاس بیٹھے ہوئے ہیں ان کے دل میں میری یاد ہے HELL OF DIFFERENCE HELL OF DIFFERENCE بہت بڑا فرق ہے یہ اپنی دولت کے بل بوتے پر آیا ہے وہ میری یاد کے سہارے بیٹھے ہوئے ہیں فرق ہے دونوں میں یہ اپنی دولت کے ساتھ آیا ہے ان کے پاس کوئی شے نہیں ان کے پاس کوئی شے نہیں دینے کو (اللہ)

## حضرت علیؓ

جب حضورﷺ کے پاس بیٹھا کرتے اور قرآن کی آیات کو جب ساعت کرتے تو ظاہر آپؓ سے بہتر قرآن کی آیات کو کون جانتا ہے علیؓ سے بہتر کون قرآن کو سمجھتا ہے تو آپؓ نے پھر فرمایا تھا کہ اے دنیا میں نے تین طلاقیں دی تجھے میری طرف سے تجھے تین طلاقیں علیؓ ایسے ہی رہے گا سارا سارا دن روزہ رکھتے گھوڑے کی پیٹھ پر ہیں اور روزے سے ہیں کبھی افطار کبھی کبھی کر لیتے نہیں تو ساری زندگی روزے سے ہی گزر گئی ساری علیؓ روزے سے رہا کہ ہم نے مولا ایسا ہی رہنا ہے (اللہ اکبر)

## علماء، صوفیاء، شیوخ کو تعلیم کہ کیسے حضورﷺ کے طریقے کے مطابق اپنے پیار والوں محبت والوں سے سلوک کیا جائے

تو کہا کہ ایک تو اس کے دل کو ہماری یاد سے محرومی ہے اور دوسرا یہ اپنی خواہش کی بات کر رہا ہے یہ آپ کے پیچھے چلنے والی نہیں ہے یہ بدنصیب جو ہے یہ جو بار بار آ کہ آپﷺ کے صحابہؓ کے بارے میں اسی بات کر رہا ہے تو مجھے یہ پسند نہیں آیا اصل میں یہ اپنی خواہش کا اظہار کر رہا ہے اس کو آپﷺ سے کوئی محبت نہیں آپﷺ کو اسی سے محبت تھے جس کو آپﷺ کے صحابہؓ سے محبت ہے صحابہؓ سے پیار ہے تو حضورﷺ سی پیار ہے تو لہذا امت کے علماء کو صوفیاء کو شیوخ کو اور جن کو اللہ ایسے شاگرد دے ان کو بھی یہی تعلیم دی جا رہی ہے کہ یہ نہیں کہ امیر مرید آئے تو اس کو کرسی پر بٹھا دو اور غریب صحابہ آئے تو اس کو پیچھے وظیفوں پہ لگا دو کہ تو بیٹھا رہ وظیفہ پڑھ دارہ اور امیر مرید جو ہے اس کو ہار پہنائے جا رہے ہیں کہا کہ یہ طریقہ حضورﷺ کا نہیں ہے اگر کوئی ایسا کرے گا تو برکت سے محروم کر دیا جائے گا جو محبت والے پیار والے ہیں چاہے وہ کسی بھی درجے پر ہیں ان کو اپنے ساتھ بٹھاؤ ان سے پیار کرو ان سے محبت کرو ان کی دل جوئی کرو ان کے ساتھ محبت کرو جو تیرے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چل رہے ہیں جو ہر وقت تیرے ساتھ دیں کے لیے حاضر ہیں ان کو رات کو تین بجے بھی اٹھاؤ تو آتے ہیں ارے ان کی قدر زیادہ ہے یا ان کی قدر زیادہ ہے جو کبھی کبھی آ کر شکل دکھا دیتا ہے گاڑی میں اور جو اسی بات کو نہیں جان سکا کہ کون مرید کس قابل ہے وہ پیر کیسے کامل ہو سکتا ہے جس کی نظر یہی نہیں جان سکی کہ کس کو کتنا پیار دینا ہے تو یہ قیامت تک کہ علماء اور صوفیاء کو بھی یہی تعلیم دی جا رہی ہے کہ کبھی بھی ایسی لوگوں کو اپنے سے دور نہ کرو ان کے قریب بیٹھو کیوں کہ یہ لوگ جو ہوتے ہیں نا میں آخری بات کر کے آگے چلوں یہ جو لوگ ہوتے ہیں نہ یہ والے یہ اصل میں دل کے ٹوٹے ہوئے ہوتے ہیں حالات نے ان کی کمروں کو توڑ دیا ہوتا ہے یہ اپنے دکھوے کے اپنے غموں کے ساتھ زندگی گزار رہے ہوتے ہیں اور ان کے لیے سب کچھ اپنے نبیﷺ کا دیدار ہوتا ہے ان کے لیے دیدار سے بڑھ کر کوئی شے نہیں ہوتی یہ کسے کھانے کے لیے نہیں آتے یہ کسی عزت کی طلب میں نہیں آتے یہ کیسی ایسی شے کی طلب کے لیے نہیں آتے کہ ہمیں کوئی بڑی چیز دی جائے نہیں یہ حضورﷺ کی زیارت کے لیے آیا کرتے تھے یا رسول اللہﷺ آپ کی دید ہو جائے بس اور کچھ نہیں چاہیے جب ان کی نظر میں حضورﷺ کے سوا کوئی نہیں تھا تو اللہ نے بھی کہہ دیا کہ اے نبیﷺ آپﷺ کی نظر میں بھی کوئی نہیں ہونا چاہیے اگر ان کی نظروں میں تیرے سوا کوئی نہیں تو نبیﷺ تو بھی انصاف کر کیا کہا بولے انصاف کر کے تیری نظر میں ان کے سوا کوئی نہیں ہونا چاہیے اپنی نظریں ہٹانا نہیں ان سے اپنی نظروں کو ادھر ادھر نہ کرنا دیکھتے رہنا ان کو (اللہ)

یاد رکھیے آقاﷺ نظریں پہلے بھی نہیں ہٹاتے تھے اس سے یہ مراد نہ لے جانا کہ آقاﷺ ان سے کوئی نظریں ہٹاتے تھے ایسا نہیں ہے لیکن نہ چاہتے ہوئے بھی کبھی بندہ نظریں ہٹا ہی لیتا ہے تو اللہ نے وہ بھی منع کر دیا کہ نا چاہتے ہوئے بھی نظریں ادھر ادھر نہ ہو جائیں کیوں کہ یہ دل کے ٹوٹے ہوئے جب قریب آتے ہیں نہ تو جب یہ تمہارے پاس بیٹھتے ہیں نہ تو ان پر اللہ کا وہ کرم اترتا ہے وہ دل کا ٹوٹا ہونا جو ہے۔

## ☆حضور غوث اعظمؒ

کتنی زندگی گزری علم میں، شعور میں، برکتیں بڑی دیر اللہ کو ڈھونڈا بڑی دیر اللہ کو ڈھونڈتے رہے بڑی دیر آپ جنگلوں میں ریاضت کرتے رہے آپ نے نمازیں پہاڑوں پہ پڑھیں وادیاں گھومتے رہے کہ اللہ کی مجھے معرفت نصیب ہو سکے ایک دن تنہائی میں کسی غار میں اکیلے آپ نے اللہ کو سجدہ کیا۔

## ☆آپؒ نے فرمایا

مولا چالیس سال ہو گئے تجھے ڈھونڈتے ہوئے تو ملا نہیں میں نے علم میں تجھے ڈھونڈ لیا پہاڑوں میں، جنگلوں میں وادیوں میں ہر جگہ تجھے ڈھونڈا ہے تو ملا نہیں مجھے تیری معرفت کیسے ملے گی تیرا وجود میں میں دیکھ تو نہیں سکتا لیکن تیری احساس کی کیفیت مجھے ملے کہ تو ہے تو کہاں ہے چالیس سال ہو گئے غیب سے اللہ نے الہام اتارا کہ اے غوث اعظم اے عبدالقادر کاش تو یہ سوال مجھ سا ئے چالیس سال پہلے پوچھ لیتا ہم تجھے چالیس سال پہلے ہی جواب دے دیتے تو نے آج پوچھا **جا کسی غریب کی جھونپڑی میں مجھے تلاش کر** میں غریب کے گھر میں رہتا ہوں جہاں غریب بستا ہے میں وہاں رہتا ہوں تو مجھے کہاں ڈھونڈ تا ہے جا جا کسے غریب کے گھر میں تلاش کر میں تجھے وہی ملوں گا روز ملوں گا ہر وقت ملوں گا جا اس کے پاس (اللہ)

لہذا یہ اصل حقیقت ہے ان لوگوں کے پاس بیٹھنا بڑی برکت ہوتا ہے بھائی جس کے دل میں درد خدا ہو درد رسول ہو جو بیچارہ دن رات کی چکی میں پس پس کہ اتنا تھک چکا ہے کہ اب تو دعا مانگنے کے لیے الفاظ بھی نہیں رہے وہ جب بیٹھتا ہے تو اس کے اوپر اللہ کے رحمتیں اللہ کی برکتیں اترتیں ہیں تو اس سے تجھے بھی رحمت مل جاتی ہے یہ جو امیر آتے ہیں سخت دلوں والے، موٹے دلوں وال، گندے دلوں والے ان کے اوپر نہ تو قرآن اثر کرتا ہے نہ نعت اثر کرتی ہے نہ ان کے اوپر درس اثر کرتا ہے ان کو پہلے سے روٹی پانی رج کے ملا ہوا ہے یہ کوں روئیں گے نہیں روتے یہ نہیں روتے جن کے بنک بیلنس میں ڈیرھ کڑور پڑا ہوا ہے وہ کوں روئے گا لہذا یہ بے درد ے لوگ۔

**؎دردی میں سیج وچھائی تے درداں ہار بنائے یار فرید ادر دسلامت جنہاں درداں یار ملائے**

یہ درد یار ملاتے ہیں تو یہ درد ہو گا تو یار ملے گا نا غریب بیچارہ سارا دن کبھی بل نہیں ادا ہوا کبھی بچے کی فیس نہیں ادا ہوئی کبھی بیماری کے لیے پیسے نہیں ہیں کبھی بیچارہ کسی مصیبت میں کبھی نوکری ہے کبھی نہیں ہے جاب کبھی کاروبار خراب ہو گیا ہے کبھی کچھ ہو گیا ہے اسی کی وجہ سے رورہا ہے اللہ کے سامنے وہ تو درد کا خزانہ ہے۔

## آقا ﷺ نے فرمایا

اگر تمہارا دل سخت ہو جائے کسی غریب کے سر پر ہاتھ پھیرا کرو۔

یہ کیوں کہا یتیم کے سر پر کیا اگا ہوا ہے کوئی نئی شے ہے بال ہے یتیم جس درد سے زندگی گزار رہا ہے نہ تم جب وہ اس کے سر ہاتھ پھیرو گے تو درد تیرے اندر آ جائے گا تیرا دل بھی نرم ہو جائے گا تو یہ امیر کہاں روتا ہے ان کا دل سخت ہوتا ہے لہذا یہ بات اللہ نے سمجھا دی میرے حضرت نے بجھا دی تو اس کے بعد دعا کی کہ مولا ایسے ہی بندے ٹھیک ہیں مجھے بھی کہا گیا جب ہم یہ مرکز کی جگہ لینے لگے جب لے لی اسی لاکھ ریٹ تھا تو مجھے میرے ساتھی نے کہا کہ وہ کیسے اسی لاکھ ان کے تو سارے مرید ہی رکشہ چلانے والے ہیں ان کے تو بیچارے بچے ہی ابھی پڑھ رہے ہیں کوئی بیچارہ پچاس روپے نہیں کما تا خود وہ بھی تو نہیں اتنا ان کے پاس بھی بس جاب ہی ہے کچھ نہیں سب باتیں ہی ہیں اے کیتھوں ہونا ہے خدا کی قسم یوں اسی لاکھ آیا جس طرح پانی بہتا ہوا آتا ہے کہتے غریبوں سے کیا آنا ہے آج بھی حضور ﷺ کی امت ساری امیر تو نہیں about 10% to about 10% 15% باقی جو 80% 85% لوگ ہیں وہ غریب ہیں امت کے اور نہی کی وجہ سے دربار رسالت قائم ہے انہی کی وجہ سے برکتیں قائم ہیں رحمتیں قائم ہیں میرا جی نہیں چاہ رہا کہ میں اس آیت کو چھوڑ کر آگے جاؤں اس قدر خوبصورت آیت کہ اے نبی ﷺ آپ نے خود ان کو اپنی نظروں میں رکھنا ھے اور جب بھی ان کا دل ٹوٹے آپ ﷺ نے خواب میں آ جایا کرنا ھے کہ میں حاضر ہوں گیا ہوں اے امتی میں تیرے ساتھ ہوں کیوں پریشان ہے اے نبی ﷺ آپ نیا اپنی نظریں نہیں ہٹانی ان سے کیسی خوش نصیبی ہے سلمان فارسیؓ کی کیسی خوش نصیبی ہے ابو ہریرہؓ کی یقیناً صدیق اکبرؓ بڑے اعلی، عثمان غنیؓ لیکن یہ جو اصحاب صفہؓ ہیں۔

## ☆اصحاب صفہؓ کا چبوترہ

کبھی جو مدینے جائیں گے انشاءاللہ تو اصحاب صفہؓ پر جا کر دو آنسو بہا دینا جا کر وہاں صفہ کے چبوترے پر چڑھ کر وہ جو تمہارے دو آنسو آپ یہ دیکھیں کہ اللہ نے حضور ﷺ کی مسجد نبوی ﷺ کے اندر حضور ﷺ کی مسجد نبوی آپ جونہی پہلے قدم سے باب السلام سے اندر داخل ہوں یا پھر پیچھے کسی باب فحد سے داخل ہوں تو پوری مسجد کا ایک ہی زاویہ ہے یعنی پوری مسجد کا فرش ایک ہی زاویہ پر ہے کہیں سے اونچا نہیں ہے یہ حضور ﷺ سے اپنے دور میں بھی ایسے ہی رکھا کہ مسجد کا فرش برابر تھا لیکن اصحاب صفاء کے لیے فرش

اونچا کر دیا نہیں بات نہیں سمجھ آئی (**سبحان اللہ**) ان کے لیے کیا کر دیا فرش اونچا کر دیا آج بھی اونچا ہے آج بھی ایک سٹپ لو گے تو اوپر چڑھو گے جہاں غریب بیٹھتا تھا وہ فرش اونچا کر دیا جہاں غریب کے قدم پڑتے تھے وہ فرش اونچا ہے آج بھی وہ فرش اونچا ہے جہاں غریب کے قدم پڑتے تھے وہ فرش اونچا ہے آج بھی وہ فرش اونچا ہے اس سے عظمت اصحاب صفہؓ کا اندازہ کیجیے کہ سارے دیگر صحابہ کو حکم تھا کہ بھائی یہاں کوئی نہ قدم رکھے کیوں حضور ﷺ یہاں میرے اصحاب صفہؓ رہتے ہیں اور حضور ﷺ رات کا کھانا ان کے ساتھ کھایا کرتے اور پھر ان کو تسلی سے بٹھا کر سلا کر تو پھر آپ ﷺ اپنے گھر تشریف لے جاتے اتنا خیال تو کبھی صفہ کے چبوترے پر دو آنسو بہانہ ساری زندگیوں کے آنسوؤں سے بہتر ہے ساری زندگی کے آنسوؤں سے بہتر کہ یہاں وہ غریب صحابہؓ پڑھا کرتے تھے کہ جن کا کوئی والی وارث نہیں تھا سوائے محمد مصطفی ﷺ کے تو کہا کہ اے نبی ﷺ آپ اس کے بات کو چھوڑ دیں بد بخت آپ ﷺ سے کہہ رہا ہے کہ میرے غریب صحابہؓ کو دور کر دو ایک لمحے کے لیے ہم یہ تصور نہیں کرنے دیں گے اور آپ ﷺ سے بھی نصیحت ہے کہ آپ ﷺ بھی ایک لمحے کے لیے ان سے نظریں نہ ہٹائیں اے نبی آپ ﷺ نظریں نہ ہٹائیں (**سبحان اللہ**)

آگے ارشاد فرمایا کہ حق تمہارے رب کی طرف سے ہے تو جس کا جی چاہے ایمان لے آئے اور جس کا جی چاہے کفر کرتا رہے ہم نے تیار کر رکھی ہے ظالموں کے لیے آگ گھیر لیا انہیں اس آگ کی دیوار نے اور اب اگر وہ فریاد بھی کریں گے تو ان کی اب فریاد رسی اس طرح کی جائے گی ایسے پانی کے ساتھ جو پیپ کی طرح غلیظ ہے اور اتنا گرم ہے کہ چہروں کو بھون ڈالتا ہے اور یہ مشروب بڑا ناگوار ہے یہ اور یہ قرار گاہ بڑی تکلیف دہ ہے اے نبی ﷺ یہ جو بد بخت آکے کہہ رہا ہے یہ دیکھ ہم نے کیا اس کے لیے کیا کرنا اس کا تو حشر یہ کریں گے ہم آگ کی دیواریں کھڑی کر دیں گے ہم۔

## ☆ آقا ﷺ فرماتے ہیں

اس آگ کی دیوار کی جو مصافت ہے جو اس کی موٹائی ہے وہ چالیس سال کے برابر ہے مطلب ایک شخص چالیس سال چلتا رہتا تو وہ آگ کی دیوار ختم نہ ہوتی اتنی بڑی دیوار فرمایا یہ ایسے بد بخت ہیں کہ ہم انہیں پیپ کی طرح گندہ پانی پلائیں گے اور وہ اتنا گرم ہے کہ ان کے چہروں کو وہ بھون ڈالے گا اور یہ مشروب انہیں پینا پڑے گا اور یہ غریبوں کو اتنا اتنا نیچ سمجھتے ہیں غریبوں سے اتنی نفرت کرتے ہیں غریبوں کے لیے اتنا برا خیال ہے دل میں کہ ہم ایسی جگہ پھینکیں گے بد بختوں کو استغفر اللہ جب بھی قرآن کی جہنم کی آگ پڑھو تو استغفر اللہ ضرور کہنا چاہیے۔

## ایمان والوں کے لیے خوشخبریاں

پھر آگے اللہ نے موضوع بدل لیا وہ لوگ جو ایمان لائے (سبحان اللہ) انہوں نے نیک عمل لیے اور ہمارا دستور ہے کہ ہم ضائع نہیں کرتے کسے کے نیک عمل کو جو عمدہ اور مفید کام کرے کوئی بھی کرے جو نیک ہے ایمان والا ہے اگر وہ مفید کام کر کے گیا تو ہم قیامت تک سنبھالیں گے انہیں ہم اس کے اعمال کو جائع نہیں ہونے دیں گے لہذا تسلی سی ابھی دسواں سالانہ کورس کر رہے ہو اللہ ضائع نہیں ہونے دے گا اللہ قیامت تک اسے قائم رکھے گا کوں کہ ایمان والے کر رہے ہیں نیک لوگ اسے بیٹھ کر پڑھ رہے ہیں یہ تم چند لوگ نہیں ہو قیامت تک کے لوگ اللہ ان سے فیض یاب کرے گا کہا مفید کام کو ہم ضائع نہیں ہونے دیتے خوش نصیب ہیں جن کے لیے ہمیشگی کے جنات ہیں رواں ہیں جن کے نیچے نہریں اور پہنایا جائیں گے ان جنتوں میں کنگن سونے کیا ور پہنیں گے سبز رنگ کا لباس جو باریک ریشمی کپڑے اور موٹے ریشمی کپڑے کا بنا ہو گا تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے وہاں مرسہ پلنگوں پر کتنا اچھا ہے یہ اجر اور کتنا عمدہ یہ آرام گاہ ہے مل کر کہو سبحان اللہ جنت کی اللہ ہمیں توفیق دے اللہ ہمیں وہاں پہنچائے تکیہ لگائے وہاں بیٹھے ہوں گے ان کے بیٹھنے کا بھی ذکر کیا کس طرح بندہ ٹیک لگائے ایسے تکیہ سے بیٹھا ہوتا ہے کہا تکیہ لگا کے بیٹھے ہوں گے آمنے سامنے (اللہ)

اور کہا جس کو باریک ریشمی کپڑا پسند ہو گا اس کو ہم باریک لباس دے دیں گے اور جس کو موٹا پسند ہو گا اس کو ہم موٹا دیں گے جو جس کی پسند ہے وہ ویسا لباس پہنے گا اور کنگن پہنائے گے سونے کے اور سبز رنگ کا لباس گے یہ حضورؐ کے گنبد کا رنگ سبز اسی لیے ہے کہ جنتیوں کے کپڑے کا رنگ بھی سبز ہو گا (اللہ)

## حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا

کنگن تو اس سے پتہ چلا کہ مردوں کے لیے سونا دنیا میں حرم کیا گیا کیوں کہ یہ جنت کا زیور ہے یہ جنتیوں کو ملے گا اسی طرح مردوں کے لیے ریشم بھی دنیا میں حرام رکھا گیا تا کہ جنت میں ریشمی لباس پہنیں گے (اللہ)

## بڑائی صرف اللہ کو زیبا ہے

اس کے بعد اللہ نے ایک بہت خوبصورت مثال آپ کے سامنے رکھی ہے اور بیان فرمایئے ان کے لیے مثال دو آدمیوں کی ہم نے دیے تھے ان دونوں کے ایک کو دو باغ انگوروں کے کس کے باغ دیے تھے انگوروں کے بڑے خوبصورت باغ ہوتے ہیں جن میں انگور لگے ہوتے ہیں اور دو باغ دیے ایک بھی نہیں دو دیے اور ہم نے بنا دی ان کے ارد گرد باڑ کھجور کے درختوں کی ایک تو درمیان میں انگور ہیں اور ساتھ میں کھجور ہیں کیسا حسین نظارا ہے اور اگا دی ان کو درمیاں میں کھیتی درمیان میں فصل بھی ہے یہ دونوں باغ اپنا اپنا پھل لائے اور نہ کم ہوئی ان سے کوئی چیز اور ہم نے جاری کر دیں ان کے درمیان میں نہریں اب ذرا تصور میں لاؤ ایک تو درمیان میں بہہ رہی ہے دونوں کے نہریں ایک نہر دوسری نہر اور ارد گرد کھجوریں ہیں درمیں میں لتالت انگوروں کے باغ بہت خوبصورت منظر ہے بہترین ان باغوں کے علاوہ اور بھی اس کے اموال تھے تو ایک روز اس نے اپنے ساتھی سے بحث مباحثہ کے دوران کہا کہ میں دولت کے لحاظ سے تم سے زیادہ ہوں بڑ ماری یہ گفتگو وہی چل رہی ہے جو اس نے کہا تھا کہ غریبوں کو دور کر دو یہ گفتگو وہی ہے میں دولت کے لحاظ سے تم سے زیادہ ہوں اور نفری کے لحاظ سے بھی تم سے طاقتور ہوں میرے بچے زیادہ ہیں میرے بیٹے زیادہ ہیں تیری اولاد بھی تھوڑی ہے اور تیرے پاس دولت بھی کوئی نہیں اور ایک دن وہ اپنے باغ میں گیا حلانکہ وہ اپنی جان پر ظلم کرنے والا تھا کہنے لگا کہ میں نہیں خیال کرتا کہ یہ سر سبز و شاداب باغ کبھی خراب ہوگا اور میں کبھی یہ بھی خیال نہیں کرتا کہ کبھی قیامت بھی آئے گی یہ دولت دیکھو کہاں تک پہنچاتی ہے کسی نے یہ بہت اچھا کہا تھا کہ نمرود فرعون ہمان نمرود اور فرعون نے تو خدائی کا دعوہ کیا اپنی دولت کی وجہ سے یہ دونوں غریب ہوتے تو کرتے دعوہ کبھی نہ کرتے یہ نمرود اور فرعون نے خدائی کا دعوہ اسی لیے کیا تھا کہ پیسا ہی بڑا تھا دولت بڑی تھی تو کہا یہ دماغ خراب کر دیتی ہے تو کہنے لگا کہ کبھی یہ باغ برباد بھی نہیں ہوں گے اور نہ ہی کبھی قیامت آئے گی اور اگر مجھے لوٹائے کا اپنے رب کی طرف چلو اگر قیامت آ بھی گئی تو میں یقیناً اس نسد گاہ سے بہتر جگہ پاؤں گا وہاں بھی مجھے اللہ بہترین جگہ دے دے گا لہذا میں یہاں بھی امیر ہوں وہاں بھی امیر ہی رہوں گا ان لوگوں کا آپ کا اندازہ کریں آپ ایک تو غرور دیکھیے تکبر دیکھیے اپنی دولت کو express کرنا یہ بھی امیروں کی بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے

کہ وہ خواہ مخواہ بتاتے ہیں کہ آج میری ناconsignment آئی ہے وہ بھی ڈیرھ کڑور کی وہ جی آج بیٹے کو امریکہ بیجھا ہے وہاں داخلہ ہو گیا اس کا ابھی اس کے اکاؤنٹ میں میں نے پانچ کڑور بیجھے ہیں وہ جی فلاں جگہ پلاٹ لیا ہے ڈیفنس میں بندہ کہہ رہا تھا چھ کڑور میں ساتھ کڑور دے دیے بڑ مارنا اپنی دولت کو ایکسپرس کرنا کہا یہ گندے ترین امیر شخص کی علامت ہے امیر ہونا یہ اللہ کی نعمت ہے کیا ہے بولیے اللہ کی نعمت ہے تو یوں تو نہ کرو نہ کہ لوگوں کو ڈی گریڈ کرتے پھرو لوگوں کو تم گھٹیا بناتے جاؤ اپنی دولت کی وجہ سے تو یہ تو نہیں طریقہ اللہ نے دیا ہے تو اس نے دیا ہے تو پیدا ہوا تھا تو یہ تو نہیں کہ ساتھ تیرے کڑور کا چیک آیا تھا اس وقت تو اسی طرح ننگا پیدا ہوا تھا اس وقت تو کوئی شے نہیں تھی تیرے پاس یہ تو تیرے رب کا کرم ہوا ہے تجھ پہ یہ تو تیرے رب کی رحمتیں ہیں تیرے لیے تو اس کی وجہ لوگوں کو ڈی گریڈ کرتا پھرے تکلیف دے رہا ہے نسلی امیر کبھی ایسا نہیں کرے گا یہ بات دل پہ لکھ لو اصل میں کسی اچھے ہوٹل میں ٹھرے ہوئے ہیں آپ marriott hotel میں قیام کر رہے ہیں یا PC hotel میں ٹھہرے ہوئے ہیں آپ اگر آپ کسی PC Bhurban میں وقت گزار رہے ہیں تو اس کی سلفیاں بنانا اور لوگوں کو دکھانا اصل میں آپ اپنی غربت کا اظہار کر رہے ہیں آپ اندر سے اس قابل نہیں ہیں یہ جو آپ نے سلفی بنا کہ دکھا دی ہے یہ تو آپ نے دکھا دیا ہے کہ میں اس قابل نہیں ہوں لو دیکھو میں کیتھے بیٹھا ہوا ہوں جو امیر نسلی ہوتا ہے وہ کبھی ایکسپریس نہیں کرے گا اسے وہ خاموش ہو جائے گا بلکہ وہ عاجز ہو گا مل کر کہو سبحان اللہ کیا ہو گا جی عاجز ہو گا وہ کہے گا آئیں آپ بھی کھا لیں جہاں ہزار کھا رہا ہے وہاں آپ بھی آ کر کھا لیں وہ عاجز ہو گا اس کے اندر آپ کبھی بھی یہ بو نہیں دیکھیں گے تو کیا بوتھی میرا باغ کوئی نہیں برباد کر سکتا قیامت کا بھی انکار کر دیا اگر آئے گی بھی تو میں اس دن بھی مزے کروں گا **(اللہ اکبر)**

اس کے ساتھی نے اس سے بحث و مباحثہ کے دوران کہا اچھا وہ ساتھی مومن آدمی تھا اس نے کیا کہا سنو کہ کیا تو انکار کرتا ہے اس ذات کا جس نے تجھے پیدا کیا مٹی سے اور پھر نطفے سے پھر بنا سنوار کر تجھے مرد بنایا کیا بات کرتے ہو بھائی مومن آدمی یہ نہیں کرتا مومن آدمی اپنی خلق کو یاد رکھتا ہے کس کو یاد رکھتا ہے میں ایک گندہ قطرہ ہوں جو کپڑے پہ لگ جائے ناپاک ہو جائے جو کسی جگہ لگ جائے تو اس گندے قطرے کو صاف کرنا پڑ جائے میں اس گندے قطرے سے پیدا ہوا ہوں وہ اپنی خلق کو نہیں بھولتا تو کیا کہا مٹی سے پھر نطفے سے پھر اللہ نے تجھے مرد پیدا کر دیا وہ اللہ ہی میرا رب ہے اور میں شریک نہیں ٹھہراتا اپنے رب کے ساتھ کسی کو اور کیوں ایسا نہ ہو جب تو باغ میں داخل ہوا تو تو کہتا ماشاءاللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہ قرآن نے بہت خوبصورت تعلیم دی ہے کہ جب بھی آپ کسی نعمت والی شے کو دیکھیں یا آپ پر کوئی نعمت آ جائے اور لوگ اس کی تعریف کریں جیسے آپ کے گھر کو دیکھ کر لوگ

تعریف کریں یا آپ کی اولاد کو دیکھ کر اس کی تعریف کریں لوگ کہیں واہ واہ کتنا خوبصورت بیٹا اللہ نے دیا بڑی اچھی سواری کوئی کار کوٹھی مل گئی لوگ تعریف کریں فوراً کہیں ماشاء اللہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

## آقاﷺ نے فرمایا

جو یہ پڑھے گا( **ماشاء الله لا حو ل ولا قوۃالا باللّٰه** )اللہ اس شے کو لوگوں کی بری نظر سے محفوظ کر دے گا۔

## سارا اختیار اللہ سچے کے لیے ہے

کیا کرے گا بری نظر سے محفوظ کر دے گا وہ مکان ہے وہ کوٹھی ہے وہ تمہاری صحت ہے وہ تمہارا بچہ ہے وہ تمہارے گھر کے معاملات جو بھی ہیں وہ نظر سے محفوظ ہو جائیں گے پھر کہا وہی ہوتا ہے جو اللہ چاہتا ہے اور اللہ کے بغیر کسی میں کوئی طاقت نہیں ہوتی اگر تو نے مجھے دیکھا کہ میں کم ہوں تجھ سے مال میں اولاد میں پس عجب نہیں کہ معرا رب مجھے وہ عطا کر دے جو اس سے کئی بہتر ہے تیرے اس باغ سے اور اتارے تیرے اس باغ میں آسمان سے کوئی عذاب تو ہو جائے گا یہ سرسبز میدان چٹیل میدان کی طرح یا یوں جذب ہو جائے اس کا پانی زمیں کی گہرائی میں کہ تو اسے تلاش کے باوجود پا نہ سکے تو آج دیکھا نہریں بہہ رہی ہیں یہ سب زمیں میں جا سکتا ہے یہ زلزلہ نہیں آیا آپ نے دیکھا اللہ محفوظ فرمائے جب یہ ہوگئی بات اس نے اس کو کہا بھائی یہ تو غلط بات کر رہا ہے سب کچھ اللہ کا دیا ہوا ہے لہذا دھیان رکھ یہ سب کچھ وہ واپس بھی لے سکتا ہے یہاں ایک بات کر کے میں اپنی بات سمیٹنے لگا ہوں آپ کبھی بھی کسی شخص کو اپنی کسی بھی نعمت کے اوپر اتراتا ہوا دیکھیں یا اس کو لوگوں کے آگے بیان کرتا ہوا دیکھیں یا ڈھیٹ بن کر لوگوں کے آگے اتراتا ہوا دیکھیں تو سمجھ لیں اس کا وقت نزدیک آ گیا اس کا ٹائم اب تھوڑا رہ گیا اس کے تابوت میں اب آخری کل اب ٹھوک دیا گیا کیوں کہ یہ اسی وقت زبان سے نکلتا ہے جب انسان اللہ سے فارغ ہو جاتا ہے جو اللہ کے قریب ہوتے ہیں وہ کبھی ایسی بات نہیں کرتے جو اللہ سے دور ہوتے ہیں ان کی نشانی یہ ہے کہ وہ ان نعمتوں کو لوگوں کو بتا کر اصل میں اپنی گندگی چھپاتے ہیں آپ اپنے کپڑوں کی تعریف کریں لوگوں کو نظر نہیں آ رہا ہے آپ اپنی گاڑی کی تعریف کریں لوگوں کو نظر نہیں آ رہا آپ اپنے گھر کی تعریف کریں لوگ اندھے ہیں لوگوں کو سب نظر آ رہا ہے یہ جو تم اپنے اندر کی گندگی کو چھپانا چاہتے ہیں اس کو چھپانا کا ایک بہانہ ہے یہ دیکھیں اللہ نے مجھے کیا دیا بھائی لوگ اندھے ہیں لوگوں کو نظر نہیں آتا خاموش رہو اللہ کے نعمتوں کی قدر کرو اور اس کے لیے اللہ کا شکر ادا کرتے رہو تو جب بھی ایسا سنو وقت نزدیک تو ایسا ہی ہوا یہ جب اس نے کہہ دیا تو اس نے کہا کہ یہ تم نے غلط بات کر دی ہے اور اس کے باغ کا پھل برباد ہو گیا پس وہ قف افسوس ملنے لگا اس مال کے افسوس پر جو اس نے باغ پر خرچ کیا تھا اب وہ گرہ پڑا تھا اپنے چھنپڑوں پر اور بسد حسد کہنے لگا کاش میں نے اپنے رب کا شریک نہ بنایا ہوتا اب کاش کہنے کا کوئی فائدہ نہیں اب جناب جیل میں پہنچ گئے ہیں آپ اب جناب آپ کے سارے کیس کھل گئے ہیں اب کاش کہنے سے کیا ہونا ہے اب تو بات ختم ہوگئی اب کاش کہہ رہا کاش میں اپنے رب کا شریک نہ بناتا (اللہ) اور نہ رہے گی اس کے پاس کوئی جماعت جو اس کی مدد کرتی اللہ کے مقابلے میں اور نہ ہی وہ بدلہ لینے کو قابل تھا اللہ کی اس جو نعمت کو جو اس نے ٹھہرایا تھا اللہ سے بدلہ کیسے لے سکتا تھا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا یہاں سے ثابت ہوتا ہے کہ سارا اختیار اللہ سچے کے لیے ہے سارا اختیار سچے خدا کے لیے ہے یہ لفظ بہت پیارے ہیں ذرا ایک دفعہ سارے بول دو سارا اختیار اللہ سچے کے لیے ہے اختیار سچے خدا کے لیے ہے پھر بولو سارا اختیار سچے خدا کے لیے ہے سچے خدا وہ سچا خدا **هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَق** ہے سارا اختیار اس کو ہے- **هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّ خَيْرٌ عُقْبً** وہی دینے والا اور اس کے ہاتھ میں بہتر انجام ہے (اللہ)

## اے نبیﷺ آپکا رب کسی سے زیادتی نہیں کرتا

اور اس کے بعد ایک اور بھی مثال لے لو دنیاوی زندگی کی اے نبیﷺ موضوع وہی چل رہا ہے جو اس بدبخت نے بات کی تھی یہ پانی کی طرح ہے جیسے ہم نے اتارا آسمان سے پس گنجان ہو کر اگتی ہیں اس پانی سے زمیں کی انگوریاں پھر کچھ عرصے کے بعد وہ بوسیدہ گھاس ہو جاتیں ہیں اے نبی اگر ہم تھوڑی دیر کے لیے لہلہاتے باغ دے بھی دیں تو ایک وقت آئے گا کہ ہم یہ سب کچھ خشک کر دیں گے یہ سب کچھ فارغ ہو جائے گا چند دنوں کے لیے یہ ہریالی ہے یہ دنیا کی ہریالے چند دنوں کے لیے دیکھ رہے ہو اس کے بعد یہ گھاس بن جائے گی لیے پھریں گی ہوائیں ہوائیں اڑاتی پھریں گی اس گھاس کو اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے مال و فرزند تو صرف دنیاوی زندگی کی زیب و زینت ہیں یہ صرف دنیا کے لیے زیب و زینت ہیں آخرت میں کوئی نہیں درع حقیقت باقی رہنے والی نیکیاں بہتر ہیں تیرے رب کے ہاں ثواب کے اعتبار سے اور بہتر ہے جن سے امید وابستہ کے

جاتیں ہیں اورغور کرو جس دن ہم پہاڑوں کوان کی جگہ سے ہٹادیں گےاورتم دیکھو گے زمین کھلا ہوامیدان ہےاور ہم جمع کریں گے پس نہیں پیچھے رہنے دیں گےان میں سے کسی کو ہوا ایک کو اکٹھا کر کے میدان عرفات میں لے آئیں گے اور پیش کیے جائیں گے آپ ﷺ کے رب کی بارگاہ میں صفیں باندھے ہوئے پھرہم انہیں کہیں گے کہ آج تم آئے ہو ہمارے پاس جیسے ہم نے تمہیں پیدا کیا تھا پہلی بارتم یہ خال کیے ہوئے تھے کہ ہم نہیں مقرر کریں گے وعدے کا وقت تمہیں خیال تھا کہ تم نہیں آؤگے آج ہم نے تمہیں اکٹھا کر دیا اور رکھ دیا جاے ءگا ان کے سامنے نامہ اعمال پس تو دیکھے گا مجرموں کو وہ ڈر رہے ہوں گے اس سے جو اس میں ہے اور وہ کہیں گے سدحیف کیا ہو گیا ہے اس نوشتے کو کہ اس نے چھوٹے سے چھوٹے گناہ کو بھی نہیں چھوڑا اور کسی بڑے گناہ کو بھی نہیں چھوڑا مگر اس نے اس کا شمار کرلیا ہے اور اس دن وہ پالیں گے اس کا عمل جو انہوں نے اس کے سامنے کیے تھے اور آپ ﷺ کا رب کسی سے زیادتی نہیں کرتا.کہا نامہ اعمال ارے تم نے ہلکہ سا کسی کو مسکرا کر بھی دیکھا ہوگا ہم وہ نیکی بھی درج کر دیں گے کوئی بہت چھوٹا گناہ کیا ہوگا وہ بھی لکھا ہوگا چھوڑیں گے نہیں کوئی عمل بھی ہم رائیگاں نہیں جانے دیں گے ہم کسی پہ کبھی زیادتی نہیں کرتے کوئی زیادتی ہماری طرف سے نہیں ہوتی تم غریب ہوا پنی وجہ سے ہو تم آج تکلیف میں ہوا پنی وجہ سے ہو تم پریشان ہوا پنی وجہ سے ہو ہم نے کبھی کچھ ایسا تمہارے اوپر نہیں ڈالا ہماری طرف نہ اسے منسوب کرو ہاں جب کوئی نعمت آئے تو رب کی طرف منسوب کرو خوسی آئے رب کی طرف منسوب کرو رحمت آئے بولو سارے بولو رب کی طرف لیکن جونہی کوئی زیادتی ظلم تکلیف وہ رب کی طرف منسوب نہ کرو وہ تمہاری اپنی کرتوتوں کی سزہ ہے اس کی طرف نہ کرو تو کہا تیرا رب یا نبی ﷺ کبھی کسی پر زیادتی نہیں کرتا ہم کبھی زیادتی نہیں کرتے یہ خوبصورت آیات ایک ہی موضوع پر کھڑی ہیں اپنی زندگی میں عاجزی اختیار کریں (انشاءاللہ)

کھوذرا عاجزی اختیار کھو زیادہ مال نہ مانگو زیادہ روٹی پانی کے چکروں میں نہ پڑو اس نے دنیا کو ذلیل وخوار کر کے رکھ دیا ہے اپنی نظروں کو اپنے رب کے چہرے پر رکھو بس **يُرِيدُونَ وَجْهَهُ** وہ تو رب کے چہرے کی طرف دیکھتے رہتے تھے اللہ نے فرمایا یہ میرے چہرے کو دیکھتے ہیں تو ان کو دیکھ یہ میرے نوکر بن گئے ہیں تو ان کو دیکھ کیسے خوبصورت باتیں ہیں کیسی اعلی قرآن کی تعلیم لہذ پورا کا پورا یہ آج کا 49 آیت تک حصہ سورۃ کہف کا ایک موضوع کے ساتھ اللہ نے اتارا ہے کبھی اپنی دولت پر غبار نہیں کبھی اپنی کسی نعمت پر کوئی گھمنڈ نہیں اور اللہ ہم آج توبہ کرتے ہیں آمیں کہہ دو ذرا کہہ دو ہم توبہ کرتے ہیں ہم توبہ کرتے ہیں آج تک کسی بھی انداز میں ہم نے کسی بھی وجہ سے کبھی اپنی کسی نعمت پر کسی کو ڈی گریڈ کیا پیر صاحب کو بھی چاہیے کہ صرف یہی ہی نہ سمجھے کہ صرف میں ہی پیر ہوں بھائی اگر جو سامنے ھے وہ پیر ہے تو تجھ سے بڑا بنے گا وہ اللہ کی نعمت تم پر ہوئی ہے تم اس کو ہی نہ لئی پھر و جو تمہارے سامنے ہیں وہ بھی تو اللہ کے بندے ہیں ان پر بھی تو اللہ کی رحمت ہوسکتی ہے اس پہ نہ غرور کرو ان کو ڈی گریڈ نہ کرو وہ بھی تو اللہ کے بندے ہیں.

## حضور غوث اعظمؒ نے فرمایا

کہ اگر کوئی کافر سے بھی ملے تو اس کو بھی اپنے سے بہتر جانے کہ اگر وہ سلام لے آئے تو تم سے زیادہ نیک مسلمان بنے گا۔

یہاں تو کافر سے بھی آپ گفتگو میں احتیاط کریں گے تو جا کہ آپ اپنے جیسے لوگوں کے ساتھ اپنے مسلمان بھائیوں کو ایسا سمجھیں لہذا پیر صاحب کو بھی احتیاط کرنی چاہیے عالم دین کو بھی احتیاط کرنی چاہیا پنے شاگردوں کے ساتھ ایسا رویہ نہ رکھے کل کو وہ استاد بن گئے تو ہوسکتا ہے اس کے جیسے کئی اور استاد اس سے پیدا ہوں۔

## حضور مجددالف ثانیؒ

اپنے حضرت کے پاس آئے تھے تو حضرت باقی باللہؒ ایک دن بڑی محبت سے فرمایا بیٹے کھڑے ہو جاؤ کھڑے ہو گے فرمایا آؤ میری مسند پر بیٹھو کہا حضور میری اوقات نہیں ہے میں آپ کا مرید ہوں آپ کا شاگرد ہوں کہا نہیں نہیں میں خود حکم دے رہا ہوں تم بیٹھ جاؤ آپ مسند پہ بیٹھ گئے خود ان کے سامنے نیچے بیٹھ گئے کہا یہ کہا حضور یہ کیا کر رہے ہیں ایک تو مجھے مسند پر بٹھا دیا اب آپ میرے سامنے نیچے تو نہ بیٹھیں آپ اوپر بیٹھیں فرمایا نہیں نہیں یے شیخ احمد تو ایسا سورج ہے کہ میرے جیسے کئی ستارے تجھ میں گم ہو چکے ہیں تو شاگرد تو ہے ہی میرا لیکن تو کل کو ایسا سورج بنے گا کہ میرے جیسے کئی ستارے تجھ میں گم پہچان گئے تھے اس لیے سامنے بیٹھ گئے

**حضور ﷺ نے بھی حسان بن ثابتؓ کو بلایا کہا حسان ممبر پہ بیٹھو اور خود سامنے نیچے بیٹھ گئے کہا حضور ﷺ یہ نہ کریں کہہ آپ میں امتی غریب کہا نہیں نہیں تم میرے ثناہ خاں ہو اور ثناہ خانی کی عزت یہ ہے کہ تو اونچا بن کے بیٹھے لہذا میں نیچے بیٹھ کہ سنوں گا۔**

لہذا علماء کو بھی یہ سوچنا ہے صوفیاء کو بھی یہ سوچنا ہے کہ وہ اپنے معاملات ایسے بنائیں کہ کبھی بھی کسی کو ڈی گریڈ کرنے کا کوئی لمحہ ایسا نہ آئے استاد کو اپنے شاگردوں کے ساتھ ایسا رویہ بنانا ہے کلاس کے اندر باہر جہاں بھی بھائی کل کو اگر ایم فل، پی ایچ ڈی کر لی تو کل کو مجھے اس کے کالج میں شاید نوکری کرنی پڑ جائے اس لیے یہ بہت بڑا مسئلہ ہے تو قرآن نے یہاں کھول کر رکھ دیا اللہ مجھے آپ کو سمجھنے کی توفیق دے آمین آج جو ہے وہ میرے لفظوں میں ربط نہیں ہے اس قدر خوبصورت کلام تھا میری یہ کوشش شاید اس تک نہیں جا سکی شاید یقیناً نہیں جا سکی جہاں تک قرآن لے جانا چاہتا ہے۔

**اللہ مجھے آپ کو عمل کی سعادت عطا فرمائے (آمین)**

# طریقت اور شریعت اسی کو ملی جس کے اندر صبر ہے

قرآن آسان کورس اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ جاری وساری ہے اور یہ گنے ہوئے چالیس دن جو بڑے نصیبوں سے اللہ ہمیں عطا کرتا ہے اس پر اللہ کا بہت شکر ہے کہ اللہ ہمیں یہ سعادت بخشتا ہے کہ اپنے قرآن کے ساتھ یہ وقت نصیب ہو جاتا ہے سال کے بعد سورہ کھف کی مبارک گفتگو جاری تھی آج انشاءاللہ آیت نمبر 50 سے لے کر 80 نمبر تک پڑھنے کی سعادت نصیب ہوگی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم متن قرآن قرآن کی الفاظ سماعت کیجیے اور اس کی برکت اللہ آپ کو ضرور عطا فرمائے گا کیونکہ جب قرآن پڑھا جاتا ہے تو اس کی رحمت ضرور اترتی ہے۔

بسم اللّٰہ الر حمن ا لر حیم

**وَ اِذۡ قُلۡنَا لِلۡمَلٰٓئِکَۃِ اسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوۡۤا اِلَّاۤ اِبۡلِیۡسَ – کَانَ مِنَ الۡجِنِّ فَفَسَقَ عَنۡ اَمۡرِ رَبِّہٖ – اَفَتَتَّخِذُوۡنَہٗ وَ ذُرِّیَّتَہٗۤ اَوۡلِیَآءَ**
**مِنۡ دُوۡنِیۡ وَ ہُمۡ لَکُمۡ عَدُوٌّ – بِئۡسَ لِلظّٰلِمِیۡنَ بَدَلًا(۵۰) مَاۤ اَشۡہَدۡتُّہُمۡ خَلۡقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ لَا خَلۡقَ اَنۡفُسِہِمۡ – وَ**
**مَا کُنۡتُ مُتَّخِذَ الۡمُضِلِّیۡنَ عَضُدًا(۵۱) وَ یَوۡمَ یَقُوۡلُ نَادُوۡا شُرَکَآءِیَ الَّذِیۡنَ زَعَمۡتُمۡ فَدَعَوۡہُمۡ فَلَمۡ یَسۡتَجِیۡبُوۡا لَہُمۡ وَ**
**جَعَلۡنَا بَیۡنَہُمۡ مَّوۡبِقًا(۵۲) وَ رَاَ الۡمُجۡرِمُوۡنَ النَّارَ فَظَنُّوۡۤا اَنَّہُمۡ مُّوَاقِعُوۡہَا وَ لَمۡ یَجِدُوۡا عَنۡہَا مَصۡرِفًا(۵۳) وَ لَقَدۡ صَرَّفۡنَا فِیۡ**
**ہٰذَا الۡقُرۡاٰنِ لِلنَّاسِ مِنۡ کُلِّ مَثَلٍ – وَ کَانَ الۡاِنۡسَانُ اَکۡثَرَ شَیۡءٍ جَدَلًا(۵۴) وَ مَا مَنَعَ النَّاسَ اَنۡ یُّؤۡمِنُوۡۤا اِذۡ جَآءَہُمُ الۡہُدٰی**
**وَ یَسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّہُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ تَاۡتِیَہُمۡ سُنَّۃُ الۡاَوَّلِیۡنَ اَوۡ یَاۡتِیَہُمُ الۡعَذَابُ قُبُلًا(۵۵) وَ مَا نُرۡسِلُ الۡمُرۡسَلِیۡنَ اِلَّا مُبَشِّرِیۡنَ وَ**
**مُنۡذِرِیۡنَ – وَ یُجَادِلُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِالۡبَاطِلِ لِیُدۡحِضُوۡا بِہِ الۡحَقَّ وَ اتَّخَذُوۡۤا اٰیٰتِیۡ وَ مَاۤ اُنۡذِرُوۡا ہُزُوًا(۵۶) وَ مَنۡ اَظۡلَمُ**
**مِمَّنۡ ذُکِّرَ بِاٰیٰتِ رَبِّہٖ فَاَعۡرَضَ عَنۡہَا وَ نَسِیَ مَا قَدَّمَتۡ یَدٰہُ – اِنَّا جَعَلۡنَا عَلٰی قُلُوۡبِہِمۡ اَکِنَّۃً اَنۡ یَّفۡقَہُوۡہُ وَ فِیۡۤ اٰذَانِہِمۡ**
**وَقۡرًا – وَ اِنۡ تَدۡعُہُمۡ اِلَی الۡہُدٰی فَلَنۡ یَّہۡتَدُوۡۤا اِذًا اَبَدًا(۵۷) وَ رَبُّکَ الۡغَفُوۡرُ ذُو الرَّحۡمَۃِ – لَوۡ یُؤَاخِذُہُمۡ بِمَا کَسَبُوۡا**
**لَعَجَّلَ لَہُمُ الۡعَذَابَ – بَلۡ لَّہُمۡ مَّوۡعِدٌ لَّنۡ یَّجِدُوۡا مِنۡ دُوۡنِہٖ مَوۡئِلًا(۵۸) وَ تِلۡکَ الۡقُرٰۤی اَہۡلَکۡنٰہُمۡ لَمَّا ظَلَمُوۡا وَ جَعَلۡنَا**
**لِمَہۡلِکِہِمۡ مَّوۡعِدًا(۵۹) وَ اِذۡ قَالَ مُوۡسٰی لِفَتٰىہُ لَاۤ اَبۡرَحُ حَتّٰۤی اَبۡلُغَ مَجۡمَعَ الۡبَحۡرَیۡنِ اَوۡ اَمۡضِیَ حُقُبًا(۶۰) فَلَمَّا بَلَغَا**
**مَجۡمَعَ بَیۡنِہِمَا نَسِیَا حُوۡتَہُمَا فَاتَّخَذَ سَبِیۡلَہٗ فِی الۡبَحۡرِ سَرَبًا(۶۱) فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىہُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا – لَقَدۡ لَقِیۡنَا مِنۡ**
**سَفَرِنَا ہٰذَا نَصَبًا(۶۲) قَالَ اَرَءَیۡتَ اِذۡ اَوَیۡنَاۤ اِلَی الصَّخۡرَۃِ فَاِنِّیۡ نَسِیۡتُ الۡحُوۡتَ – وَ مَاۤ اَنۡسٰنِیۡہُ اِلَّا الشَّیۡطٰنُ اَنۡ**
**اَذۡکُرَہٗ – وَ اتَّخَذَ سَبِیۡلَہٗ فِی الۡبَحۡرِ عَجَبًا(۶۳) قَالَ ذٰلِکَ مَا کُنَّا نَبۡغِ فَارۡتَدَّا عَلٰۤی اٰثَارِہِمَا قَصَصًا(۶۴) فَوَجَدَا عَبۡدًا**
**مِّنۡ عِبَادِنَاۤ اٰتَیۡنٰہُ رَحۡمَۃً مِّنۡ عِنۡدِنَا وَ عَلَّمۡنٰہُ مِنۡ لَّدُنَّا عِلۡمًا(۶۵) قَالَ لَہٗ مُوۡسٰی ہَلۡ اَتَّبِعُکَ عَلٰۤی اَنۡ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمۡتَ**
**رُشۡدًا(۶۶) قَالَ اِنَّکَ لَنۡ تَسۡتَطِیۡعَ مَعِیَ صَبۡرًا(۶۷) وَ کَیۡفَ تَصۡبِرُ عَلٰی مَا لَمۡ تُحِطۡ بِہٖ خُبۡرًا(۶۸) قَالَ سَتَجِدُنِیۡۤ اِنۡ**
**شَآءَ اللّٰہُ صَابِرًا وَّ لَاۤ اَعۡصِیۡ لَکَ اَمۡرًا(۶۹) قَالَ فَاِنِ اتَّبَعۡتَنِیۡ فَلَا تَسۡـَٔلۡنِیۡ عَنۡ شَیۡءٍ حَتّٰۤی اُحۡدِثَ لَکَ مِنۡہُ**

ذِکۡرًا(۷۰) فَانۡطَلَقَا–حَتّٰۤی اِذَا رَکِبَا فِی السَّفِیۡنَۃِ خَرَقَهَا–قَالَ اَخَرَقۡتَهَا لِتُغۡرِقَ اَهۡلَهَا–لَقَدۡ جِئۡتَ شَیۡـًٔا اِمۡرًا(۷۱) قَالَ
اَلَمۡ اَقُلۡ اِنَّکَ لَنۡ تَسۡتَطِیۡعَ مَعِیَ صَبۡرًا(۷۲) قَالَ لَا تُؤَاخِذۡنِیۡ بِمَا نَسِیۡتُ وَ لَا تُرۡهِقۡنِیۡ مِنۡ اَمۡرِیۡ عُسۡرًا(۷۳)
فَانۡطَلَقَا–حَتّٰۤی اِذَا لَقِیَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ–قَالَ اَقَتَلۡتَ نَفۡسًا زَکِیَّۃًۢ بِغَیۡرِ نَفۡسٍ–لَقَدۡ جِئۡتَ شَیۡـًٔا نُّکۡرًا(۷۴) قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ لَّکَ
اِنَّکَ لَنۡ تَسۡتَطِیۡعَ مَعِیَ صَبۡرًا(۷۵) قَالَ اِنۡ سَاَلۡتُکَ عَنۡ شَیۡءٍۭ بَعۡدَهَا فَلَا تُصٰحِبۡنِیۡ–قَدۡ بَلَغۡتَ مِنۡ لَّدُنِّیۡ عُذۡرًا(۷۶)
فَانۡطَلَقَا–حَتّٰۤی اِذَاۤ اَتَیَاۤ اَهۡلَ قَرۡیَۃِۣ–اسۡتَطۡعَمَاۤ اَهۡلَهَا فَاَبَوۡا اَنۡ یُّضَیِّفُوۡهُمَا فَوَجَدَا فِیۡهَا جِدَارًا یُّرِیۡدُ اَنۡ یَّنۡقَضَّ فَاَقَامَهٗ–قَالَ
لَوۡ شِئۡتَ لَتَّخَذۡتَ عَلَیۡهِ اَجۡرًا(۷۷) قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَیۡنِیۡ وَ بَیۡنِکَ–سَاُنَبِّئُکَ بِتَاۡوِیۡلِ مَا لَمۡ تَسۡتَطِعۡ عَّلَیۡهِ صَبۡرًا(۷۸)
اَمَّا السَّفِیۡنَۃُ فَکَانَتۡ لِمَسٰکِیۡنَ یَعۡمَلُوۡنَ فِی الۡبَحۡرِ فَاَرَدۡتُّ اَنۡ اَعِیۡبَهَا وَ کَانَ وَرَآءَهُمۡ مَّلِکٌ یَّاۡخُذُ کُلَّ سَفِیۡنَۃٍ
غَصۡبًا(۷۹) وَ اَمَّا الۡغُلٰمُ فَکَانَ اَبَوٰهُ مُؤۡمِنَیۡنِ فَخَشِیۡنَاۤ اَنۡ یُّرۡهِقَهُمَا طُغۡیَانًا وَّ کُفۡرًا(۸۰)

## آیت نمبر 50

وَ اِذۡ قُلۡنَا لِلۡمَلٰٓئِکَۃِ اسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوۡۤا اِلَّاۤ اِبۡلِیۡسَ–کَانَ مِنَ الۡجِنِّ فَفَسَقَ عَنۡ اَمۡرِ رَبِّهٖ–اَفَتَتَّخِذُوۡنَهٗ وَ ذُرِّیَّتَهٗۤ
اَوۡلِیَآءَ مِنۡ دُوۡنِیۡ وَ هُمۡ لَکُمۡ عَدُوٌّ–بِئۡسَ لِلظّٰلِمِیۡنَ بَدَلًا

اور یاد کیجیے جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو فرشتوں کو پس سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے وہ قوم جن میں سے تھا تو اس نے نافرمانی کی اپنے رب کہ اے اولاد آدم کیا تم اسے اپنا دوست بناتے ہو اور اس کی ذریت کو مجھے چھوڑ کر حلانکہ وہ سب تمہارے دشمن ہیں ظالموں کے لیے بہت برا بدلہ ہے واضح کر دیا کہ ہم نے کس قدر برکت دی تھی کہ آدمؑ کو سجدہ فرشتوں سے کروایا گیا تھا تو یہ برکت ہم نے تمہیں دی تھی اور ہم تمہارے اصل دوست تھے لیکن وہ بد بخت ہمارا نافرمان تھا اور اس نے ہماری نافرمانی کی اس نے آدمؑ کو سجدہ نہیں کیا تھا تو جب وہ میرا دشمن ہے تو تمہارا دوست کیسے ہوسکتا ہے تو واضح کر دیا کہ مجھے چھوڑ کر تم اس کی دوستی میں جاؤ گے یہ اتنا بھی کوئی بات نہیں ہے وہ میرا دشمن تھا اس نے میرا حکم نہیں مانا اور یہ بھی واضح کر دیا کہ وہ جنات میں سے تھا اس کی پیدائش چونکہ آگ سے تھی لہذا جنات کی category سے تھا اس کا تعلق یہ اس ایت میں واضح ہو گیا۔

## آیت نمبر 51

مَاۤ اَشۡهَدۡتُّهُمۡ خَلۡقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ لَا خَلۡقَ اَنۡفُسِهِمۡ–وَ مَا کُنۡتُ مُتَّخِذَ الۡمُضِلِّیۡنَ عَضُدًا

میں نے ان سے مدد نہیں لی تھی جب آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور نہ اس وقت ان سے مدد لی جب خود انہیں پیدا کیا اور میں نہیں بنایا کرتا گمرہ کرنے والوں کو اپنا دست بازو واضح کر دیا کہ میں نے زمین اور آسمان کو جب پیدا کیا تھا تو میں نے کسی شیطانیت سے مدد نہیں لی تھی کوئی شیطان میرا مددگار نہیں تھا اور اس وقت جب انہیں میں پیدا کر رہا تھا تو اس وقت بھی ان سے کوئی مدد نہیں لی ہے میں نے خود انیں پیدا کیا ہے اور جتنے گمراہ کرنے والے ہیں کبھی بھی ہمارے دست بازو نہیں بن سکتے یہ گمرہ لوگ جو ہیں وہ ہمارے دین کا کام نہیں کر سکتے ہمارے دین کا کام کرنے والے رہ یہ ہدایت والے لوگ ہیں وہ راہ ہدایت پہ ہیں تو تبھی ہمارے دست بازو بنتیں ہیں لہذا اب یہاں اللہ نے واضح فرمایا کہ دست بازو اللہ کا کوئی ہاتھ بن سکتا ہے یا اللہ کا کوئی بازو بن سکتا ہے اللہ کو نہ ہاتھ کی ضرورت ہے نہ بازو اس کے باوجود واضح لفظ لگایا کہ نہیں دین کا کام کرو تو میرا دست بازو ہی بنو گے تم میرے ہاتھوں کے ساتھ میرے بازوں کے ساتھ جو ہے وہ قوت کو استعمال کرو گے جو میرے ہاتھوں یا بازوں میں ہے

## آیت نمبر 52

وَ یَوۡمَ یَقُوۡلُ نَادُوۡا شُرَکَآءِیَ الَّذِیۡنَ زَعَمۡتُمۡ فَدَعَوۡهُمۡ فَلَمۡ یَسۡتَجِیۡبُوۡا لَهُمۡ وَ جَعَلۡنَا بَیۡنَهُمۡ مَّوۡبِقًا

اس روز اللہ کفار کو فرمائے گا کہ بلاؤ میرے شریکوں کو جنہیں تم میرا شریک خیال کیا کرتے تھے تو وہ انیں پکاریں گے پس وہ انہیں کوئی جواب نہیں دیں گے اور ہم ان کے درمیان ایک دیوار حائل کر دیں گے یعنی اس دن کوئی بھی ان کی مدد کرنے والا نہیں ہوگا آج یہ جن بتوں کو سجدہ کرتے ہیں یا جن بھی خداؤں کو خدا کہتے ہیں یعنی چاند کو سورج کو آگ کو خدا مانتے ہیں تو یہ ساری چیزیں ان کو اس دن کوئی جواب نہیں دیں گی یہ کہیں گے کہ آؤ آج آ کر ہمیں بچاؤ میرا خدا مجھے جو ہے وہ آ کہ بچائے تو اس دن کوئی نہیں آیے گا۔

## آیت نمبر 53

**وَ رَاَ الۡمُجۡرِمُوۡنَ النَّارَ فَظَنُّوۡۤا اَنَّہُمۡ مُّوَاقِعُوۡہَا وَ لَمۡ یَجِدُوۡا عَنۡہَا مَصۡرِفًا**

اور دیکھیں گے مجرم جہنم کی آگ کو اور وہ خیال کریں گے کہ وہ اس میں گرنے والے ہیں نہ پائیں گے اس سے کوئی نجات پانے کی جگہ جب انسان کسی دیوار کے کونے پر پہنچ جاتا ہے اور اسے اس بات کا یقین ہو جاتا ہے کہ وہ گر جائے گا تو وہ ادھر ادھر دیکھتا ہے کہ وہ کس طرح بچ سکے مجھے یقین ہو گیا ہے کہ اب میں نے گرنا ہے تو وہ ضرور کوشش کرتا ہے کہ میں کسی طرح ادھر ادھر ہو جاؤں اور میں اس نیچے گہرائی میں گرنے سے بچ جاؤں تو اللہ فرما رہا ہے کہ یہ بھی اس دن ایسا ہی کرنے کی کوشش کریں گے لیکن انہیں بھی کوئی جگہ نہیں ملے گی ۔

## آیت نمبر 54

**وَ لَقَدۡ صَرَّفۡنَا فِیۡ ہٰذَا الۡقُرۡاٰنِ لِلنَّاسِ مِنۡ کُلِّ مَثَلٍ ؕ وَ کَانَ الۡاِنۡسَانُ اَکۡثَرَ شَیۡءٍ جَدَلًا**

بے شک ہم نے طرح طرح کی مثالیں اس اس قرآن میں لوگوں کے لیے بیان کی ہیں اور انسان ہر چیز سے بڑا جھگڑا کرنے والا ہے کیسا عجیب ہے یہ کہ ہم نے کوئی مثال نہیں چھوڑی کسی شے کو بھی ترک نہیں کیا کہ کسی طرح اس کو سمجھا دیا جائے کوئی ہم نے آخری جو ہے وہ کتاب بھی اتار دی زاس سے پہلے ہم نے تورات، انجیل، زبور اتار دی لیکن یہ بڑا بد بخت ہے پھر بھی جھگڑا ہے اور ہم نے کوئی مثال نہیں چھوڑی جو بیان نہ کی ہو۔

## آیت نمبر 55

**وَ مَا مَنَعَ النَّاسَ اَنۡ یُّؤۡمِنُوۡۤا اِذۡ جَآءَہُمُ الۡہُدٰی وَ یَسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّہُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ تَاۡتِیَہُمۡ سُنَّۃُ الۡاَوَّلِیۡنَ اَوۡ یَاۡتِیَہُمُ الۡعَذَابُ قُبُلًا**

اور کس چیز نے روکا ہے لوگوں کو اس بات سے کہ وہ ایمان لے آئیں جب آ گئی ان کے پاس ہدایت کی روشنی اور وہ مغفرت طلب کریں اپنے رب سے مگر یہ کہ وہ منتظر ہیں کہ ان کے پاس اگلوں کا دستور آئے یا آئے ان کے پاس طرح طرح کا عذاب

## آیت نمبر 56

**وَ مَا نُرۡسِلُ الۡمُرۡسَلِیۡنَ اِلَّا مُبَشِّرِیۡنَ وَ مُنۡذِرِیۡنَ ۚ وَ یُجَادِلُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِالۡبَاطِلِ لِیُدۡحِضُوۡا بِہِ الۡحَقَّ وَ اتَّخَذُوۡۤا اٰیٰتِیۡ وَ مَاۤ اُنۡذِرُوۡا ہُزُوًا**

اور ہم نہیں بھیجتے رسولوں کو مگر خوش خبری سنانے والے اور ڈر سنانے والے اور جھگڑتے ہیں کافران سے بے سر و پا دلیلوں کی آڑ لے کر تا کہ وہ مٹا دیں اس سے حق کو اور بنا لیا ہے انھوں نے میری آیتوں کو اور جن سے وہ ڈرائے گئے ایک مذاق کہا یہ کوئی نئی بات نہیں ہے جب بھی ہم نے بھیجا ہے رسولوں کو کافران سے جھگڑے ہی ہیں اور ان کے ساتھ لڑائی کرتے رہے ہیں کہ کسی طرح ہم حق کو ختم کر دیں۔

## آیت نمبر 57

**وَ مَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ ذُکِّرَ بِاٰیٰتِ رَبِّہٖ فَاَعۡرَضَ عَنۡہَا وَ نَسِیَ مَا قَدَّمَتۡ یَدٰہُ ؕ اِنَّا جَعَلۡنَا عَلٰی قُلُوۡبِہِمۡ اَکِنَّۃً اَنۡ یَّفۡقَہُوۡہُ وَ فِیۡۤ اٰذَانِہِمۡ وَقۡرًا ؕ وَ اِنۡ تَدۡعُہُمۡ اِلَی الۡہُدٰی فَلَنۡ یَّہۡتَدُوۡۤا اِذًا اَبَدًا**

اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوسکتا ہے جسے اس کے رب کی آیتوں سے نصیحت کی گئی پس اس نے اپنی گردن پھیر لی روگردانی کر لی ان سے اور فراموش کر دیا اس نے ان (اعمال بدکو) جو آگے بیچھے تھے اسکے دونوں ہاتھوں نے ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیے تا کہ وہ قرآن کو نہ سمجھ سکیں استغفر اللہ کہہ دو کہا یہ جو بد نصیب ہے ان کے اعمال کی وجہ سے قرآن ان سے دور کر دیا گیا ہے اور یہ قرآن کو اب سمجھ نہیں سکیں گے یہاں قرآن کو پڑھنے کا نہیں کہا گیا کیا کہا گیا بولیے **يَّفْقَهُوْهُ** کا لفظ ہے فق سمجھنا تا کہ وہ قرآن کو سمجھ نہ سکیں ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیے ہیں اور ان کے کانوں میں گرانی پیدا کر دی کانوں میں گرانی کا مطلب یہ ہے کہ آپ کسی بھی اچھی بات کو جب سنیں تو آپ کو تکلیف ہو آپ غصے میں آ جائیں اور آپ کو وہ اچھی نہ لگے آپ کو نعت تلاوت اچھی باتیں بزرگوں کی باتیں یار یہ نہ مجھے سناؤ کوئی گانے سناؤ کوئی فلمیں دکھاؤ مجھے یہ کیا تم کانوں کو بھلی نہیں لگتیں تو یہ کہا انہوں نے کہ یہ ہم نے ان کو سزا دی کہ ان کے کانوں میں گرانی پیدا کر دی اور اگر تم انہیں ہدایتکی طرف بلاؤ گے تب بھی وہ ہدایت قبول نہیں کریں گے اس لیے کہ قرآن کے ساتھ ان کا تعلق نہیں ہے اے نبی ﷺ تیرے ساتھ بھی ان کا کوئی تعلق نہیں ہے

## آیت نمبر 58

## وَ رَبُّکَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ-لَوْ یُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ-بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ یَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْىِٕلًا

اور آپ ﷺ کا پروردگار تو بہت ہی بخشنے والا ہے بڑا ہی رحمت والا ہے کہا یہ سارا کچھ یہ کر رہے ہیں میرے نبیوں کے ساتھ یہ جھگڑ رہے ہیں انسان بھی جھگڑ رہا ہے میری آیتوں سے روگردانی کر رہے ہیں فراموش ہم پھر بھی بخشنے والے رحمت کرنے والے ہیں ان کے کیے پر اگر ہم ان کو جلد پکڑ لیں اور ان پر عذاب بھیج دیں وہ ایسا نہیں کرتا بلکہ ان کو سزا دینے کا ایک وقت مقرر ہے اور اس وقت اس کے بغیر کوئی پناہ کی جگہ نہیں ہوگی ۔

## آیت نمبر 59

## وَ تِلْکَ الْقُرٰۤى اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَ جَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا

اور یہ بستیاں جن کو تباہ کر دیا ہم نے ان کے باشندوں کو جب وہ ستم شعار بن گئے اور ہم نے مقرر کر دی تھی ان کے لیے ہلاکت ایک میعاد تک ہر وہ کام جہاں ظلم ہو وہ قوم مٹا دی جائے گیں اللہ کا اصول ہے اور جس بھی زمین کے ٹکرے پر ظلم ہوا ہے ستم ہوا ہے اس کے بندوں کو تنگ کیا گیا ہے اللہ فرما رہا ہے کہ بس اس کے بعد میں نے انہیں موقع نہیں دیا آپ میرے بندوں کو محبت سے پیار سے رکھیں گے تو ہم کفر کی بھی حکومت چلنے دیں گے لیکن آپ ظلم سے لوگوں کو اپنے تک محدود رکھنا چاہتے ہیں تو اللہ آپ کی ظلم کی حکومت کو چلنے نہیں دے گا وہ ضرور اس کو ختم کر دے گا تو کہا کفر تو چل سکتا ہے بولیے لیکن ظلم نہیں چل سکتا جہاں ظلم ہوگا لوگوں پر ستم ہوگا تکلیف دی جائے گی اللہ فرماتا ہے کہ ہم نے ان تمام بستیوں کو ہلاک کر کے رکھ دیا ختم کر دیا یہی حال ایک گھر کا ہے ایک محلے کا ہے اگر آپ دیکھیں تو بہت سارے ملک کفر میں ہیں بہت سارے ہیں لیکن وہاں زندگے دیکھیں وہاں کتوں کا بھی خیال رکھا جاتا ہے جانوروں کا بھی خیال رکھا جاتا ہے وہاں ایک انسان تو انسان ہی رہا وہاں تو سڑک پر چلنے والے جانور کی بھی تعظیم ہے تو اللہ اس ملک کو نہ تباہ کر رہا ہے نہ برباد کر رہا ہے بلکہ وہاں اور نعمتیں اتار رہا ہے لہذا کفر تو چل سکتا ہے لیکن ظلم نہیں چل سکتا ہے کسے بھی گھر میں اگر ایسا ہوا گر وہ گھر والے ظلم کرتے ہیں کسی بھی شے پر اگر ظلم ہو رہا ہے تو اللہ اس گھر چلنے نہیں دے گا اس کی بنیادیں ہلا دیں جائیں گی اس کو مٹا دیا جائے گا اللہ نے اس آیت میں واضح کر دیا ہے اب یہاں یہ سارے بات لیں لیے کی تھی کہ اس سے پہلے جو ہے وہ غریبوں اور امیروں کے معاملات ڈسکس کیے گئے یہاں کفار کی گفتگو وہ سامنے رکھ دی گئی ۔

اب وہ واقعہ آپ کے سامنے آنے لگا ہے جو سورۃ کھف میں بہت ہی خوبصورت اور بہت ہی جاندار واقعہ ہے یہ بات سمجھ لیجیے گا کہ سورہ کہف کی ساری بنیاد اللہ والوں کی شان پر رکھی گئی ہے اللہ والوں کے پیار پر رکھی گئی ہے لہذا اس واقعہ سے جو بزرگوں کا پیار ہوگا جو محبت ہوگی وہ کھل کر سامنے آ جائے گی لہذا اللہ کھل کر بات کرے گا اس سے پہلے بھی آپ نے جو آیات کل پڑھی تھیں اس میں اللہ نے کھل کر واضح کر دیا کہ جو بھی رہنمائی کسی مرشد کی نہیں لیتا ہے تو میں خود اسے گمرہ کر دوں گا میں اس سے اتنی نفرت کرتا ہوں وہ مجھے اتنا ناپسند ہے بدبخت جو کسی بزرگ کی خدمت میں نہیں جاتا وہ اللہ والوں کے پاس بیٹھنے کو ترجیح نہیں دیتا یہ خدا کی ذات بات کر رہی ہے کہ میں خود اسے گمراہ کر دوں گا میرے ساتھ لڑ سکتا

ہے تو لڑ لے لے تو یہ باتیں واضح ہونی شروع ہوگئی چونکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ پندرواں پارہ شروع ہوگیا ہے اور آدھا قرآن مکمل ہو چکا ہے اور اس سے پیچھے بڑی پیاری باتیں اللہ نے کی ہوئیں ہیں مثلاً ایک جگہ یہ کہا کہ

**إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِين**

**(سورة الاعرف آیت نمبر 56 )**

**بے شک اللہ کی رحمت نیک بندوں کے قریب ہے**

پھر فرمایا

**فَسَلُوا اَهلَ الذِّكرِ اِن كُنتُم لَا تَعلَمُونَ**

**سورةالنحل (آیت نمبر 44)**

**پس اگر تمہیں کسی بات میں مسئلہ درپیش ہے جاؤ میرے اہل ذکر سے پوچھ لو۔**

گفتگو کی سورہ بقرہ آپ پوری پڑھ لیں تو حضرت موسیٰ کا پورا واقعہ اس کی پوری جان بنتا ہے اس طرح ال عمران میں آئیں سورہ النساء میں آئیں تو بات اللہ نے ذرا چھپا چھپا کہ کی تھی پندرواں پارہ شروع ہوا کھول دی ساری بات کہا میں گمراہ کردے گا اگر کوئی مرشد نہ ہوا تمہارا سیدھے آؤ میرے پاس اب میرے پاس سے بھی لگی لپٹی نہیں ہوگی میرا قرآن آدھا ہو چکا ہے ابھی تک میرے اشارے نہیں سمجھے اب میں کھل کر بات کرنے لگا ہوں لہذا کہا کوئی مرشد کے بغیر ہوگا ہم خود اس کو گمراہ کر دیں گے کیوں ک اس نے اپنے آپ کو بڑا سمجھا ہے کوں کہ شیطان نے بھی یہی کیا تھا ابلیس نے یہی کیا تھا (اللہ اکبر)

اسی لیے کہا کہ

**راہدے راہدے ہر کوئی آکھے تے میں بھی آکھاں راہدے**

**او بن مرشد تینوں راہ نہیوں لبنا اویں رل مرساں ایں وچ راہدے**

تو کہا اب کھل کر بات کریں گے اب تم سے لہذا سورہ کھف میں اسکو کھولا اس کے بعد آگے چلو تو آخری جب سپاروں میں آپ جائیں گے تو بات اور کھل جائے گی پھر اللہ اور کھل کے بزرگوں کے حوالے سے بات کرے گا وہاں آخری سپاروں کے اندر اللہ نے واضح کر دیا کہ

**يَومَ نَدعُوا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمٰمِهِم**

**سورةبنی اسرائیل (آیت نمبر 72)**

**ارے ہم قیامت کے دن تمہارے امام کے نام سے تمہیں پکاریں گے.**

تو کون ہے کیا نام ہے تیرا ہم جانتے ہی نہیں تجھے کس ذات سے تعلق رکھتے ہو کس نسل سے ہو دنیا میں کس نام سے زندگی گزاری ہم تمہیں نہیں جانتے ہم تمہارے امام کو جانتے ہیں کون ہے امام تمہارا **يَومَ نَدعُوا** ہم بلائیں گے قیامت کے دن **كُلَّ اُنَاس** سارے انسانوں کو **بِاِمٰمِهِم** ان کے امام کے نام س کے ساتھ تو کہا اب تو کھل کر بات ہوگی ہم تو ایک لمحے کے لیے اب صبر نہیں کریں گے شروع شروع میں ہمارے اشارے نہیں سمجھے اب کھل کر بات ہوگی آؤ ذرا کھل کے بات کرلیں کہہ دو سبحان اللہ دھیان کرنا اب ذرا

وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰی لِفَتٰیهُ لَا اَبْرَحُ حَتّٰی اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَیْنِ اَوْ اَمْضِیَ حُقُبًا(٠٦) فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَیْنِهِمَا نَسِیَا
حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ فِی الْبَحْرِ سَرَبًا(١٦) فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰیهُ اٰتِنَا غَدَآئَنَا—لَقَدْ لَقِیْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا(٢٦)
قَالَ اَرَئَیْتَ اِذْ اَوَیْنَا اِلَی الصَّخْرَةِ فَاِنِّیْ نَسِیْتُ الْحُوْتَ—وَ مَا اَنْسٰنِیْهُ اِلَّا الشَّیْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ—وَ اتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ فِی
الْبَحْرِ عَجَبًا(٣٦) قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰۤی اٰثَارِهِمَا قَصَصًا(٤٦) فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَاۤ اٰتَیْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ
عِنْدِنَا وَ عَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا(٥٦) قَالَ لَهٗ مُوْسٰی هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰۤی اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا(٦٦) قَالَ اِنَّكَ لَنْ
تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا(٧٦) وَ كَیْفَ تَصْبِرُ عَلٰی مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا(٨٦) قَالَ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّ لَاۤ
اَعْصِیْ لَكَ اَمْرًا(٩٦) قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِیْ فَلَا تَسْئَلْنِیْ عَنْ شَیْءٍ حَتّٰۤی اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا(٠٧) فَانْطَلَقَا—حَتّٰۤی اِذَا
رَكِبَا فِی السَّفِیْنَةِ خَرَقَهَا—قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا—لَقَدْ جِئْتَ شَیْئًا اِمْرًا(١٧) قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ
صَبْرًا(٢٧) قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا نَسِیْتُ وَ لَا تُرْهِقْنِیْ مِنْ اَمْرِیْ عُسْرًا(٣٧) فَانْطَلَقَا—حَتّٰۤی اِذَا لَقِیَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ—قَالَ
اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِیَّةًۢ بِغَیْرِ نَفْسٍ—لَقَدْ جِئْتَ شَیْئًا نُّكْرًا(٤٧) قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا(٥٧) قَالَ
اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَیْءٍۭ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِیْ—قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّیْ عُذْرًا(٦٧) فَانْطَلَقَا—حَتّٰۤی اِذَاۤ اَتَیَاۤ اَهْلَ
قَرْیَةِ—اسْتَطْعَمَاۤ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ یُّضَیِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِیْهَا جِدَارًا یُّرِیْدُ اَنْ یَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ—قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَیْهِ
اَجْرًا(٧٧) قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَیْنِیْ وَ بَیْنِكَ—سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِیْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَیْهِ صَبْرًا(٨٧) اَمَّا السَّفِیْنَةُ فَكَانَتْ
لِمَسٰكِیْنَ یَعْمَلُوْنَ فِی الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِیْبَهَا وَ كَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ یَّاْخُذُ كُلَّ سَفِیْنَةٍ غَصْبًا(٩٧) وَ اَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ
اَبَوٰهُ مُؤْمِنَیْنِ فَخَشِیْنَاۤ اَنْ یُّرْهِقَهُمَا طُغْیَانًا وَّ كُفْرًا(٠٨) فَاَرَدْنَاۤ اَنْ یُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَیْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّ اَقْرَبَ رُحْمًا(١٨)
وَ اَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَیْنِ یَتِیْمَیْنِ فِی الْمَدِیْنَةِ وَ كَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَ كَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا—فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ یَّبْلُغَاۤ
اَشُدَّهُمَا وَ یَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ—وَ مَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِیْ—ذٰلِكَ تَاْوِیْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَیْهِ صَبْرًا(٢٨)

## حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام

آیت نمبر 82 تک یہ پورا واقعہ جو ہے وہ مکمل ہوتا ہے آیئے حضرت موسیٰؑ کا ذکر قرآن نے کیا اور حضرت موسیٰؑ ایک دن بنی اسرائیل کو ایک دن خطبہ دے رہے تھے تو آپؑ اس خطبے کے لیے جب ایک دن کھڑے ہوئے تو لوگوں نے پوچھا کہ اے موسیٰ سب سے بڑا عالم کون ہے دنیا میں سب سے بڑا عالم کون ہے تو آپؑ نے ارشاد فرمایا کہ میں سب سے بڑا عالم ہوں تو جب یہ بات اپنی طرف کی تو اللہ کی بارگاہ سے جواب آیا کہ اے موسیٰؑ آپؑ نے ایسا کیوں کہا ایسا کیوں کہا آپؑ نے کہ آپؑ سب سے بڑے عالم ہیں آپ کو چاہیے تھا کہ آپ میری طرف نسبت کرتے کہ اللہ سب سے بڑا عالم ہے تو لہذا آپؑ نے اپنی طرف نسبت کر لی تو موسیٰ آپؑ کو میں بتاؤں کے آپؑ سے بھی بڑا عالم دنیا میں موجود ہے تو حضرت موسیٰؑ نے اس پر حیرانی کا اظہار فرمایا آپؑ نے معافی بھی طلب فرمائی اور فرمایا کہ اے مولا اب چونکہ آپ نے مجھے بتا دیا ھے کہ مجھ سے بھی بڑا عالم دنیا میں ہے تو اب مجھے اجازت

دے کہ میں اس سے ملوں اور میں ضرور اس سے ملنا چاہوں گا کہ وہ مجھ سے بھی بڑا عالم ہے اور تو نے جب یہ کہا ہے تو یقیناً سچ کہا ہے تو لہذا میں اس سے ملنا چاہتا ہوں تو حضرت موسیٰؑ کو اللہ نے اس کا پتا بتایا اور قرآن کی ان آیات نے یہاں سے شروع کیا۔

## آیت نمبر 60 کے اندر اللہ یوں فرما رہا ہے

جب موسی علیہ السلام نے اپنے نوجوان ساتھی کو کہا کہ میں چلتا رہوں گا کہ یہاں تک کہ میں پہنچوں جہاں دو دریا ملتے ہیں یا چلتے چلتے میں گزار دوں گا مدت دراز۔ تو کہا کہ اے موسی تم ملنا چاہتے ہو اس سے کہا جی ضرور تو مولا اس کا address پتہ کیا ہے تو اللہ تعالی نے بڑی حکمت کے ساتھ یہاں کوئی مکان نمبر کوئی گلی نمبر نہیں بتائی کسے ملک کا نام بھی نہیں لیا کسی محلے کا نام بھی نہیں لیا بلکہ کہا کہ تم وہاں جاؤ جہاں دو دریا آپس میں ملتے ہیں کیا ملتے ہیں جی دو دریا ملتے ہیں اب اس میں بہت سارے پھر مفسرین کے اقوال ہیں بعض نے کہا کہ یہ مصر میں ایک مقام ہے جہاں دریائے نیل جو ہے وہ دو حصوں میں تقسیم ہوتا ہے پہلے اور پھر آ کہ وہ مل جا تا ہے دریا کے ساتھ اس طرح دیگر مقامات اندلس میں بھی دو دریا آپس میں ملتے ہیں تو کہا یہ تو وہ معاملات ہیں

## صوفیا کے مطابق آیت کی تفسیر

لیکن صوفیوں نے محبت سے اس کی جو تفسیر فرمائی ہے وہ بڑی خوبصورت ہے صوفی فرماتے ہیں اور صوفیا کی جو تفسیر ہے وہ یہ کہتی ہے کہ وہ بندہ تمھیں وہاں ملے گا جہاں دو دریا ملتے ہیں تو اس سے مراد ایک طریقت کا دریا ہے اور ایک شریعت کا دریا ہے نہیں سمجھ آئی جہاں طریقت اور شریعت ملتی ہو جہاں شریعت بھی ہو اور طریقت بھی ہو وہاں وہ بندہ ہوگا **اس بندے کی پہچان یہ ہے کہ اس کے پاس طریقت کا علم بھی ہے اور بولیے شریعت کا علم بھی ہے** وہ قرآن اور حدیث کو بھی جانتا ہے اور باطنی علم کو بھی جانتا ہے اس کو دونوں علم ہیں تو خیر موسیٰؑ کو یہ حکم ہوا کہ آپؑ نے جانا ہے اور حضرت موسیٰؑ جو ہیں وہ نبی ہیں اور رسول بھی ہیں یعنی اللہ نے آپؑ کو رسالت دی یعنی آپؑ کو کلام خدا بھی عطا ہوا آپؑ جو ہیں وہ حامل تورات ہیں اللہ نے آپ ﷺ کو اپنی کتاب سے نوازا ہے لہذا آپؑ کا درجہ اور مقام بہت بڑا ہے آپؑ کلیم اللہ بھی ہیں اور پھر یہ کہ اللہ نے آپ کو بڑے الوالعظم رسولوں میں شامل بھی کیا ہے بڑے لاڈلے نبیؑ ہیں آپؑ بڑا پیار کیا آپؑ کے ساتھ اپنا کلام بخشا اور اپنے کلام کے ساتھ آپؑ کو عزت بخشی آپؑ کو ید بیضا عطا فرمایا آپؑ کو حضور ﷺ جیسی سیرت اور زندگی دی تو اتنی بڑی آپؑ ہستی ہیں اس کے باوجود آپ کو قرآن کی تعلیم دیکھیں قرآن یہ تعلیم دے رہا کہ تم نے ہر صورت اللہ والوں کی مجالس میں جانا ہے اور مجلس اولیاء جو ہے اس کو اختیار کرنا ہے وہ جو نیک بندہ ہے اس کی مجلس کو تم نے چھوڑنا نہیں ہے چاہے تم رسول ہو اس کے باوجود جاؤ تم بڑی حکمت تھی اس کے اندر بڑی حکمت تھی۔

## پہلی حکمت

## اللہ والوں کے پاس جانا سنت ہے نبیوں کی

پہلی حکمت یہ تھی کہ اگر حضرت خضرؑ آ کے ملتے حضرت موسیٰؑ سے تو حضرت موسیٰؑ سے یہ متضاد رائے ہے کہ یہ ولی تھے نبی تھے کوئی حتمی رائے نہیں لیکن موسیٰؑ کے بارے میں چونکہ یہ حتمی رائے ہے کہ وہ نبی ہیں رسول ہیں حضرت خضرؑ جن کی طرف اللہ نے بھیجا تھا ان کے متعلق کوئی حتمی رائے نہیں تو اگر آپ حضرت موسی سے ملنے آتے تو یہ سادی سی بات تھی کہ ایک چھوٹا شخص ملنے جا رہا ہے بڑے سے یہ ایک سادی سی بات تھی اور ایسا ہونا چاہیے کہ اگر آپ چھوٹے ہیں تو آپ بڑوں کے پاس جائیں یہ ہوتا ہے ہونا بھی چاہیے لیکن یہ کبھی بھی سنت نہ بنتی یہ ایک اچھی بات ہوتی یہ ایک اچھی راوایت ہوتی ایک اچھا اثر ہوتا سنت کریمہ نہ بن سکتا نبی جو عمل کرتا ہے وہ سنت بن جا تا ہے لہذا اسی لیے موسی کو بھیجا کہ جب موسی جائیں گے تو قیامت تک یہ سنت قرار پائے گا اللہ والوں کے پاس جانا سنت ہے نبیوں کی مل کر کہو سبحان اللہ نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنا سنت ہے نبیوں کی حضورؐ کی بارگاہ میں صحابہؓ بیٹھے تھے یہ حدیث قابل غور ہے۔

## آقا علیہ السلام نے فرمایا

میرے صحابہؓ میں تمھیں خبر نہ دوں اپنی امت کے نیک لوگوں کی میں تمھیں خبر نہ دوں اپنی امت کے نیک لوگوں کی تمھیں بتاؤں نہ امت کے نیک لوگ کون ہیں صحابہؓ

نے فرمایا جی حضورﷺ ضرور بتایئے کہ میری امت کے نیک لوگ وہ ہوں گے کہ جونہی تم ان کو دیکھو گے تمہیں خدا یاد آ جائے جونہی ان کا چہرہ دیکھو گے خدا یاد آ جائے گا کہا یہ میری امت کے نیک لوگوں کی علامت ہے۔

## آقا علیہ السلام نے فرمایا

میری امت کے نیک لوگوں کی مجلس ان کے اندر تین فائدے ہوں گے

## ۱۔ان کا چہرہ دیکھو گے اللہ یاد آئے گا

## ۲۔ان کا کلام سمجھو گے دین کی حکمتیں سمجھ میں آئیں گی

## ۳۔ان کا عمل دیکھو گے آخرت یاد آئے گی

یہ تین طریقے میری امت کی صلحا کی صحبت سے نصیب ہو جائیں گے میری امت کے نیک لوگ (اللہ)

آج میں اہلیہ سے بات کر رہا تھا بہت خوبصورت بات ہوئی تو بات یہ ہوئی کہ یہ جو درس قرآن ہوتے ہیں یہ جو دین کی مجالسیں ہوتی ہیں یہ دین کی مجالس میں بیٹھنے والے لوگ ہوتے ہیں ان کو سب سے زیادہ فائدہ کیا ہوتا ہے چلو یہ تو حضورﷺ نے بتائے اور یہ یقیناً بڑے اعلی ہیں کہ اللہ کی یاد بولیے سب سے بڑا کیا بھائی اللہ یاد آ جائے اس سے بڑی رحمت کوئی اور اللہ بھول جائے اس سے بڑا عذاب ہی کوئی نہیں تو سب سے بڑی اللہ کی یاد پھر دین کی حکمت کی سمجھ دیں کی جزیات کا پتہ چلتا ہے بہت سی گجی باتیں سمجھ میں آتی ہیں اور تیسے بات اپنی موت کی یاد آخرت کی یاد کہا یہ تینوں باتیں تو بہت بڑی ہیں تو کہنے لگے کہ جتنا بھی لوگ درس قرآن میں آ کر بیٹھتے ہیں اصل میں اللہ ان کے شعور کو بلند کر دیتا ہے ان کے دماغ وسیع ہو جاتے ہیں ان کی سوچیں کھل جاتیں ہیں قرآن سن کر قرآن کے نور کی وجہ سے ان کے اندر روشنی پیدا ہو جاتی ہے اور یہ وہ چیز ہے جو گھر بیٹھے نصیب نہیں ہو سکتی جو کسی صورت کسی جگہ سے نہیں آ سکتی آپ جا کر کعبے کے ساتھ لپٹ جائیں جا کہ آپ جا کر ساری زندگی مسجد نبوی میں گزار دیں لیکن علماء کی صحبت اختیار نہ کریں وہ نور نصیب نہیں ہو سکتا وہ دل کی روشنی نصیب نہیں ہو گی تو دیکھیں کتنا بڑا عمل ہے کہ موسیٰؑ کو کہا کہ آپؑ ملنے جائیں اور آپ جا کر ان سے ملے **(اللہ اکبر)**

اب موسی چلتے ہیں اب ذرا دھیان کھیے گا تو اپنے نوجوان ساتھی کو ساتھ لیا یوشی بن نون نام ہے یہ حضرت موسیٰؑ کے بہت ہی خاص خادم تھے نوجوان آدمی ہیں قرآن نے ان کا نام بھی نوجوان کہہ کر لیا **لِفَتٰیہ** غلام کا لفظ نہیں لگایا کہا نوجوان میری نبی کا نوکر ہے یہ ان کے ساتھ تھے حضرت یوشی بن نونان کو ساتھ لے لیا اور ساتھ کہا کہ اب تم چلو اور جہاں دو دریا ملتے ہیں وہاں پہنچو اور ایک مچھلی بھی لے لو اس کو پکا لو اس کو بھون لو اس کو اپنے ساتھ ایک برتن میں رکھ لو۔

## پہلی علامت

پہلی علامت یہ کہ دو دریا ملتے ہیں۔

## دوسری علامت

اور دوسری علامت یہ ہے کہ جہاں تم پہنچو گے جہاں دو دریا ملتے ہیں تو یہ مچلی زندہ ہو جائے گی کیا ہو جائے گی زندہ ہو جائے گی **(اللہ)**۔

تو اب موسی چلیں ہیں سفر کیا ہے اس طرف جہاں اللہ والا بیٹھا ہے سفر کیا باقاعدہ کوئی فرشتہ نہیں کیا کوئی آپؑ نے کارپٹ نہیں بلایا سلیمانؑ کی طرح ہوا کو حکم نہیں دیا بلکہ خود سفر کیا تم بھی جب داتا صاحب جاتے ہو تو بڑے خوش نصیب ہو بولو سفر کرتے ہو سفر کیا بزرگوں کی طرف چلتے ہوئے گئے اور دیکھیے شوق دیکھیے میں چلتا رہوں گا یہاں تک کہ وہاں تک پہنچوں اور چاہے چلتے چلتے بڑی دیر گزر جائے مجھے میں چلتا رہوں شوق دیکھیں موسیٰؑ کا نہیں سمجھ آئی مل کر کہو نہ سبحان اللہ شوق ہے شوق سے جا رہے ہیں کہا جتنا مرضی چلنا پڑے دو سال بیس سال مدت دراز چلتا رہوں گا کہ اس بندے کی زیارت کرنے جا رہوں ھے جس کی طرف میرے رب نے مجھے بیجھا ہے **(اللہ)**

جب یہ بات کر دی اور وہ اس جگہ پہنچے جہاں وہ آپس میں دو دریا ملتے ہیں تو حضرت موسیٰؑ سفر کرتے ہوئے وہاں پہنچ جاتے ہیں اور آپؑ ایک درخت کے سامنے آرام فرماتے ہیں

تھکاوٹ سے آپؑ بیٹھ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں زرا آرام کرلوں اور آپؑ کا غلام بھی بیٹھ جاتا ہے تو تھوڑی دیر میں آپؑ اٹھ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ چلو بھائی سفر شروع کرو تو جب دونوں دریا پہنچے جہاں دو دریا ملتے ہیں اور وہ پہنچ گئے اور بھول گئے اپنی مچھلی کو بنالیا اپنا راستہ پس نے سرنگ کی طرف پس جب وہاں سے آگے بڑھ گئے تو کہا کہ لے آؤ ہمارا صبح کا کھانا بے شک ہمیں برداشت کرنی پڑ رہی ہے اس سفر میں بڑی مشقت جب وہاں سے آگے نکلے وہاں سے آگے بڑھے تو موسیٰؑ فرمانے لگے کہ عجیب سی تھکاوٹ ہوگئی پہلے نہیں ہوئی جسم تھک گیا بھوک لگ گئی کھانا لاؤ بھوک لگ گئی ہے پیاس لگ گئی ہے کھانا پیش کرو یہ تھکاوٹ کیوں ہوئی تو اس ساتھی نی کہا کہ اے کلیم کیا آپؑ نے ملاحظہ فرمایا کہ جب ہم ستانے کے لیے آرام کرنے کے لیے اس چٹان کے پاس ٹھہرے تھے تو میں بھول گیا مچھلی کو اور نہیں فراموش کرائی مجھے وہ مچھلی شیطان نے کہ میں اس کا ذکر کروں اور اس نے بنا لیا تھا اپنا راستہ بڑے تعجب کی بات ہے (**اللہ**) کہا حضور میں بھول گیا آپؑ سو رہے تھے وہاں وہ مچھلی زندہ ہو کہ دریا میں چلی گئی زندہ ہوگئی مچھلی (**اللہ**)

## اللہ والوں کے سانسوں کا وجود مردہ دلوں کے لیے باعث حیات

اب میری طرف توجہ رکھنا جس فضاء میں اللہ والوں کی سانسوں کی خوشبو ہو وہاں مردہ دل زندہ ہو جاتے ہیں وہاں پہ حیات پیدا ہوتی ہے موت حیات میں بدل جاتی ہے ہو اللہ والا ہو اللہ والا وہاں موت نہیں ہوگی ارے جس کے سانسوں کا وجود ہے وہ حیات پیدا کرتا ہے اس کا اپنا وجود کیا پیدا کرتا ہوگا اور وہ قبر میں کتنا زندہ ہوگا اس کی قبر کی کتنی زندگی ہو گی تو کہا وہ زندہ ہوگئی تھی لہذا ان لوگوں کی مجالس سے دل زندہ ہوتے ہیں ان لوگوں کی مجالس سے دل زندہ ہوتے ہیں یہ اپنے قریب بیٹھنے والوں کو زندگی عطا کر دیتے ہیں اور سب سے بڑی کرامت بھی یہی ہے کسی پیر کی بولو سب سے بڑی کرامت کسی بزرگ کی کسی اللہ والے کی اگر پوچھنی ہو تو کبھی یہ مت پوچھنا حضرت صاحب نے کتنے بیٹے دیے حضرت صاحب کی وجہ سے کتنے کاروبار چلے حضرت صاحب کی وجہ سے کتنے لوگ یورپ یا امریکہ چلے گئے حضرت صاحب کی وجہ سے کتنے لوگوں نے فیکٹریاں شروع کر دیں یہ کرامتیں نہیں ہوتیں یہ کوئی بھی کرسکتا ہے کروڑوں عربوں دنیا کے اندر کافر بھی بہت سی نعمتیں انجوائے کرر ہے ہیں یہ کوئی بھی کرسکتا ہے ارے دل زندہ کر کے دکھاؤ تو تمہیں مانیں کسی برے کو نیکی پر لا کر دکھاؤ ناف تک زور لگ جاتا ہے اپنے بیٹے کو لوگ نمازی نہیں بنا سکتے ساری ساری زندگی گزر جاتی ہے اپنی بیوی کو نیک نہیں بنا سکتے اور اس کی طرف دیکھو وہ اکیلا ہزاروں کو اکیلا سجدہ سکھا چکا ہے ہزاروں کو توبہ کروا چکا ہزاروں کے دل بدل گئے نیتیں بدل گئیں سوچیں بدل گئیں حضورﷺ نے آ کہ کیا کیا تھا حضورﷺ نے دل ہی تو بدلے تھے آقاؐ نے دل ہی تو بدلے تھے فیکٹریاں نہیں عثمان غنیؓ کی لگیں یا سیدنا صدیق اکبرؓ کے محل بن گئے یا سیدنا عمرؓ کو ملکوں کی حکمرانی مل گئی نہیں ایسا کچھ نہیں ہے ایسا کچھ نہیں کیا حضورﷺ نے دل بدلے (**اللہ اکبر**) تو یہ ہے دلوں کی زندگی اپنے حضرت کی کرامت بتانی ہو تو یہی بتایا کرو مجھے بھی کسی نے پوچھا تھا اپنے شیخ کی کرامت بتائیے کیا ان کے اندر کرامت ہے کیا انہوں نے کیا ہے کیا ایسا کچھ عجب بات بتائیں کچھ تو میں نے کہا تھا کہ آؤ میں تمہیں بتاؤ کئی مردہ دل زندہ کیے میرے حضرت نے (**اللہ اکبر**) کئی مردہ دل اک دل ہمارا کیا ہے آزار اس کا کتنا (**اعلیٰ حضرت سبحان اللہ**)

### ؎ اک دل ہمارا کیا ہے آزار اس کا کتنا     تم نے تو چلتے پھرتے مردہ چلا دیے

تم نے مردوں کو زندگی دے دی ہے میرا دل کیا چیز ہے یارسول اللہ آپﷺ میرے دل کو بھی زندہ کر سکتے ہیں تو یاد رکھیے جو غفلت میں دل ہوتا ہے وہ مردہ ہوتا ہے وہ مردہ ہے۔

## اسی لیے آقاﷺ نے فرمایا

جس گھر میں قرآن نہیں پڑھا جاتا وہاں مردے رہتے ہیں وہ قبرستان ہے۔

جہاں قرآن نہ پڑھا جاے وہ قبرستان ہے وہاں مردے ہیں اور فرمایا کہ اللہ والے کی مثال زندے کی طرح ہے جہاں اللہ والا ذکر والا بیٹھا ہوتا ہے وہ قبرستان نہیں ہے وہاں الٰہ کی رحمتیں اترتیں ہیں کرم اترتا ہے فضل اترتا ہے (اللہ اکبر) تو وہاں مچھلی زندہ ہوئی تو یہ دو چیزیں ہیں جو یہاں ثابت ہوئیں کہ اللہ والوں کی طرف سفر کیا تو مچھلی زندہ ہوئی اور تیسری چیز کہا بھئی مجھ تھکاوٹ ہوگئی کیا ہوگیا تھکاوٹ ہوگئی جب اللہ والوں کی طرف جا رہے تھے تو بڑے ہشاش بشاش تھے جب اس مقام سے گزر کر آگے جانا شروع ہوگئے تو تھکاوٹ ہونا شروع ہوگئی تو پتہ چلا کہ بزرگوں کی خدمت میں جانے سے تھکاوٹ نہیں ہوگی دور رہنے سے تھکاوٹ ہوگی تھک جاؤ گے تم ناک کی لکیریں رگڑ لو گے کام پھر نہیں ہوگا مسئلے خراب ہو جائیں گے تو قرآن کے الفاظ پر غور کیجیے کہ لے آؤ ہمارے پاس صبح کا کھانا بے شک ہمیں برداشت کرنی پڑی ہے اپنے اس سفر میں بڑی مشقت اس سے پہلے یہ بات نہیں کی اب

کیوں کی کیوں کہ اس سے آگے نکل گئے فرمایا پس وہ دونوں لوٹے اپنے قدموں کے نشان دیکھتے ہوئے آپؑ نے فرمایا یہی تو وہ ہے جس کی ہم جستجو کررہے تھے پس وہ دونوں لوٹے اپنے قدموں کے نشان دیکھتے ہوئے واپس آگئے تو پایا انہوں نے اہاں ایک بندے کو ہمارے بندوں میں سے جسے ہم نے عطا فرمائی تھی رحمت اپنی جناب سے اور ہم نے اسے اپنے پاس سے خاص علم عطا فرمایا تھا اس سے ثابت ہوا کہ اللہ کہ کچھ بندے ایسے ہیں جن کے پاس خاص علم موجود ہے اور حضورﷺ نے بھی اس کا اظہار کیا۔

## سیدنا ابو ہریرہؓ سے حدیث روایت ہے

آپؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضورﷺ سے ہم نے دو علم سیکھے ایک وہ علم ہے جو ہم تمہیں بیان کرتے ہیں تمہارے سامنے آیات کی تشریح کرتے ہیں حضورﷺ کی باتیں بیان ہوتیں ہیں ایک وہ علم ہے اور دوسرا علم وہ ہے اگر ہم بیان کردیں تمہارے سامنے اے صحابہ اے بھائیوں جو تمہارے سامنے اگر میں بیان کردوں تو تم میری گردن کاٹ دو تم میری گردن کو کاٹ دو وہ اتنا اعلی اتنا خاص علم ہے تمہیں برداشت نہیں ہوگا یہ حضرت ابو ہریرہؓ صحابہ سے فرما رہے ہیں۔

آج کے کم علم کم ذہن کی بات نہیں ہو رہی یہ صحابہ کرامؓ کو کہا جا رہا ہے کہ اگر میں تمیں یہ علم بتا دوں تو تم کیا کرو بولیے میرا اگلا کاٹ دو تو اس سے ثابت ہوا کہ ہر بندے کو نہ اپنی چھوٹی عقل سے تولنا چھوڑ دو تمہاری عقل ماشے کی ہے اس کے پاس منوں ٹنوں کی عقل ہے وہ بہت اعلی درجے پر بیٹھا ہوا ہے ہر سیر کا سوا سیر اللہ نے پیدا کیا ہے کوئی بات حرف آخر نہیں میں نے جناب یہ تفسیر پڑھی تھی میں نے اسی پر بات کرنے ہے بھئی وہ اگلا ہو سکتا ہے بیس تفسیریں زیادہ پڑھا ہو اس سے بات کر کے دیکھو اس کے اانداز دیکھو نہیں میں نے جناب یہ ترجمہ پڑھ لیا تو یہی ترجمہ ہے اس کا نہیں جناب آپ اور بھی بات کریں بہت سارے معاملات کھلیں گے آپ کے سامنے تو اسی لیے کبھی بھی کسی بھی بات کو حرف آخر نہیں سمجھنا کسی بھی بات کو یوں نہیں understand کرنا کہ یہی میرا آخری معاملہ ہے سوچو سمجھ کہ اس سے بھی بڑی بات کسی نے کی ہوگی اور جو بندا تمہیں اپنے موقف پہ لڑتا ہوا نظر آئے تو سمجھ لو کہ اسے مطالعے کی ابھی ضرورت ہے ابھی بیچارہ نہ ذہنی طور پر فارغ ہے جو بھی انسان سمجھدار عقل مند ہوگا وہ کسی بھی بات ہر کبھی اڑے گا نہیں وہ کہے گا جناب آپ اپنی بات سنائیں شاید آپ کی بات مجھ سے بہتر نکل آئے تو جناب میں سنوں گا بات آئیں بیٹھیں میرے ساتھ Table Talk کریں میرے ساتھ ہم نے سنی ہی نہیں ہم بات ہی نہیں کرنا چاہتے ہم اپنے موقف پر اڑے ہوئے ہیں یہ اسلام کا طریقہ نہیں اسلام Dialogue کی بات کرتا ہے اسلام کہتا ہے کہ بیٹھ کر بات کرو اور اگلے کی بات سنو ہو سکتا ہے کہ تم سے چھوٹا ہو لیکن تم سے اعلی درجے کا علم رکھتا ہو تو کہا موسی یہ کون ہے ہم نے خاص علم انہیں دیا ہوا ہے جائیے بیٹھیے جا کہ **(اللہ)**

## علم سیکھنے کے لیے ساتھ رہنا ضروری ہے

اب یہ جب یہ پہنچتے ہیں وہاں تو دیکھیے انداز قرآن کا کہا اس بندے کو موسیؑ نے کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں مل کر کہو سبحان اللہ تو اس کا مطلب یہ کہ علم سیکھنے کے لیے ساتھ رہنا ضوروری ہے کیا ضروری ہے ساتھ رہنا ضروری ہے دو گھینٹے کے لیے آئے سال میں ایک دفعہ ملے تھورا سا کبھی بیٹھ کہ آدھا پچدا سا کبھی لیا اور گھر جا کر کہا کہ حضرت صاحب کے پاس تو شے ہی کوئی نہیں یہاں لفظ دیکھیے موسیؑ کہ کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں (اللہ) اسی لیے بزرگوںؒ نے کم از کم مدت جو کسی مرید کے لیے یا کسی شاگرد کے لیے رکھی ہے وہ بارہ سال ہیں محترم تم نے بارہ دن نہیں گزارے اپنے حضرت کے ساتھ اپنے استاد کے ساتھ اسی لیے تیری زندگی اتنی تنگ ہے اسی لیے تیرے پاس کچھ نہیں کہ تو کبھی گیا ہی نہیں تو بارہ سال کی مدت کم از کم لکھی اور کہا زیادہ سے زیادہ چوبیس سال کتنے سال چابیس سال **(الحمداللہ الحمداللہ)**

آج 2019 ہے تو اس سے پہلے 1999 میں مجھے بیعت کی سعادت ملی تھی تو بیس سال ہو گئے تو اس سے پہلے تین سال جو ہیں وہ حضرت صاحب کے ساتھ ویسے ہی میرا اٹھنا بیٹھنا رہا تو 23 سال مجھے ہوئے ہیں ابھی بھی ایک سال کم ہیبز رگوں کی دی ہوئی تاریخ کے مطابق کبھی منہ دھو جا کرے گے آیئنے میں اور دیکھو جا کر کہ تم نے کیا حاصل کیا

## حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ 25 سال اپنے استاد پاس بیٹھے ہیں بغیر چھٹی کے 25 years کوئی چھٹی نہیں کی ایک چھٹی نہیں ہے گرمی سردی بارش کوئی چھٹی نہیں ہے اپنے استاد کی زیارت کے لیے جایا کرتے تھے تو کہا کہ کیا میں ساتھ رہ سکتا ہوں اور جب کہا کہ کیا ساتھ رہ سکتا ہوں تو ساتھ کہا کہ بشرط آپ مجھے سکھائیں رشد وہدایت کا خصوصی علم جا آپ کو سکھایا گیا ہے حضور میں تو علم سیکھنے آیا ہوں کرامت دیکھنے نہیں آیا جی کیا دوسری بات جا کہ دیکھتے ہیں کہ حضرت صاحب کیسے ہیں اے میں دعالے کے جانداواں ویکھو

ہونڈی ہے کہ نہیں یہ ہوتا ہے کہ نہیں ایسے لوگ سوائے بد نصیبی کے کچھ نہیں لے کر جاتے اللہ والوں سے جب بھی ان کے پاس جاؤ تو یہی سوچ کر جاؤ کہ کوئی نور کا موتی نصیب ہو جائے کوئی ایک علم کا ایک ذرہ مل جائے جو اللہ نے انہیں دیا ہوا ہے بزگوں کی قبر پر آپ جائیں آپ داتا صاحبؒ جائیں آپ آلومہار شریفؒ جائیں آپ بزرگوں کے پاس جائیں even مدینہ شریف جائیں آپ حضورﷺ سے جا کر یہ کہیں کہ یارسول اللہ ﷺ اپنا علم عطا فرمائیں مجھے جو علم آپ کو اللہ نے دیا وہ دیں موسیٰ کیا کہہ رہے ہیں حضور آپ کی کوئی کرامت نہیں دیکھنے آیا وہ میں نے دیکھ لی مچھلی زندہ ہوگئی وہ دیکھ لی میں نے وہ دریاؤں کا ملنا بھی دیکھ لیا کرامتیں چھوڑیں مجھے اپنا علم دیں کون ہے جو داتا صاحبؒ کی قبر پر جا کر یہ کہتا ہوگا کہ مجھے اپنا علم دیں انہیں آج تک علم کی سمجھ نہیں آئی اتنا خوبصورت اشارہ کر دیا حد ہوگئی کہا مجھے رشد و ہدایت کا خصوصی علم اہم علم بھی نہیں باقی چھوٹی موٹی باتیں میں نبی ہو رسول ہوں میں جانتا ہوں آپ مجھے ذرا خصوصی علم دیں (اللہ اکبر)

## حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت داتا صاحبؒ اپنی بات لکھتے ہیں کشف المحجوب میں کہ میں اپنے حضرت کے پاؤں دبا رہا تھا ایک دن تو دل میں خیال آ گیا آ جاتا ہے خیال میرے باس بھی ہمارے پاس بھی ایسی بہت سی مثالیں ہیں بہت سارے لوگوں کو آتا بھی ہے تو دل میں خیال آ گیا یار صبح سے آیا ہوا ہوں کبھی حضرت پانی پلانے پر لگا دیتے ہیں کبھی حضرت روٹی کھانے پر لگا دیتے ہیں اب مجھے دبانے پر لگا دیا ہے تو میں دبا رہا ہوں مسلسل کیا یار اگر اللہ نے مجھے کچھ دینا ہے تو میرا رب اس بابے کے بغیر بھی دے دے گا وہ دے سکتا ہے ان اللہ علی کل شی قدیر بے شک اللہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے لہذا اللہ مجھ دے سکتا ہے تو جب یہ بات ذہن میں آئی تو حضرت صاحب جو ہیں وہ باطنی معاملے سے آگاہ ہو گئے سمجھ گئے کہ بیٹا کیا سوچ رہا ہے تو مرید بھی آپ جیسا ہو تو پیر کیسا ہوگا سوچو ذرا جس کا مرید اتنا عالی شان ہے اس کا پیر کیسا ہوگا مسکرائے اور بولے بیٹے ابھی جو تم نے سوچا ہے وہ میں نے سن لیا ہے تو آپ بڑے شرمندہ ہوئے اور فرمایا حضور بڑی معذرت کے ساتھ بس ایسے ہی خیال آیا ہے ایسی کوئی بات ویسے نہیں ہے بس خیال آ گیا ہے تو خیال پہ کوئی کنٹرول ویسے نہیں ہے تو کہا نہیں بیٹا خیال آیا ہے تو یاد رکھو بیٹا دیتا اللہ ہی ہے لیکن جب خصوصی دینا ہو تو خصوصی بندے کے پاس بھیج دیتا ہے عام چیزیں تمہیں دوکانوں سے مل جاتیں ہیں لیکن جب خاص کپڑا لینا ہو تو بڑی دوکان پر جانا پڑتا ہے تمہیں اگر بنو کی کھدر چاہیے تو وہ ہر دکان پر تو نہیں پڑی ہوگی اس کے لیے تو تمہیں جانا پڑے گا دیکھنا پڑے گا کہ کہاں بنو کی کھدر پڑی ہوئی ہے تو ایسے ہی جو خصوصی علم ہے وہ اللہ والوں کے پاس ہوگا وہاں سے ملے گا نماز روزے کا پوچھ لو کسی سے بھی پانچ نمازیں ہوتی ہیں لیکن جو خصوصی علم ہے وہ اللہ والوں کے پاس سے ہی ملے گا ایس اعلم بزرگوں کی خدمتوں سے ملتا ہے۔

## بزرگوں کی بارگاہ میں وہی کامیاب ہے جو بغیر اعتراض کے بیٹھا ہوا ہے

**قَالَ اِنَّکَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا** مگر اس بندے نے کہا مطلب حضرت خضرؑ نے اے موسیٰ آپ میرے ساتھ صبر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے نبیوں کو کیا کہا جا رہا ہے رسولوں کو کہا جا رہا ہے ٹھیک ہیں آپ رسول ہیں آپ کا معاملہ بہت بڑا ہے لیکن اللہ کی کرم نوازی ہے نہ مجھ پر آپ جو بھی ہیں لیکن میرا نہیں خیال کہ آپ سمجھ پائیں گے آپ میں صبر نہیں ہے ٹھہراؤ نہیں ہے آپ علم سیکھنے آئے تو ہیں لیکن آپ کے اندر ایک خاص قسم کی commitment نہیں ہے آپ committed نہیں ہیں آپ اللہ کے حکم پر آ گئے ہیں اور یہ بھی سنا ہے کہ مجھ سے بڑا علم والا ہے تو شوق سے آپ آ گئے ہیں لیکن مشکل ہو جائے گی آپ کے لیے آپ صبر نہیں کر پائیں گے آپ اچھا ایسا کمال تھا حضرت خضرؑ کا کہ غیب کا علم بھی جاتے تھے یعنی آگے جو ہونے والا ہے کیوں کے آپ واقعی صبر نہیں کر پائے تھے آگے بات آئے گی تو پہلے ہی جانتے ہیں کہ موسیٰؑ صبر نہیں کر پائے گا

underastimate انہیں بولو نہیں کرنا چاہیے ان کو underastimate نہ کرو انہیں بہت پتہ ہوتا ہے لہذا موسیٰؑ سے کہا جا رہا ہے کہ آپؑ صبر نہیں کر پائیں گے مطلب علم والے اس وقت سیکھتے ہیں جب آپ صابر ہوں کیا ہوں وہ صبر والے ہوں تسلی سے بیٹھے آتے رہیں گرمی لگے تم بھی بیٹھے رہیں سردی لگے پھر بھی بیٹھے رہیں دیر ہو جائے پھر بھی بیٹھے رہیں وہ صبر ہوں ان میں جلدی جلدی مچانے والے وہ علم والے نہیں ہو سکتے تو کہا یہ نہیں آپ کر پائیں گے کیسے کہا کہ آپ صبر بھی کیسے کر سکتے ہیں اس بات پر جس کی پوری طرح خبر نہیں کہا کہ آپ کو ابھی خبر نہیں ہے اس لیے آپؑ صبر نہیں کر پائیں گے آپ نے کہا یعنی موسیٰ نے کہ آپ مجھے پائیں گے اگر اللہ نے چاہا تو صبر کرنے والا اور میں نافرمانی نہیں کروں گا آپ کے کسی حکم کی پیر اور مرید کا تعلق بیان ہو گیا کسی حکم کی نافرمانی نہیں ہوگی اور کسی بات پر اعتراض نہیں ہوگا (اللہ) ایسا اس لیے کہا جاتا ہے کیوں کہ اگر پیر اور مرید

میں یہ چیز نہ ہو کہ وہ محبت سے سننے کی اور محبت سے بیٹھنے کی اگر استطاعت نہ ہو تو دونوں میں محبت پیدا نہیں ہوتی اور جب محبّت پیدا نہ ہو تو پھر افادہ اور استفادہ نہیں ہو سکتا نہ پیر مرید کو فائدہ دے سکتا ہے اور نہ مرید پیر سے فائدہ لے سکتا ہے دونوں نہیں ایک دوسرے کو دیں سکیں گے کیوں کہ دونوں میں محبت پیدا نہیں ہوئی اس لیے شاگرد میں اور استاد میں ایک بہت پیارا relation پیدا ہونا چاہیے بہت پیارا تعلق develop ہونا چاہیے یہ میرے حضرت ہیں جو بھی کہہ رہے ہیں میں اس پر آمین کہہ رہا ہوں کوئی اعتراض نہیں۔

## حضرت صوفی قاضی ثناءاللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ

## آپؒ فرماتے ہیں کہ مرید پر لازم ہے کہ اپنے شیخ پر اعتراض نہ کرے تبھی کچھ پائے گا۔

آپؑ (موسیٰؑ) نے بھی اظہار کر دیا کہ آپ تسلی رکھیں کے کسی حکم پر نافرمانی نہیں کروں گا اس بندے نے کہا کہ اگر آپ میرے ساتھ رہنا چاہتے ہیں کہ اگر آپ میرے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو مجھ سے کسی بات کا پوچھیے گا مت یہاں تک کہ میں آپ سے اس کا خود ذکر کر روں اگلی بھی شرط لگا دی آپ مجھ سے فائدہ لینا چاہتے ہیں آپ مجھ سے برکت لینا چاہتے ہیں آپ مجھ سے علم لینا چاہتے ہیں تو مجھ سے سوال زیادہ نہ کریں کیوں کہ مجھے پتہ ہے کہ آپ کو کس چیز کی ضرورت ہے اور کس چیز کا نہیں ہے وہ کون سا استاد ہے جو اپنے شاگرد کے دل ہی کو نہیں جان سکا تو لہذا مجھے پتہ چل جائے گا تو میں خود ہی اس کے بارے میں آپؑ کو بتا دوں گا بابار سوال نہ کریں تو یہ مرید کے لیے لازم ہے کہ وہ اس بات کو بھی سمجھے کہ اگر حضرت نے خود بیان نہیں کیا تو صبر کر لے چپ ہو جائے خاموش ہو جائے کیوں کہ اگر چپ ہو جائے گا خاموش ہو جائے گا تو ضرور اس کا جواب پا لے گا ضرور اس کو وہ کرم نصیب ہو جائے گا جو اللہ نے اس کی خدمت میں دینے کے لیے رکھا۔

اور جب وہ وہاں سے آگے بڑھ گئے تو آپ نے جوان ساتھی سے کہا لے آؤ بلکہ فرمایا کہ پس وہ دونوں چل پڑے یہاں تک وہ جب وہ سوار ہوئے کشتی میں تو اس بندے نے اس میں شگاف کر دیا آپ چلے تو راستے میں کشتی پر سفر کیا اس کشتی والے کو کرایا بھی نہیں دیا کیوں کہ جب ان دونوں کے نورانی چہرے دیکھے تو اس کشتی والے نے کہا کہ بھئی آپ جو ہیں کرایا رہنے دے تو کرایا اس نے چھوڑ دیا حضرت موسیٰؑ نے خاموش رہے اور حضرت خضرؑ نے بھی کچھ نہیں کہا تو جب آپ دوسرے کنارے پر اترے تو آپ نے اپنے ڈنڈے کے ساتھ حضرت خضرؑ اس کشتی کے اندر سوراخ کر دیا اب جب سوراخ کیا تو موسیٰؑ جو ہیں وہ بول اٹھے کہ تم نے اس لیے شگاف کیا کہ اس کی سواریوں کو ڈبو دو یقیناً تم نے بہت برا کام کیا فورا اعتراض ٹھوک دیا حضرت یہ کیا کر دیا آپ نے اسنے تو بڑی محبت کی تھی کرایا بھی نہیں لیا اور آپ نے کیا کیا کہ اس کی کشتی کو داغ دار کر دیا توڑ دیا آپ نے اس بندے نے کہا کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ آپ میں یہ طاقت ہی نہیں کہ صبر کر سکیں گے میری سنگت پر بات آ گئے نہ وہی آپ ابھی واپس ہو جائیں آپ میرے ساتھ نہیں رہ سکیں گے چلیں جائیں شاباش آپ کے اندر صبر نہیں ہے آپ میں صبر نہیں ہے آپ چلے جائیں تو کیا کہا آپؑ نے عذر خواہی کرتے ہوئے کہا نہیں گرفت نہ کرو مجھ پر میرے بھول کی وجہ سے اور نہ سختی کرو مجھ پر میرے اس معاملے میں بہت زیادہ کہا نہیں نہیں مجھے معاف کر دیں مجھے یاد آ گیا ہے کہ میں نے وعدہ کیا ہوا ہے کہ میں کوئی اعتراض نہیں کروں گا پھر دونوں چل پڑے حتی کہ ملے ایک لڑکے کو تو اسنے اسے قتل کر ڈالا لڑکے کھیل رہے تھے چھوٹے معصوم بچے تھے یہ قریب گئے تو ایک بچے کی گردن توڑ دی قتل کر دیا موسیٰؑ غضبناک ہوئے اور کہنے لگے کیا مار ڈالا آپ نے اس معصوم جان کو بغیر کسی نفس کے بدلے کے بے شک آپ نے ایسا کام کیا جو کہ بہت ہی نازیبا ہے پھر اعتراض اس نے کہا کیا میں نے پہلے ہی نہیں کہہ دیا تھا کہ آپ میری صحبت میں صبر نہیں کر سکیں گے اب یہاں سے اندازہ کریں کہ شیخ کے ساتھ رہنا بہت ہی مشکل ہے بہت مشکل کام ہے لوگ دعائیں تو کرتے ہیں حضرت کی صحبت ملے نیک لوگوں کی صحبت ملے نیک لوگوں کی صحبت ملیلیکن اس قابل نہیں ہوتے وہ اور جب نہیں ہوتے تو نکال دیے جاتے ہیں جلدی فارغ ہو جاتے ہیں بہت سارے آئیبہت سارے آئے ان تیئس سالوں میں میں میں نے کتنے دیکھے ہوں گا آپ اندازہ کریں جس کا اٹھنا بیٹھنا ہی بزرگوں کی مجالس ہے کتنے میں نے نشیب و فراز دیکھے ہوں گے بڑے آئے موسمی پرندے بڑے سوق سے آئے لیکن صبر نہیں کر سکے بھاگ گئے نکل گئے دوڑ گئے کیوں کہ ان کے اندر چین نہیں تھا صبر نہیں تھا وہ کسی اور سوچ میں بیٹھے ہوئے تھے بزرگ تو تیری کھال اتار دیتے ہیں جب تک تجھے کچھ بنانے کے قابل بناتے ہیں تو تیرا اندر کچھ بچتا ہی نہیں (اللہ)

ے یہ ہیں اللہ والے یہ دیتے ہیں سب کچھ    یہ ہیں اللہ والے یہ دیتے ہیں سب کچھ
مگر ان سے لینا کا چاہیے ڈب کچھ    بہت جانچ لیتے ہیں دیتے ہیں تب کچھ

اس سے پہلے ایک ذرہ بھی نہیں دیتے آجاؤ بیٹھو بیٹھے رہو نہ آؤ نہ آؤ ان کو کیا یہ کوئی ان کو مسئلہ نہیں ہے کوئی problem نہیں ہیں انہیں (اللہ) کسی نے کیا کہا تھا کہ حضرت کسی بہتر ین شیخ کی علامت کیا ہے بہترین پیر کی علامت کیا ہے کامل پیر کی علامت کیا ہے تو جواب دیا گیا کہ **کامل پیر کی علامت یہ ہے کہ وہ کبھی بھی کسی مریدوں کی تلاش میں نہیں ہوتا بولیے وہ مریدوں کی تلاش میں نہیں پھرتا** لور لور اس کو ضرورت ہی کوئی نہیں کسی کی مریدوں کو اس کی ضرورت ہے مریدوں میں چین ہونا چاہیے صبر ہونا چاہیے تو کہا حضرت آپ نے پھر کر دیا اعتراض یہ کیا کر رہے ہیں آپ نبی ہیں رسول ہیں لیکن پھر کہہ رہا ہوں آپ میں چین نہیں ہے آپ میرے ساتھ نہیں چل سکتے اب آگے کیا کہا کہ اب اگر میں پوچھو کسی چیز کے با رے میں تو آپ بلکل مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیں واقعی حد ہوگئی ہے تیسری بار بھی اگر پوچھا تو آپ واقعی حضرت مجھے آپ فارغ کر دیں کہا میں تیار ہوں آپ میری طرف سے معذور ہوں گے تو دونوں چل پڑے یہاں تک کہ جب ان کا گذر گاؤں والوں کے پاس ہوا تو انہوں نے ان سے کھانا طلب کیا ایک طرف گئے آپ وہ گاؤں والے تھے انہوں نے مہمان نوازی کی بٹھایا جب کھانا طلب کیا تو انہوں نے صاف انکار کر دیا ان کی میز بانی کرنے سے کہا جی نہیں ہمارے پاس کھانے کی کوئی شے نہیں ہے ہم کھانا نہیں پیش کر سکتے کہا صاف انکار گاؤں میں ایک دیوار دیکھی جو گرنے کے قریب تھی اس بندے نے اس کو درست کر دیا دیکھا ہے دیوار ہے گر رہی ہے قریب گئے با قاعدہ انہوں نے تعمیر کیا دوبارہ دوبارہ اسے ٹھیک کیا جو بھی اس وقت material موجود تھا لگا کہ آپ نے دوبارہ وہ دیوار کھڑی کر دی وہ دیوار دوبارہ کھڑی کر دی موسیٰ کہنے لگے اگر آپ چاہتے تو اس محنت پر مزدوری لے لیتے دیکھیے ان ظالموں نے ہمیں نہ روٹی پوچھی نہ پانی دیا آپ عجیب آدمی ہیں آپ نے ان کی دیوار تعمیر کر دی یہ کیا کیا آپ نے بھئی یہ دیکھیں تو سہی انہوں نے سلوک کیا کیا ہمارے ساتھ اور آپ ان کی دیوار تعمیر کر رہے ہیں قال کیا کہا بس سنگت ختم اب میرے اور آپ کے درمیان جدائی کا وقت آگیا بس ختم ہوگئی بات جدائی ہے اس کے بعد آپ کی اور میری کوئی سنگت نہیں ہے اور میرے ساتھ آپ کی ملاقات قیامت تک نہیں ہوگی اب جائیں آپ ختم ہوگئی بات یہ تیسرا اعتراض اب میں مزید برداشت نہیں کر سکتا **(اللہ اکبر)** بزرگوں کی بارگاہ میں وہی کامیاب ہے جو بغیر اعتراض کے بیٹھا ہوا ہے ین شاء اللہ کہہ دو یہ گندہ کیرا نکالو اندر سے یہ گندہ کیرا نکالو۔

## حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ

آپ اپنی طالب علمی کے دور میں تھے تو کسی بزرگ کی بڑی شہرت سنی کسی اللہ والے کی شہرت سنی اور ان کے بارے میں یہ تھا کہ وہ غائب بھی ہو جاتے ہیں جہاں چاہتے ہیں ظاہر ہو جاتے ہین جہاں چاہتے ہیں غائب ہو جاتے ہیں تو یہ بتایا گیا آپ کو آپ کے دو دوست بھی تھے آپ کے ساتھ آپ طالب علم تھے تو کہنے لگے چلیں عبدالقادر دیکھیں ان کو جا کر پھر تو کہنے لگے کہ سفر کرنا ہے بزرگوں کی طرف تو پہلے بتایئے نیت کیا ہے کیونکہ نیت بہت ضروری ہے جس طرح موسیٰ علم لینے آئے تو تم مجھے بتاؤ نیت کیا ہے انہوں نے کہا میں تو دیکھیے سنا ہے کہ غائب ہو جاتے ہیں تو میں تو کرامت دیکھنے جاؤں گا تو دیکھیں گے کیسی کرامت ہے اور کس طرح واقعی ایسے ہو سکتا ہے کوئی چیز غائب ہو جائے اور آ بھی جا ئے واپس تو میں تو وہ دیکھنے جاؤں گا دوسرا کہنے لگا کہ میری نیت یہ ہے کہ میرے اندر کچھ سوالات ہیں جن کے جوابات کوئی دے نہیں سکا آج تک تو میں تو ان کا علم دیکھوں گا تو میں ان کے علم کو ناپ لوں گا ان سوالوں سے تو میں تو وہ سوال پوچھنے جا رہا ہوں حضور عبدالقادرؒ اللہ اپنی ساری رحمتیں آپ کی قبر انور پر اتارے آپ مسکرائے کہنے لگے کہ تمہاری اپنی نیت ہے میری نیت تو صرف یہ ہے کہ میں تو صرف زیارت کرنے جا رہا ہوں بزرگوں کی زیارت ہوگی اللہ والے ہیں چہرہ دیکھوں گا بس کافی ہے یہ تینوں نکل پڑے سفر کرتے ہوئے جب وہاں پہنچے مجلس بڑی پاتھی آپ پیچھے بیٹھ گئے باقی حضرت کی مجلس خالی تھی اور مجلس کے اوپر سند مسنت کے اوپر کوئی نہیں تھا یہ جا کر بیٹھ گئے اور انتظار کرنے لگے حضرت آئیں گے اچانک حضرت ظاہر ہو گئے باہر سے نہ آئے نہ پیچھے سے نہ دائیں بائیں اچانک مسند پر ظاہر ہو گئے لوگوں نے دیکھا سب نے سبحان اللہ کہہ دیا کمال ہو گیا جو سنا تھا وہ پورا ہو گیا تو حضرت نے درس ابھی شروع نہ کیا اور پہلے جو پیچھے تینوں بیٹھے تھے ان کو کہا بیٹے تم تینوں آگے آجاؤ حضور غوث اعظمؒ آپ بھی اٹھے آپ کے دونوں دوست بھی اٹھے آگے آ گئے تو آ پ نے پہلے کو اشارہ کیا کہ بیٹے آپ نے دیکھ لی پھر میری کرامت وہ حیران ہو گئے کہا جی حضرت میں نے دیکھ لی کہا بیٹے تمہارا یہ سوال تھا یہ جواب ہے یہ سوال تھا یہ جواب ہے یہ سوال تھا یہ جواب ہے یہ سوال تھا یہ جواب ہے یہ سوال تھا یہ جواب ہے یہ سوال تھا یہ جواب ہے یہ سوال تھا یہ جواب ہے یہ سوال تھا یہ جواب ہے یہ سوال تھا یہ جواب ہے یوں دس بارہ سوال خود ہی بتائے اور خود جواب بھی دے دیا وہ حیران ہو کہ بیٹھا ہوا **حضور غوث اعظمؒ سے کہا بیٹے تجھے مبارک ہو تجھے مبارک بغداد کا شہر ہوگا جامع مسجد ہوگی ہزاروں لوگوں کو تو دین کا درس دے رہا ہوگا تو کامیاب ہو گیا** کبھی اعتراض نہ کرو فلاں کم تھا فلاں زیادہ تھا یہ بات سہی نہیں کی یہ بات سہی نہیں کی یہ ٹھیک نہیں کی وہاں سے دیکھا حدیث کیا تھی کیسے بیٹھے ہوئے تھے دیکھو عورتیں بھی تھیں مرد بھی تھے یہ کیوں ہو رہا ہے کیسا ہو رہا ہے تیرے اندر اتنی سوچ نہیں ہے بچے اپنی سوچ کو سنبھال کر رکھ۔

## بزرگوں نے فرمایا

علماء کے سامنے زبان کوسنبھالو اور اولیاء کے سامنے دل کوسنبھالو خیال بھی آیا تو لے دے جائے گا کہا بیٹے تیرا خیال بہت پیارا تھا تو صرف زیارت کرنے آیا تھا کہا جی حضور کہا ادھر آؤ آگے زیارت کروائیں صحیح طرح تو ہم نے تو ایسے ہی دیکھا ہے بھئی۔

## عبداللہ ابن السلامؓ

حضور علیہ السلام کے پاس عبداللہ ابن السلام جب آتے ہیں تو صرف یہ کہتے ہیں کہ حضور یہ چہرہ دیکھ کر ایمان لایا ہوں کوئی دلیل نہیں کوئی اعتراض نہیں صرف یہ دیکھ رہا ہوں کہ یہ چہرہ صرف نبی کا ہی ہوسکتا ہے اتنی تو مجھے سمجھ ہے تو کامیاب بھی وہی ہوا۔

تو کہا بھئی اب نہیں یہ تیسرا اعتراض ہوگیا مفسرین نے یہاں ایک جملہ لکھا ہے وہ میں آپ کو اور ایک بات سناتا ہوں مفسرین فرماتے ہیں کہ کاش حضرت موسیٰ اعتراض نہ کرتے کاش بولیے حضرت موسیٰ اعتراض نہ کرتے تو کئی سو باتیں ابھی بتانی تھیں آپ نے کئی ہزار باتیں بھائی حکمت کی باتیں دو تین تھوڑی ہوتی ہیں بہت زیادہ ہوتی ہیں کہا کاش یہ اعتراض نہ کرتے کئی سو ہزار باتیں حضرت خضرؑ بتادیتے اور قرآن لکھ دیتا بس اللہ کی حکمت تھی اور سکھانا تھا کہا کہ بس جدائی کا وقت آ گیا اب میں آگاہ کرتا ہوں ان باتوں کی حقیقت پر جن کے متعلق آپ صبر نہ کر سکے اب سنیں اصل باتیں کیا تھیں وہ جو کشتی تھی وہ چند غریبوں کی تھی وہ ملاحی کا کام کرتے تھے دریا میں میں نے ارادہ کیا کہ اسے عیب دار بنادوں اور اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کے آگے ایک جابر بادشاہ تھا جو پکڑ لیا کرتا تھا ہر کشتی کو زبردستی سے کہا بے چارے اسی سے اپنی روٹی کماتے تھے تو اگر ان کی کشتی کو بادشاہ چھین لیتا تو یہ روٹی کیسے کماتے اس لیے میں نے اسے توڑ دیا کہ جب بادشاہ آئے تو دیکھے کہ یہ تو عیب دار کشتی ہے اس چھوڑو اگلی کشتی پکڑو تو یہ غریب بندے کی کشتی بچ گئی میرے عمل سے حضرت کے ہر کام میں حکمت ہر بات میں حکمت ہر سوچ میں حکمت تمہاری اگر عقل میں نہیں آرہی تمہارا قصور ہے ان کی حکمت دیکھو کہا اچھا ٹھیک ہے اور دوسری بات بتادیں کہا وہ جو لڑکا تھا اس کے والدین مومن تھے پس ہمیں اندیشہ رہا کہ اگر وہ زندہ رہے تو مجبور کردے گا ان کو کفر پر وہ لڑکا ان کو بڑا ہو کر کافر بنادے گا تو ہم نے چاہا کہ بدلا دے ان کا رب ایسا بیٹا جو بہتر ہو اس پاکیزگی میں اور ان پر زیادہ مہربان ہو لہذا میں نے دعا پڑھ کر اسے قتل کر دیا کہ مولا اسے قتل کرتا ہوں نیا بیٹا ان کو دے دینا جوان کے لیے اعلی بیٹا ثابت ہو تو بزرگ فرماتے ہیں کہ اس دعا کا یہ اثر ہوا کہ اس دعا سے ایک بیٹی پیدا ہوئی جس سے بارہ نبیوں کا وجود پیدا ہوا بارہ نبی اس بیٹی کے وجود سے پیدا ہوئے جو خضرؑ کی دعا سے آئی تو اس بیٹے کو قتل کر دیا ختم کر دیا بظاہر دیکھیں کبیرہ گنا کیا اور کر دیا واقعی کیا یہ کوئی کہانی نہیں کیا آپ نے اللہ اور اس کے بعد کہا آپ نے باقی رہی دیوار اس کی حقیقت یہ ہے کہ کہا کہ وہ دو یتیم بچوں کی تھی اس کے نیچے ان کا خزانہ دفن تھا اور ان کا باپ بڑا نیک شخص تھا پس آپ کے رب نے ارادہ فرمایا کہ یہ دونوں بچے اپنی جوانی کو پہنچیں اور نکال لیں اپنا خزانہ یہ ان کے رب پر ان کی خاص رحمت تھی وہ اس لیے میں نے دیوار تعمیر کی وہاں اسکے نیچے خزانہ دفن تھا اور دو بیٹے تھے اور ان کا باپ بڑا نیک تھا یعنی جو باپ نیک تھا فوت ہو گیا ہے ہم نے اس کی قدر کرتے ہوئے اس خزانے کی حفاظت کی ہے (اللہ)

## حضرت پیر کرم شاہ رحمۃ اللہ علیہ

اب یہاں حضرت پیر کرم شاہؒ نے بڑی خوبصورت بات لکھی ہے آپؒ فرماتے ہیں کہ آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ اپنے ایک بندے کے تقوی کی وجہ سے اللہ اپنے بندے کے تقوی کی وجہ سے اس کی اولاد اور اس کی اولاد اور پھر اس کے خاندان پورے کی نگہبانی فرماتا ہے اور جب تک وہ نیک بندہ کسی مقام پر رہتا ہے اللہ اس کے پڑسیوں کی بھی حفاظت فرماتا ہے جہاں اللہ والا رہتا ہے پڑوسی بھی محفوظ رہتے ہیں۔

## حضور شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ

حضور شاہ نقشبندؒ فرماتے ہیں جہاں میرے کسی نیک مرید کی قبر بنے گی آگے پیچھے دائیں بائیں پچاس پچاس قبروں والے بخش دیے جائیں گے اللہ معاف کر دے گا انہیں ہمسائیگی تک نور جائے گا نیک بندے کا حضور فرمارہے ہیں جہاں نیک بندہ رہتا ہے اس کے ہمسائیوں کی بھی اللہ حفاظت فرماتا ہے۔

## آقا علیہ السلام نے فرمایا

اللہ نیک بندے کی سات پشتوں کی حفاظت کرتا ہے اس کی اولا اس کی اولا اس کی اولا د۔

**وَ كَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا** اوران کا باپ بڑا نیک تھا اس سے مراد وہ direct باپ نہیں تھا مفسرین فرماتے ہیں آٹھویں پشت میں پیچھے ایک نیک شخص تھا آٹھویں پشت کا نو رحضرت خضرؑ نے سنبھالا تو تم اگے نیکی پر قائم رہو تو تم بڑے خوش نصیب ہو تمہاری اولاد بھی اس نیکی کا نور لے گی ان کی اولاد بھی لے گی ان کی اولاد بھی لے گی کئی نسلیں اس نور کو لے کر چلیں گیں بڑی برکت ہوگی (اللہ) کہا اس لیے ہم نے وہ دیوار تعمیر کردی کہ جب وہ لڑکے جوانی کو پہنچ جائیں تو اس وقت وہ دیوار کو ہٹا دیں اور نیچے سے خزانہ نکال لیں اوران کو جو ہے وہ خزانہ نصیب ہو جائے (اللہ) تو میں نے اپنی مرضی سے نہیں کیا جو کچھ میں نے کیا اپنی مرضی سے نہیں کیا آخری بات کر کے مکو ٹھپ دیا کہ یہ سارا کچھ مجھ سے اللہ نے کروایا میرے رب کے یہ کام تھے لیکن میرے ہاتھوں سے ہوئے لہذا بزرگوں کی کسی بات پر اگر اعتراض کروھے تو ڈائریکٹ اللہ کی بات پر اعتراض کروگے کیوں کہ وہ خود کہہ ہی کچھ ہی نہیں رہے وہ تو اپنے نبی کی یا اپنے خدا کی بات کررہے ہیں تو کہا کہ میں نے خود اپنی مرضی سے نہیں کیا یہ حقیقت ہے ان امور کی جن پر آپ سے صبر نہ ہوسکا آؤ مجھے اب یہ بات کہنے دو کہ طریقت اور شریعت اسی کو ملی جس کے اندر صبر ہے یہ دونوں اسی کو ملی ہیں بولو طریقت بھی اسی کو ملی ہے اور شریعت بھی چپ کر کے اور خاموش ہو جائے اور دیکھے کہ میرے حضرت نے اگر کچھ کہا ہے تو اس کا نور جلدی مجھے مل جائے گا پتہ ہوگا مجھ یہ میرے ذہن میں جو بات آرہی ہے یہ مجھے صبر کرنا چاہیے اس پہ اور اگر اعتراض کردیا تو شیطانیت کے اس رواج کو جو اس نے بھی اس دربار میں اعتراج کر کے کیا تھا کہ مجھے اعتراض ہے کہ آپ نے سجدے کا حکم اس کو کیوں دیا ہے میں آگ سے بنا ہوں یہ مٹی سے بنا ہے میں بڑا ہوں یہ چھوٹا ہے میری عبادت بڑی زیادہ ہے اس کی کم ہے اعتراض بڑے کردیے بد بخت نے لہذا فارغ ہوگیا اللہ ہمیں اس سے محفوظ فرمائے آمین کہ دو تو لہذا یہ پوری کی پوری داستان پوری کی پوری داستان پیراور پرید کے درمیان استاد اور شاگرد کے درمیان آداب کے اوپر مشتمل ہے لہذا بہت ساری باتیں مجھے میرے حضرت سے کئی ایسے معاملات مجھے درپیش ہوئے کہ میری سوچ سمجھ کسر ہوگئی ان سے جواب دے گئی خدا کی قسم سوچ کے آخری کنارے تک کوئی جواب نہیں تھا لیکن زبان کو اس طرح سیا کہ وَج تک نہیں پوچھا اور حضرت نے خود اس کے جواب دیے خود بتایا بیٹے وہ جو دس سال پہلے ہوا تھا اس کا جواب آج لے لو میرے ساتھ میری اپنی ذات کے ساتھ کئی ایسے معاملات حضرت کے ساتھ پیش آئے کبھی پوچھا ہی نہیں یہ اللہ کے کرم سے ہوا اور جو اس عادت کو لے گیا کامیاب ہوا اور اس برکت کو لے جائے گا جو علم لادونی والوں کو نصیب ہوتی ہے علم لادونی والے یہی لوگ ہوتے ہیں جو بغیر اعتراض کے بیٹھے رہتے ہیں اور اللہ انہیں کرم نوازی سے اس رحمت تک پہنچا دیتا ہے جو ان کے نامہ اعمال میں ہو۔

**لہذا آج کی اس برکت سے جو مجھے اور آپ کو نصیب ہوئی اس کی بڑی خوبصورت جزیات تھیں جو میں نے آپ کو سامنے رکھیں ہیں اللہ مجھے اور آپ کو اس کی برکت دے دے اور ہمیں اس پیغام کو آگے پہنچانے کی سعادت نصیب فرمائے آمین ۔**

# شان رسول صلی اللہ علیہ وسلم بشریت کے آئینے میں

قرآن آسان کورس کی اس مبارک کورس میں آپ سب تشریف لائے اھلاً وسھلاً مرحبا یہ اللہ کی خاص رحمت ہے کہ اس نے ہمیں اپنے قرآن کے ساتھ یہ خاص سلسلہ عطا فرمایا آج انشاءاللہ سورہ کھف کی آخری آیات پڑھنے کی سعادت نصیب ہوگی اور بڑی دیر سے یہ آرزو تھی کہ اللہ سورہ کھف کو سمجھنے کا انداز ہمیں عطا فرمائے ایک سورہ حجرات کے حوالے سے بہت آرزو تھی کہ اللہ اس کا موقع دے ایک سورہ کہف کے حوالے سے بلکہ سورہ حجرات جو ہے وہ پوری ادب رسول پر نازل کی گئی اور سورہ کھف یہ ساری صوفیاء کی محبت پر نازل کی گئی اللہ والوں کے پیار سے یہ سورۃ بھڑی پڑی ھے تو یہ دونوں آرزوئیں اللہ نے پوری فرمائی ہیں آج انشاءاللہ سورہ کھف کو مکمل کرنے کی سعادت نصیب ہوگی آیئے آپ کے پاس نوٹس موجود ہیں متن قرآن سننے کی سعادت نصیب فرمائیں قرآن پاک کو سننے کی بڑی فضیلت ہے بڑی برکت ہے۔

وَ يَسْئَلُوْنَكَ عَنْ ذِی الْقَرْنَيْنِ—قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا(۸۳) اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِی الْاَرْضِ وَ اٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ
سَبَبًا(۸۴) فَاَتْبَعَ سَبَبًا(۸۵) حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِیْ عَیْنٍ حَمِئَةٍ وَّ وَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا—قُلْنَا یٰذَا
الْقَرْنَيْنِ اِمَّاۤ اَنْ تُعَذِّبَ وَ اِمَّاۤ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا(۸۶) قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ یُرَدُّ اِلٰی رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا
نُّكْرًا(۸۷) وَ اَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ اِۨلْحُسْنٰی— وَ سَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا یُسْرًا(۸۸) ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا(۸۹)
حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰی قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا(۹۰) كَذٰلِكَ—وَ قَدْ اَحَطْنَا بِمَا
لَدَیْهِ خُبْرًا(۹۱) ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا(۹۲) حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا—لَّا یَكَادُوْنَ یَفْقَهُوْنَ قَوْلًا(۹۳)
قَالُوْا یٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ یَاْجُوْجَ وَ مَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰۤی اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمْ
سَدًّا(۹۴) قَالَ مَا مَكَّنِّیْ فِيْهِ رَبِّیْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِیْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُمْ رَدْمًا(۹۵) اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِ—حَتّٰۤی اِذَا
سَاوٰی بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا—حَتّٰۤی اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا—قَالَ اٰتُوْنِیْۤ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا(۹۶) فَمَا اسْطَاعُوْۤا اَنْ یَّظْهَرُوْهُ وَ
مَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا(۹۷) قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّیْ—فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّیْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ—وَ كَانَ وَعْدُ رَبِّیْ حَقًّا(۹۸) وَ
تَرَكْنَا بَعْضَهُمْ یَوْمَئِذٍ یَّمُوْجُ فِیْ بَعْضٍ وَّ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا؟(۹۹) وَّ عَرَضْنَا جَهَنَّمَ یَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِیْنَ
عَرْضَا(۱۰۰) الَّذِیْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِیْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِیْ وَ كَانُوْا لَا یَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا(۱۰۱) اَفَحَسِبَ الَّذِیْنَ
كَفَرُوْۤا اَنْ یَّتَّخِذُوْا عِبَادِیْ مِنْ دُوْنِیْۤ اَوْلِیَآءَ—اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِیْنَ نُزُلًا(۱۰۲) قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِیْنَ
اَعْمَالًا(۱۰۳) اَلَّذِیْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْیَا وَ هُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا(۱۰۴) اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ
كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ وَ لِقَآىِٕهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَزْنًا(۱۰۵) ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا
كَفَرُوْا وَ اتَّخَذُوْۤا اٰیٰتِیْ وَ رُسُلِیْ هُزُوًا(۱۰۶) اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ

**نُزُلًا(۱۰۷) خٰلِدِیْنَ فِیْهَا لَا یَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا(۱۰۸) قُلْ لَّوْ کَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّکَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ کَلِمٰتُ رَبِّیْ وَ لَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا(۱۰۹) قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰى اِلَیَّ اَنَّمَا اِلٰهُکُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ-فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا یُشْرِکْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ اَحَدًا(۱۱۰)**

جیسا کہ پچھلے دروس میں سورۃ الکھف کے معاملات آپ کے سامنے ہیں اور بڑی خوبصورت اس میں پہلے غار والوں کا قصہ بیان کیا گیا بڑی تفصیل سے اس کے اوپر ہماری گفتگو ہوئی پھر اس کے بعد غلامانِ مصطفیٰ ﷺ کی شان بیان ہوئی جو حضور ﷺ کی خدمت میں بیٹھا کرتے تھے آقاؐ کے غریب صحابہ ان کے بارے میں بڑی خوبصورت باتیں بنان فرمائیں اس کے اوپر ہماری گفتگو ہوئی کل حضرت خضرؑ اور حضرت موسیٰؑ کا خوبصورت قصہ آپ کے سامنے رکھا گیا تھا اور یوں تین حصے سورہ کھف کے بیان کرنے کے بعد آج چوتھا حصہ سورہ کھف کا پڑھنے کی سعادت نصیب ہوگی االلہ اس کو سمجھنے کی سعادت دے اور قرآن کے اس پیغام کو عام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے کیوں کہ مقصد صرف پڑھنا نہیں ہے اور اپنے علم کی اور مہارت کی داد وصول کرنا ہے نہ ہی کوئی یہ مقصد ہے یا کہ آپ بہت ہی اچھی تفسیر کرتے ہیں یا جناب بڑا ہی مزہ آتا ہے یہ کوئی مقصد نہیں ہے قرآن پڑھنے کا اور نہ کبھی اس مقصد کے لیے پڑھا جائے اس کو پھیلانے کے لیے پڑھا جائے کس لے لیے بولو اس کو پھیلانے کے لیے پڑھا جائے اس کو آگے بیان کرنے کے لیے پڑھا جائے یہ جو اچھی بات ملی ہے اس کو میں آگے بتادوں یہ صرف یہیں تک محدود کر لینا اور صرف اسی طرح سن کر چلے جانا یہ زیادتی ہوگی اس طرح نہیں کرنا یہ تکلیف ہے بڑی اور ایسے شخص کو جو نیکی کو سمجھتا ہے ہر برا شخص اور ہر گمراہ شخص اس کی ذمہ داری ہے یہ میں نے کیا کہا کہ ہر برا شخص اب اس کی ذمہ داری ہے اور ہر گمراہ شخص اس کی ذمہ داری ہے کیوں کہ اسے نیکی کی کوئی بات پتہ ہے وہ کیوں نہیں اسے آگے بتا تا وہ کیوں اس گمراہ شخص کو گمراہ رکھتا ہے اور کیوں اس نے کوشش نہیں کی ہم سر توڑ کوشش کر رہے ہیں محنت کر رہے ہیں میسج کر رہے ہیں فون کر رہے ہیں اتنی لائیٹیں چلی ہوئی ہیں ساؤنڈ سسٹم لگے ہوئے ہیں باہر جو ہے وہ دلہن کی طرح سجا ہوا ہے یہ کیا کر رہے ہیں ہم صرف اسی کے لیے کہ لوگوں کو بتایا جائے کہ قرآن کیا چیز ہے قرآن کے معاملات کیا ہیں اس کے اندر کتنی برکت ہے لہذا محنت کر کے کوشش کر کے ریسرچ کر کے صبح سے شام تک کوشش ہوتی ہے کہ کوئی ایسی بات مل جائے کہ جو کسی گمراہ کو سننے کو مل جائے تو وہ اللہ کا نیک بندہ بننے کی سعادت حاصل کر لے تو لہذا اگر تمہیں کسی بات کا علم ہو گیا ہے تو اب ہر گمراہ شخص تمہای ذمہ داری ہے تمہاری responsibility ہے کہ تم اس تک یہ بات پہنچاؤ لہذا آپ لوگ قرآن کے سٹوڈنٹس ہیں آپ لوگ قرآن کو سمجھ رہے ہیں توفیق اللہ آپ کو دے رہا ہے آپ دوسرے ہفتے میں ہیں یہ چالیس دن ہمارے قرآن کے ساتھ گزرنے والے ہیں تو آپ کا کردار روشن ہونا چاہیے انشاءاللہ آپ کے کردار کی خوبصورتی لوگوں کو دکھائیں کہ آپ قرآن پڑھے ہوئے ہیں اور آپ کے انداز لوگوں کو بتائیں کے آپ قرآن پڑھے ہوئے ہیں لہذا االلہ نے توفیق تو بخش دی ہے آگے اللہ اس کو پھیلانے کی بھی توفیق اللہ آپ کو دے دے انشاءاللہ کہہ دو انشاءاللہ کہو سارے بہت بڑی دعا ہے کیوں کہ بہت سارے لوگ قرآن پڑھتے ہیں پوری امت قرآن پڑھ رہی ہے اور کیا پڑھ رہی ہے قرآن ہی پڑھ رہی ہے ساری لیکن آپ گمراہی دیکھیں آپ جرائم دیکھیں آپ گھروں کے اندر حالات دیکھیں اس وقت دنیا جس مصیبتوں سے گزر رہی ہے وہ آپ کے سامنے ہے پڑھتے سارے ہی قرآن ہیں لہذا اللہ ہمیں صحیح قرآن کے مطلب تک پہنچادے قرآن کا جو اصل مفہوم ہے اللہ ہمیں وہاں تک لے جائے اور پھر اس کو پھیلانے کی توفیق دے آمین اس کو آگے پھیلانے کی سعافت اللہ ہمیں عطا فرمائے تو یہ بڑی اعلی سورۃ آپ نے پڑھی ہے اور اللہ نے آپ کو توفیق دے دی ہے اس پر بھی اللہ کا شکر ہے کہ اللہ نے آپ کو یہ سعادت دی ہے لیکن اصل یہ اسی کے لیے ہوگی جو اس کو آگے بتائے گا چاہے اس کا کوئی بھی انداز اختیار کرے دوستوں میں بیٹھے عزیزوں میں بیٹھے کئی بیٹھا ہو گفتگو کرے اس کی اپنے خاوند سے کرے اپنی بیوی سے کرے اپنے بچوں سے کرے اپنے ماحول میں اس کا ذکر کرے کہ قرآن کا کتنا خوبصورت رنگ ہے تمہیں پتا ہے قرآن میں اللہ نے کیا کہا ہے اس کو بیان کرے علماء کے اوپر سارا بوجھ ڈال دیا ہے ظالموں نے اور سارے جو ہیں وہ اس سے بری ذمہ ہو گئے ہیں اور ساری قوم جو ہے وہ بری ذمہ ہو کے بیٹھ گئی ہے کہ علماء کریں مولوی صاحب کریں ہم کیا کریں ہم تو جناب بستسلی سے آخری دو منٹ میں جائیں گے اور دو فرض پڑھ کر آ جائیں گے جمعہ کے اس سے زیادہ ہمیں ضرورت کوئی نہیں ہے علماء کر رہے ہیں نہ اپنا کام یہ تو اس دن علم ہوگا جس دن اللہ کی جہنم کی آگ تمہاری گردن تک پہنچے گی کہ تم جو ہو وہ کس قدر غفلت اور سستی کے ساتھ رہے اور اتنی بڑی تعلیم تم تک پہنچائی گئی اور تم نے غافل ہو کر اسے ضائع کر دیا اور آپ سب اس نظریے کو

ساتھ اس کو پڑھیں کہ آپ سب نے اس کو آگے پہنچانا ہے یہ پہلے نیت کر لیں تا کہ اللہ اس کی توفیق دے دے اور پتہ نہیں کتنے لوگ ہیں کتنے سینے ہیں جو آج بھی اندھیرے میں ہیں اور وہ اس نور سے اتنی دور ہیں کہ قابل رحم اور قابل ترس ہو گئی زندگیاں جیلوں میں دیکھوں ہسپتالوں میں دیکھو لوگوں کے حال دیکھو کیا ہو گئے کیوں ان تک یہ تعلیم نہیں گئی ان تک یہ پہنچایا نہیں گیا بے چارے کیا کریں تو میری اور آپ کی ذمہ داری ہے کہ ہم جہاں تک ہو سکے اسے آگے پہنچائیں۔ (انشاءاللہ)

ہم نے فیس بک پر چینل کھلے ہوئے ہیں یوٹیوب پر کھولے ہوئے ہیں لہذا کوئی ذریعہ نہیں چھوڑیں ہم کوئی ذریعہ چھوڑا نہ جائے جہاں جہاں تک نیکی کی بات پہنچ سکے کوئی غلطی ہے اس پر معافی مانگ لیں گے آیت آگے پیچھے ہوئی معافی مانگ لیں گے کوئی واقعہ نہ سہی سنایا کیا ہوا معافی مانگ لیں گے بھئی ہم کہہ دیں کہ انسان ہیں غلطی ہو گئی تو اچھی بات پہنچے گی کہ نہیں پہنچے گی بولو اچھی بات تو پہنچے گی لہذا اس کو پھیلاؤ اور آگے بتاؤ اس نور کو آگے پھیلاؤ ورنہ یہ نور آپ نے لے لیا ہے تو اس کی ذمہ داری بہت بڑی ہے بہت بڑی ذمہ داری پھر اس کی پوچھ بھی ہے بھئی ہم نے علم دیا تھا کہاں خرچ کیا تو اللہ آپ سب کو اس کی توفیق دے اور آپ اپنے اپنے لیول پر اس پر کام کریں ان شاءاللہ۔

## بادشاہ ذوالقرنین کا قصہ

آج انشاءاللہ سورہ الکھف کی آخری گفتگو میں ذوالقرنین باشاہ کی جو گفتگو ہے وہ آئے گی اور اس میں بڑی خوبصورت باتیں اللہ نے فرمائیں ہیں اصل میں ہوا یہ تھا کہ یہودیوں نے آقا نے یہ سوال کیا کہ آپ اگر اللہ کے رسول ہیں نبی ہیں آپ ہمیں ذوالقرنین کے بارے میں بتائیں کیوں کہ تاریخ کے اندر بڑا ہی اعلی باب تھا اس کا یہ بڑا نیک دل باشاہ تھا اور اس کی بڑی خوبصورت تاریخ ہے یہودیوں کے اندر اس کی بڑی اہمیت تھی اور یہ اپنے علماء سے اس کے ذکر سنا کرتے تھے تو لہذا حضورﷺ سے یہ سوال کیا کہ آپ اگر کہتے ہیں کہ آپ رسول ہیں تو آپ کو پتا ہے کہ ذوالقرنین کون ہے تو دیکھیے پھر اللہ نے سورہ کھف میں کتنا پیارا اس کا جواب دیا۔

اور وہ دریافت کرتے ہیں آپ سے ذوالقرنین کے متعلق اے نبی تجھ سے پوچھتے ہیں ذوالقرنین کون ہیں فرمایے کہ میں ابھی بیان کرتا ہوں تمہارے سامنے اس کا حال مل کر کہو سبحان اللہ ہم ہیں نہ آپ کو بتانے کے لیے ہم ہیں نہ آپ کے لیے خبریں دینے والے ساری خبریں دیں گے کوئی سیکنڈ بھی نہیں ضائع ہو گا ابھی سنو مجھ سے فورا انہوں نے سوال کیا ادھر وحی آتی رہی اور حضورﷺ جواب دیتے رہے یعنی اس میں یہ نہیں ہوا تھا کہ اللہ نے پورا واقعہ بیان کیا اس کے بعد آپ نے جواب دیا کہا نہیں آپ سنتے جائیں جبرئیل سے اور خود آگے بتاتے جائیں لہذا اسی وقت حضورؐ نے اس کے جواب عطا فرمائے۔

فرمایئے میں ابھی بیان کرتا ہوں تمہارے سامنے اس کا حال کہ یہ کون تھا ہم نے اقتدار بخشا تھا اسے زمین میں اور ہم نے دیا تھا اس کو ہر چیز تک رسائی حاصل کرنے کا ساز و سامان بہت بڑی مملکت کا مالک تھا بعض روایات میں زمیں کا تیسرا حصہ اس کے قبضے میں تھا بعض روایات میں آدھی زمین تک اس کی حکومت تھی لوگ اسے بعض سکندر بھی کہتے ہیں کہ یہ سکندر ہے لیکن صوفیاء نے اور مفسرین نے اسے رد کیا ہے کہ یہ سکندر نہیں تھا کیوں کہ سکندر جو ہے وہ بت پرست تھا وہ یونان کا بادشاہ تھا اور بت پرست تھا جب کہ یہ جو ہے وہ یونان کا بادشاہ نہیں تھا اس کی مملکت بہت بڑی تھی اس کا اپنا نام یہ تھا پس وہ روانہ ہوا ایک راہ پر ایک سفر اسے درپیش ہوا کہ وہ غروب آفتاب تک پہنچا اس کی عادت تھی کہ یہ علاقے فتح کرتا تھا اور اس کا جو ہے وہ ایک بار ارادہ بن گیا کہ جدھر تک سورج غروب ہوتا ہے وہاں تک میں نے زمیں کو فتح کر دینا ہے اور لہذا یہ نکل پڑا مغرب کی طرف کہ دیکھوں کہ جہاں تک یہ زمیں کا آخری کونہ آئے گا کہ جس کے بعد جو ہے وہ آگے زمیں جو ہے وہ نہ رہے تو میں وہاں تک اپنی فتوحات کو پھیلا دوں تو ایسا ہی ہوا یہ علاقے فتح کرتا ہوا ایک ایسی جگہ پہنچ گیا کہ آگے سمندر تھا اور سمندر جو ہے جب کبھی آپ غروب آفتاب میں دیکھیں تو یوں ہی محسوس ہوتا ہے کہ سورج جو ہے وہ سمندر کے اندر ڈوب رہا ہے ایسا لگتا ہے جی بولیے غروب آفتاب میں جب سمندر سامنے ہو اور سورج غروب ہو رہا ہو اس میں تو یوں لگتا ہے کہ یہ پانی میں جا رہا ہے تو اللہ اس کی جگہ فرما رہا ہے کہ جب وہ غروب آفتاب کی جگہ پہنچا تو اس نے یوں پایا کہ وہ ڈوب رہا ہے سیاہ کیچڑ کے چشمے میں تو وہ چونکہ گدلہ پانی تھا سمندر کا تو لہذا اس گدلے پانی میں سمندر کے یوں ہی لگ رہا تھا کہ جیسے کیچڑ کے اندر سورج جو ہے وہ جا رہا ہے تو لہذا اس کے بعد زمین ہی ختم ہوئی اس کو بڑی تکلیف ہوئی کہ میری اب فتوحات یہیں رک جائیں گی کیوں کہ آگے جو ہے وہ سمندر کا لامتناہی سلسلہ ہے اس سے آگے اب میری فتح نہیں ہو گی اس نے وہاں ایک قوم کو پایا ایک قوم اسے وہاں ملتی ہے انہوں نے کہا کہ ذوالقرنین تمہیں اختیار ہے خواہ تم انہیں سزا دو خواہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو تم ان کے بادشاہ ہو جو مرضی کرو ان کے ساتھ ذوالقرنین نے کہا جس نے ظلم کیا ہم ضرور سزا دیں گے اسے اور اسے لوٹا دیا جائے گا اسکے رب کی طرف تو وہ اسے عذاب دے گا بڑا سخت اور جو شخص

ایمان لایا اور اچھے عمل کیے تو اس کے لیا اچھا معاوضہ ہے، ہم اسے حکم دیں گے ایسے کام بجالا نے کا جو آسان ہوں گے یعنی یہ کہ وہاں اس نے ایک اچھا نظام قائم کیا اور وہ قوم جو اس کی مفتوح ہوئی اس کو اس نے آزادی دے دی اب اس کا دھیان مشرق کی طرف پڑ گیا اور اس نے کہا کہ جہاں سورج طلوع ہوتا ہے وہاں جاؤں گا میں پہلے کدھر گیا بولو مغرب کی طرف اب کدھر گیا مشرق کی طرف پھر وہ روانہ ہوا ایک دوسرے راستے پر یہاں تک وہ پہنچا طلوع آفتاب کے مقام پر تو اس نے پایا کہ وہ طلوع ہو رہا ہے ایسی قوم پر کہ نہیں بنائی ہم نے ان کے لیے سورج کی گرمی سے بچنے کی آڑ اور ہم نے احاطہ کر رکھا ہے ہر ایک چیز کا جو اس کے پاس تھی اپنے علم سے اب یہ جب وہاں پہنچا تو سورج جو ہے وہ طلوع ہونے کی جگہ اس سے مراس یہ تھی کہ اس میں ایسا پہاڑی سلسلہ تھا کہ اس کے پیچھے سے سورج طلوع ہوتا ہوا نظر آتا ہے اور اس کے بعد آگے جانا ممکن نہیں تھا وہ اتن ابڑا پہاڑی سلسلہ تھا کہ اس پہاڑی سلسلے سے آگے جانا اس کے لیے اس کی فوج کے لیے ممکن نہیں تھا لہذا یہ وہی رکا اور وہاں بھی ایک قوم رہتی تھی ظاہر ہے وہاں بھی لوگ رہتے تھے تو یہ وہاں جب پہنچا تو یہ ایسی قوم تھی کہ ان ک لیے سورج سے کوئی آڑ نہیں تھی یعنی وہ ایسے لوگ تھے کہ وہ بغیر کسی چھت کہ بغیر کسی گھروں کے رہتے تھے وہ درختوں کی نیچے سو جاتے وہ جھاڑیوں کے اندر سو جاتے لہذا انہوں نے کوئی چھت وغیرہ نہیں بنائی ہوئی تھی تو ایسی بھی قوم اس نے وہاں دیکھی۔

میرا اللہ فرماتا ہے کہ پھر وہ روانہ ہوا ایک اور راہ پر یہاں تک کہ جب وہ پہنچا دو پہاڑوں کے درمیان تو پایا اس نے ان پہاڑوں کے پیچھے ایک قوم کو جو نہیں سمجھ سکتے تھے اس کی زبان کہا یہ عجیب قوم تھی ایک دفعہ پھر یہ نکل گیا سینٹر میں کہیں نکل گیا مطلب مغرب کی طرف سارا علاقہ فتح کیا پھر بولو مشرق کی طرف فتح کیا پھر یہ ایک اور راہ پر نکلا اور وہاں دو پہاڑوں کے درمیان اسنے قوم کو پالیا جو اس بات سمجھ نہیں سکتی تھی اس کی اپنی کوئی زبان تھی انہوں نے کہا اے ذوالقرنین یہ یاجوج اور ماجوج نے بڑا فساد بڑپا کر رکھا ہے اس علاقے میں تو آپ ہم سے کچھ پیسے لے لیں تا کہ بنادیں ہمارے درمیان اور ان کے درمیان ایک بلند دیوار یہ بڑا تنگ کرتے ہیں اصل میں یہ وحشی قبائل تھے یہ منگولیا جہاں آج منگولیا آباد ہے یہ کم وپیش وہ علاقہ ہے اس کے بارے میں مفسرین کا یہ کہنا ہے کہ یہ وہ علاقہ تھا اور یہ وحشی قبائل تھے جو مختلف قبیلوں کے اوپر حملہ آور ہوتے اور لوٹ لیا کرتے تھے اور بڑا ہی سخت خون ریزی کرتے تھے اسی سے بچنے کے لیے ایک دیوار چین بنائی گئی اور یہ دیوار چین جو ہے اسی لیے تعمیر کیا گیا کہ یہ وحشی قبائل جو ہیں جب چاہے آجاتے اور لوگوں کو جو ہے تخت وتا راج کردیتے اور اس کے بعد اس نے بھی ایک دیوار تعمیر کر دی اور بولا وہ دولت جس پر مجھے میرے رب نے اختیار دیا وہ بہتر ہے بس تم میری مدد کرو جسمانی مشقت سے کہا کہ مجھے تمہاری کسی شے کی ضرورت نہیں ہے تم زرا میرے ساتھ محنت کرو مشقت کرو میں تمہاری دیوار جو ہے وہ بنا دیتا ہوں میں بنادوں گا تمہارے اور ان کے درمیان ایک مضبوط آڑ تم لے آؤ میرے پاس لوہے کی چادریں چنانچہ کام شروع ہو گیا یہاں تک کہ جب ہموار کر دیا گیا وہ خلا جو دو پہاڑوں کے درمیان تھا اس نے حکم دیا دھونکو یہاں تک کہ جب وہ لوہا آگ بنا دیا گیا تو اس نے کہا لے آؤ میرے پاس پگھلا ہوا تانبا تا کہ میں اسے پگھلے ہوئے لوہے پر انڈیل دوں سو یاجوج ماجوج بڑی کوشش کے بعد اسے سر نہ کرسکے اور نہ ہی اس میں سوراخ کرسکے ذوالقرنین نے کہا یہ میرے رب کی رحمت ہے کہ اسنے مجھے یہ توفیق بخشی ہے اور جب آجائے گا میرے رب کا وعدہ تو وہ اسے ریزہ ریزہ کردے گا اور میرے رب کا وعدہ ہمیشہ سچا ہوا کرتا ہے اور ہم واگزار کردیں گے بعض کو اس دن کہ وہ تند موجوں کی طرح اس میں گھس جائیں گے تو لہذا یہاں تک یہ واقعہ اللہ نے بیان کر دیا کہ یاجوج ماجوج کے جو قبائل تھے یہ اصل میں ان قبائل کا نام ہے ایک تو یہ ون قبائل کا یہاں پر ذکر کیا گیا کہ وحشی لوگ تھے ان سے حفاظت کے لیے دیوار بنادی گئی

دوسرا وہ قوم بھی ہے جسے اللہ قیامت سے پہلے نکالے گا اور وہ قوم جو ہے وہ آج بھی اس دیوار کے پیچھے ہمارے عقیدے کے مطابق آج بھی جو ہے وہ قید ہے اور جب اللہ چاہے گا اسے ظاہر کر دیا جائے گا قیامت کے نزدیک اس سے وہ قوم بھی مراد ہے۔

تو یہ واقعہ سارا حضورؐ کی غیب کی خبروں میں سے تھا جو یہود کو سنایا گیا اب اس پر یہ لوگ حیران رہ گئے حیران ہو گیئے کہ اتنی تفصیل سے تو ہمارے آباء نے نہیں ہمیں سنایا تھا جو یہ تینوں با تیں ذوالقرنین کی حضورﷺ نے بیان کردیں اب اللہ آگے فرمارہا ہے کہ ہم اس دن واگزار کر دیں گے بعض کو اس دن کے وہ تند موجوں کی طرح دوسروں میں گھس جائیں گے جب ہماری مرضی ہوگی ہم وہ دیوار ہٹا دیں گے اور وہ دیوار کے پیچھے جتنی بھی وہ وحشی قوم ہے وہ اس طرح تند موج کی طرح آئے گی جس طرح بہت تیز لہر جو آتی ہے سمندر کی تو وہ کوئی شے نہیں چھوڑتی رستے میں ہر شے کو وہ اڑاتی چلی جاتی ہے کہا اس طرح جب وہ بدبخت قوم نکلے گی تو وہ تند موجوں کی طرز مین کو خشو خشاء کی طرح بہالے جائے گی اور صور پھوکا جائے گا اور ہم سب کو اکٹھا کر دیا جائے گا ہم ظاہر کردیں گے جہنم کو اس دن کفار کے لیے بلکل عیاں وہ کافر تھے جن کی آنکھوں پر پردے پڑے تھے میری یاد سے اور جو کلمہ حق بھی نہیں سن سکتے تھے کیا گمان کرتے ہیں کہ وہ کافر بنالیں گے میرے بندوں کو میرے بغیر اپنا حمایتی یہ ناممکن ہے بے شک ہم نے جہنم کو کافروں کی رہائش کے لیے رکھا ہوا ہے استغفراللہ کہو تو یہ ساری باتیں واضح کر دی گئیں کہ اس دن ہم یہ کھول دیں گے ہر چیز اور کفار دیکھیں گے جہنم کو اور ہم نے ان کی رہائش کے لیے پورا بندوبست کیا ہوا ہے۔

## اعمال کے لحاظ سے گھاٹے میں کون لوگ ہیں؟

اب جب یہ ساری باتیں کر دیں تو اب یہاں سے آخری کلمات ہیں سورہ کھف کے یعنی اتنی خوبصورت گفتگو اس سے پہلے کی غاوالوں کا قصہ سنایا پھر حضورؐ کی محبت کے چند معاملات سامنے رکھے گئے صحابہ کرامؓ کی فضیلت بیان ہوئی علماء کا پیار ڈالا گیا صوفیاء کی محبتوں کا ذکر ہوا اور پھر جو ہے وہ موسیٰؑ اور خضرؑ کی بات بڑی خوب صورتی سے بیان کر دی اب یہ ساری باتیں ہو گئیں حضرت خضرؑ کا ذوالقرنین کی باتیں کر کے کہ میرے نبی ﷺ کو میں نے غیب کا علم بھی دے دیا اب اتنی ساری گفتگو کر دی جب تو اب اللہ پوری سورۃ کو conclude کر رہا ہیا ور آخری کلمات جو ہیں وہ بیان کیے جا رہے ہیں۔

کہ آپ فرمائے اے لوگوں کیا ہم تمہیں بتائیں ان کوگوں پر ان لوگوں کے بارے میں تمہیں بتائیں جو اعمال کے لحاظ سے گھاٹے میں ہیں کیا اب خبر دیں ہم تمہیں ان ساری گفتگوؤں کے بعد ان لوگوں کی باتیں سن ائے تمہیں جن کا اعمال کا معاملہ گھاٹے والا ہے بے شک کتنے ہی وہ عمل کر لیں کتنی ہی بڑی عبادتوں کے ڈھیڑ لے آئیں وہ میرے پاس پس وہ گھاٹے میں ہے کون؟

یہ وہ لوگ ہیں جن کی ساری زندگی کی جدو جہد دنیادی زندگی میں کھو کر رہ گئی جن کی زندگی صرف اسی لیے گزر رہی ہے کہ وہ دنیا کے مزے اٹھائیں وہ دنیا کے محلات تعمیر کریں وہ دنیا کے بنگلوں اور کوٹھیوں میں رہنے کی آرزوئیں کریں وہ اچھے اچھے عہدے کی طلب میں رہیں بس وہ اسی میں لگے ہوئے ہیں قرآن میں ان کا ذکر گھاٹے والوں کے حوالے سے کیا جا رہا ہے یہ صورت گھاٹے میں رہیں گے اور وہ خیال کریں گے کہ وہ بہت ہی عمدہ کام کر رہے ہیں کہ بری اچھی زندگی ہے بظاہر چم چم کرتی لائف ہے خوبصورت ان کے معاملات تم دیکھو گے تو حیران رہ جاؤ گے ایک عام شخص جب ان کو دیکھے گا تو کہے گا کہ میرے جی عمرے کیا ہیں اصل زندگی تو یہ گزار رہا ہے نیری زندگی تو آج تک کچھ بھی نہیں حاصل کر سکا میں تو بلکل فارغ آدمی ہوں یہ دیکھو کتنی اچھی زندگی گزار رہا ہے تو لوگ بھی دھوکہ کھا جاتے ہیں اور وہ بھی خود کو یہ کہتے ہیں کہ وہ بہت ہی عمدہ زندگی گزار رہے ہیں بڑی عمدہ زندگی استغفر اللہ کہہ دو یہ دنیا کی چمک دمک جو ہے یہ دنیا کے معاملات یہ انسان کا کچھ نہیں چھوڑتے اور آپ دیکھ لیں کے یہ جتنے بھی دنیا کے معاملات میں پھنسے ہوئے لوگ ہیں نمازیں ض ئع کرنا دروس قرآن ضائع کرنا اللہ والوں کی مجالس ضائع کرنا اور جتنی بھی یہ دنیا کی تکلیف برداشت کر رہے ہیں اللہ کہہ رہا ہے کہ یہ سب ضائع ہو جانے والی ہے اس کے عوض یہ کتنا بڑا سودہ کر رہے ہیں کیا کہا کہ یہ وہ بدنصیب ہیں **اُولٰٓیِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّھِم** جنہوں نے اپنے رب کی آیتوں کا انکار کیا ہوا ہے **وَ لِقَآیہ** اور اس کی ملاقات کا بھی انکار کرتے ہیں **فَحَبِطَتْ اَعْمَالُھُمْ فَلَا نُقِیْمُ لَھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَزْنًا** ہم نے ضائع کر دیے ان کے اعمال ہم تو ان کے اعمال کے لیے قیامت کے دن ترازو بھی نصب نہیں کریں گے او بھئی وزن کے لیے ترازو تو لگے گا نہ بولو اللہ فرما رہا ہے کہ اس کے لیے کوئی ترازو نہیں لگاؤں گا اتنا تردد بھی نہیں کروں گا حاجی صاحب آپ سوچ کر کیے آئے ہیں دنیا کے کتے تھے آپ آپ نے دنیا کے لیے جتنا وقت دیا ہے میرے لیے بہت تھوڑا دیا ہے اور میرے معاملات کے لیے آپ کی کوئی توجہ نہیں تھی لہزا یہ سارے اعمال اپنے پاس رکھیے ہم تو ترازو بھی نہیں نصب کرنے والے آپ کے لیے اتنی بھی ہم اپنے فرشتوں کو زحمت نہیں دیں گے لہذا یہ دنیا اور یہ دنیا کی لذتیں جس جس نے بھی اس کی طرف قدم بڑھایا ہے وہ مارا گیا ہے کسی کامل پیر کی سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ وہ تمہیں دنیا سے دور کر دیتا ہے اس کے مرید کیے لیے سب سے بڑی جو نفرت ہوتی ہے وہ دنیا ہوتی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ تمہارے شیخ نے اگر تمہیں یہ دے دیا ہے تو مبارک ہو تمہیں تمہیں فیض مل گیا کہ تمہارے دل میں دنیا سے بے رغبتی پیدا ہو گئی تمہارے دل میں دنیا سے دوری کا ایک معاملہ پیدا ہوا کہ یار یہ کیا ہے یہ سوچ بھی آ گئی تو بہت بڑی سعادت ہے کہ یہ کیا ہے یہ میں کیا کر رہا ہوں یہ سارا کیا ہے کیا فلمیں یہ کیا سارا سارا دن گراؤنڈ میں بیٹھے رہنا اور وقت جائع کیا کر کیا رہا ہوں میں جونہی یہ سوچ آئی اسے ہی فیض کہتے ہیں یہی فیض ہے کہ تمہارے دل میں اتنی سوچ اس نے develop کر دی ہے کہ یہ سب فضول ہے۔

## آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

### دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کی لیے جنت ہے۔

مومن تو یہاں قید کی طرح رہتا ہے اس کے لیے یہ دنیا کے مزے کچھ نہیں وہ دنیا کے لیے کبھی نہیں اس طرح پھرے گا وہ قید خانے کی طرح جس طرح قید خانہ ہوتا ہے آپ کسی کو جیل

میں دیکھیں وہ کس طرح رہتا ہے تھوڑی سی روٹی کھائے گا نارمل سا بستر اور چند لوگوں سے ملے گا کیوں کہ وہ قید خانے میں ہے وہ اس طرح بڑی مصروفیات میں نہیں جاتا اور اگر مصروفیات اگر ہوتی ہیں تو وہ دین کے لیے ہوتی ہیں وہ دین کے لیے کوشش کرتا ہے لہذا یہ پہلی علامت **یہ پہلی علامت ہے اللہ کے قرب کی کہ دنیا سے وقت کم ہو کہ اور دین کی طرف لگنا شروع ہو جاتا ہے** دین کے معاملات اس کے لیے آسان ہو جاتے ہیں یہ پہلی علامت ہے (اللہ)

## صحابہ کرامؓ فرماتے ہیں

کہ جب آقاؐ سے گزر رہے تھے ایک جگہ سے اور ایک مردہ بکری کو دیکھتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اے صحابہ تم ہے کوئی جو اس مردہ بکری کو خریدے اس کو خریدے گا مجھ سے تو فرمایا حضور یہ آپ کیا بات کر رہے ہیں ضرور خریدتے آپ سے لیکن یہ مردہ بکری ہے کہا اس کا کیا فائدہ ہوگا کہا کوئی خرید لے کہا نہیں حضورﷺ اس کو کوئی نہیں خریدے گا فرمایا کہ جس طرح تم اس مردہ بکری کو خریدنے سے انکار کر رہے ہو اللہ کی نظر میں یہ دنیا اس مردہ بکری سے بھی بری ہے اس سے بھی زیادہ اللہ اس سے نفرت کرتا ہے۔

## آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

فرمایا دینا کی ہر شے غضب والی ہے مجوض ہے غضب شدہ ہے سوائے اللہ کہ اور اس کے ذکر کے اور علماء کے اور ان کے شاگردوں کے یہ چار چیزیں ہیں آقاؐ نے فرمایا اسکو نکال دو اللہ کا ذکر جو ہے اور اس کے ساتھ جو اس کی چیزیں ہیں اس کو اور علماء کے اور ان کے شاگردوں کے علاوہ باقی ساری دنیا غضب والی ہے (اللہ) تو جو اس کے پیچھے بھاگا سوائے ذلت کے کچھ نہیں پایا اس نے اس لیے اپنا انداز کیا کرو اپنے دل کے اندر جھانک لیا کرو۔

## آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

کہ اللہ نے اس دل کو جب بنایا اللہ نے اس دل کو جب بنایا تو اس کے اندر دو محبتیں اکھٹی نہیں رہ سکتیں دو محبتیں اکھٹی نہیں رہیں گی یا دنیا کی یا اللہ کی ااایک ہی ہوگی یا دنیا کی یا اللہ کی تم اپنا اندازہ کر لو اب کہ کس کی ہے۔

تو دینا کی محبتیں اس نے دنیا کو اتنا ذلیل کر دیا اور اس قدر لوگ آپ دیکھ لیں کسی جگہ نماز کے لیے کہہ دیں تو وہ جناب پہ ذرا مصروف رہا درس پر نہیں آیا او جناب فارغ ہی نہیں جناب آپ جناب بیٹھیں نہ ذرا گفتگو ہو اللہ کے لیے وہ ہو جائے گی کوئی نہیں جناب ہر بندے کے پاس اپنا بہانہ عورتوں کے پاس اپنے بہانے مردوں کے پاس اپنے اصل میں پیچھے ایک ہی مسئلہ ہے دنیا کا پیار دنیا کے لیے عشق اور محبت اتنا بیٹ چکا ہے کہ وہ اللہ سے بڑا نہیں ہے لہذا اللہ کی بارگاہ کی وقعت نہ رہی (اللہ اکبر) ارشاد فرمایا یوں نہ کرنا آقاؐ کی حدیث سماعت کیجیے میری نبیﷺ نے بہت خوبصورت بات ارشاد فرمائی۔

## آقا علیہ السلام کی تین چیزوں پر قسم

## آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

اے میرے صحابہؓ تین چیزیں تین چیزوں پہ میں قسم اٹھاتا ہوں کہ اگر کوئی شخص اسے کرے گا تو میں محمد عربی جو ہے وعدہ کرتا ہوں کہ میں قسم اٹھاتا ہوں تین باتوں پر تین باتوں پر میری قسم لے لو اگر تم وہ کرو گے تو میری قسم تمہارے ساتھ ہوگی۔

## پہلی بات

## مال صدقے کی وجہ سے کبھی کم نہیں ہوگا

ارشاد فرمایا

کہ بندے کا مال صدقے کی وجہ سے کبھی کم نہیں ہوگا کیا کہا بولیے کبھی کم نہیں ہوگا اگر تم اپنے مال کو صدقہ کرتے ہو کسی بھی اچھے کام میں خرچ کرتے ہو نیکی کے کام میں خرچ کرتے ہو اللہ اور رسول کے معاملات میں خرچ کرتے ہو تو میری قسم لے لو تمہارا مال کبھی کم نہیں ہوگا کبھی کم نہیں ہوگا کیوں کہا پہلی بات کیوں کہ میری امت کا فتنہ مال ہے اسی مال نے لوگو

ں کوقتل پہ مجبور کیا جھوٹ پہ مجبور پہ کر دیا بد یانتی پہ مجبور کیا اسی مال نے لوگوں کی سوچیں بگاڑ دیں لوگوں کے ذہن خراب کر دیے تو فرمایا نہیں اے میرے صحابہ اس مال کو خرچ کر دو اور مجھ سے قسم لے لو کہ ہم کم نہیں ہونے دیں گے اس کے پیچھے لوجک یہ تھی کہ مال کا پیار نکلے ان کے دلوں سے یہ جو ہر وقت پیسہ پیسہ کرتے ہو تو اس کے لیے سورۃ ماعون ہم پڑھیں گے رونگٹیں کھڑے کر دے گی کہ اللہ نے پیسے والوں کا جو حشر کیا ہے نا اس میں کہ تم پیسے کما کما کہ لے کر کہاں جا رہے ہو تو کہا یہ پہلی بات میرے صحابہ مجھ سے قسم لے لو خرچ کر دیا کرو کم نہیں ہوگا ہم نے یہی دیکھا ہے کہ جو لوگ مال کی محبت سے بچے ہوئے ہی دین انہی کے پاس ہے اور جو مال کی طلب میں ہیں نہ دکان داریاں ختم ہو رہی ہیں نہ جابز ختم ہو رہی ہیں کچھ بھی ختم نہیں ہو رہا بلکہ رسول خدا بھی گیا اللہ بھی گیا اور جس دکان کو پوجتے رہے اس دکان سے بھی کچھ نہ ملا ہم نے یہی دیکھا اور جو دیتا رہا اللہ نے اس کو برکت دے دی کہا اسے قسم ہے میری تمہارا مال کم نہیں ہوگا ان شاء اللہ کہہ دو۔

## دوسری بات

## کسی امتی پر ظلم ہو اور وہ اس پر صبر کرے اللہ اس کی عزت بڑھائے گا

پھر ارشاد فرمایا کہ میں قسم اٹھاتا ہوں کہ جب بھی میرے کسی بندے کسی امتی پر ظلم ہو اور وہ اس پر صبر کرے اور کوئی انتقام نہ لے اس سے صبر کرے جو بھی اس سے زیادتی کر گیا صبر کر جائے تو فرمایا اللہ اس کی عزت کو بڑھا دے گا یہ میری قسم ہے اس کے ساتھ یہ میرا وعدہ ہے اللہ اس کی عزت بڑھائے گا اگر وہ انتقام نہ لے اگر وہ خاموش ہو جائے چپ ہو جائے بدلے میں گالیاں نہ دے بلکہ اللہ اسے توفیق کا معاملہ دے دے بہت بڑی بات ہے فرمایا کہ ہم اسے ضرور عزت دیں گے

## تیسری بات

## کوئی بندہ مخلوق سے مانگنے کا دروازہ کھولتا ہے تو اللہ اس پر غریبی کا دروازہ کھول دیتا ہے

جب کوئی بندہ مخلوق سے مانگنے کا دروازہ کھولتا ہے تو اللہ اس پر غریبی کا دروازہ کھول دیتا ہے اس پر بھی میری قسم لے لو مخلوق سے مانگنے والے اور جنہوں نے ہر وقت مخلوق سے تعلق بنایا ہوا ہے کہ یہ بندہ میری ضرورت پوری کرے گا فلاں پوری کرے گا اور اس کے پاس جا جا کہ ان کے در پر جا جا کہ کہا نہیں نہیں تمہیں میرا در مل جانا چاہیے میرے در پر جاؤ جہاں عزت ہی عزت ہے برکت ہی برکت ہے اور اگر کوئی مخلوق سے مانگے گا تو میرا نبی ﷺ فرمار ہا ہے کہ غریبی سے بچ نہیں پاؤ گے اب **تم فقیر بنو مخلوق کے پاس نہیں رب کے پاس جاؤ** تو یہ دنیا کی محبتیں اللہ ان سے محفوظ فرمائے آمین کہہ دو میرے بھی علم میں بہت سارے لوگ ہیں میرے حضرت کے ساتھ آج تک ہم اسی بات کو دیکھتے رہتے ہیں آج تک اسی بات کر مارتے رہتے ہیں کہ کون جب ہمارے پاس دعا لے کر آتا ہے تو اس سے بو آتی ہے دنیا کی اس دعا سے بو اٹھتی ہے دنیا کی وہ دنیا کی محبتیں لینے آ گیا ہے ہمارے پاس مطلم ہم لوگ دنیا سے دور کرنے والے ہیں شیخ کی پہلی ڈیوٹی حضرت کی پہلی ڈیوٹی مرشد کی پہلی ڈیوٹی دنیا سے دور کرنا ہے اور وہ مانگنے ہی دنیا آ گیا لوسن لو بات وہ مانگنے ہی یہ آ گیا ہے تو بتاؤ کیا کریں تکلیف ہوگی کہ اس کو سمجھایا بھی تھا کہ بیٹے ان چیزوں کے لیے کبھی پریشان نہ ہونا کہ اللہ نے جو رزق تمہارے حصے میں لکھا ہے وہ مل کر رہے گا وہ ہر صورت میں اللہ ضرور دے دے گا (اللہ)

رزق کو نہ تلاش کرو رزق والے کو تلاش کرو جب رزق والا تیرا ہو گیا تو رزق خود ہی تیرا ہے اس بات کو نہیں سمجھتے اور لور لور پھرتے رہتے ہیں زبان لٹکی رہتی ہے ان کی خدا کی قسم بارہ بارہ گھبٹے کام کریں گے لیکن آدھا گھبٹہ نیکی کے لیے نکالنا ایسا لگے گا کہ موت آ گئی ہے ان کو مطلب اتنی اتنی تکلیف سے سارا سارا دن پسینہ بہائیں گے اور کہیں گے کہ رزق حلال کما رہے ہیں بھئی رزق حلال وہ بھی کما رہے ہیں جو تمہیں بلا رہے ہیں وہ بھی رزق حلال ہی کما رہے ہیں اور تمہیں بلا رہیں ہیں کہ بیٹا اتنا نہیں اتنی محنت کرو جتنا یہاں رہنا ہے اور اتنی محنت اس کے لیے کرو جتنا وہاں رہنا ہے نہیں سمجھ آئی جتنا یہاں رہنا ہے اتنی محنت کرو نہ اور جتنا وہاں رہنا ہے۔

## آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

سنو صحابہ دنیا اور آخرت کی مثال یوں ہے کہ تم اپنی انگلی کو بعض روایات میں سوئی کو کسی سمندر میں ڈبو پھر اسے نکالو تو جتنا پانی اس سوئی کی نوک کے اوپر ٹھہر گیا ہے وہ دنیا ہے اور وہ جو سامنے آنکھوں کے بے انتہاء ہزاروں میل لمبا سمندر ہے وہ آخرت ہے۔

اب تم بتاؤ محنت کس کے لیے کرنی ہے یہ سوچ develop ہوگی تو کام ہوگا کہ جس نے ہزاروں کروڑوں سالوں کی زندگی کو ضائع کر دیا چند سالوں کی زندگی کے لیے وہ بیوقوف جا ہل احمق اجڈ کیا کہا جائے اس کو لہذا اللہ والوں کے نزدیک یہ لفظ ہی کوئی نہیں قرآن نے تو اس سے بھی آگے کی بات کی

## قرآن میں ارشاد ہوتا ہے

(سورۃ الاعراف آیت نمبر 180)

## اُولٰٓئِکَ کَالاَنعٰمِ بَل ھُم اَضَلُّ اُولٰٓئِکَ کَالاَنعٰم

**اے نبی ﷺ یہ جانور ہیں بَل ہُم اَضَلُّ بلکہ اس سے بھی بدتر ہیں۔**

قرآن نے اس سے بھی آگے کی بات کی انسانوں کی صف سے ہی نکال دیا اتنی بات سمجھ میں نہیں آتی جہاں کروڑوں سال رہنا ہے اس کی تیاری کرنی تھی اس کے لیے محنت کرنی تھی اس کے لیے کوشش کرنی تھی راستے ڈھونڈنے تھے وہاں تم نے کوشش نہیں کی اور چند سال ستر اسی نوے کتنے سال بتاؤ بلکہ نہیں لمبی بات ہو جائے گی آپ اگر پوری تفصیل سے نکالیں تو آج کل جو لائف ہے ساٹھ ستر جو آج کل average life ہے پاکستان میں اور آپ بڑی تفصیل سے پھر analysis کریں تو صرف صرف دس سال بچتے ہیں انسان کے پاس جو جوانی کے سال ہیں چالیس سے اوپر آپ گئے آپ گئے آپ آپ کو اسی وقت بیماری نے جکڑ لیا اس سے پیچھے یہ صرف دس سال مطلب دس ضرب کروڑ یہ کوئی مقابلہ بنتا ہے اس کے ساتھ کوئی مقابلہ نہیں دس ضرب عرب دس ضرب دس کھرب دس ضرب کروڑ کھرب کوئی اندازہ ہے جو جنت میں زندگی گزرنے والی ہے بے انتہا سال ہیں اور تم دس سال نہیں صبر کر سکے اتنی لائف ہے نہ بولو بھائی چالیس سال کے بعد آپ ختم ہو جاتے ہیں کسی کو ہیپاٹائٹس ہو گیا کسی کو ہارٹ اٹیک ہو گیا گھٹنے درد ہو گئے کسی کی کمر ٹیڑھی ہو گئی ہے کسی کو جو ہے وہ جگر کو مرض ہو گیا ہے کسی کو پیٹ کا مرض ہو گیا ہے کسی کا دماغ آگے پیچھے ہو گیا چالیس تک ہیں بس اس قدر چھوٹی زندگی ہے اور اسکے لیے بد بخت اتنا بڑا سودہ کیا تو نے تو بزرگ سمجھدار ہوئے کہ نہ ہوئے بولو جو تمہیں نیکیوں پر بلاتے تھے وہ سمجھدار لوگ تھے کہتے یار آجاؤ آجاؤ اپنا وقت دے دو یہ وقت بھی نکل جانا ہے بس اسکے بعد تیرا وقت نہیں رہنا ختم ہو جاؤ گے تمہاری زندی بڑھاپے کی نظر ہونے والی ہے ایک جھٹکا لگنا ہے بس اور اس کے بعد تو ہوگا تیرا بستر ہوگا اور دوائیاں ہوں گی بس اور لوگ فون پر کریں گے عیادت پا س جائیں گے تو بو آئے گی قریب آنے کی زحمت نہیں کریں گے ہسپتال بھی دو منٹ منہ دکھانے آجائیں گے اور پھر جنازے پر آ کر کہہ دیں گے کہ بڑا افسوس ہوا ہے جی یہ تیری کہانی ہے اور وہی قبر ہے جو امیر کی بھی ہو اور امیر کی بھی ہے وہی مٹی کی قبر ہے لہذا آتے ہو دنیا لینے کے لیے تو ہم دنیا دینے کے لیے تھوڑے بیٹھے ہوئے ہیں۔

تو یہ ایسا بد بخت ہے کہ ہم فرشتوں کو اتنی بھی زحمت نہیں دیں گے کہ وہ ترازو نصب کریں اس کے لیے سارے اعمال ضائع کر دیں گے یہ ہے ان کی جزا جہنم اس وجہ سے کے انہوں نے کفر کیا میری آیتوں کا اور میرے رسولوں کا مذاق بنایا آپ مزاق سمجھتے ہو مولوی دن رات کام کرتے ہیں انہیں اور کوئی کام ہی نہیں ان کے سپیکر بند کر دو درس بند کر دو ان کی زبا نیں بند کر دو ان کو جہنم میں ڈال دو یہ ہمیں نیکی کی تعلیم دیتے ہیں او کیوں ہمیں تنگ کرتے ہو مذاق بنا دیا تو کہا یہ سارے مذاق اڑانے والے ان کی جزا ہم دیکھیں گے اس دن کہ ہم کیا دینے والے ہیں اور وہ جہنم ہوگا اور آگے پھر معاملہ بدل دیا یقیناً جو ایمان لائے اور نیک عمل بھی کرتے رہے تو فردوس کے باغات ان کی رہائش گاہ بن جائیں گے وہ رہائش گاہ residence ہے۔

## آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

کہ اللہ تعالی اپنے نیک بندے کو مرنے نہیں دے گا جب تک جنت میں اس کو اس کا مقام نہ دکھا دے وہ خواب میں آنکھوں سے دیکھ کر جائے گا کہ جنت میں یہ میرا مقام ہے۔

## آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

اور اسی طرح ارشاد فرمایا کہ کوئی برا شخص اس وقت مرنے نہیں دے گا جب تک اس کی ساری برائیاں اللہ لوگوں کے سامنے نہ لے آئے۔

جو چھپی ہوئیں تھی اس سے پہلے اس کو موت نہیں آئے گی جب تک ساری اس کی برائیاں لوگوں کے سامنے نہ آ جائیں ابھی دیکھیں نہ چھپے ہوئے تھے سارے کبھی پانامہ آ رہا ہے کبھی کوئی آ رہا ہے کبھی کوئی کیس آ رہا ہے وہ سب نکل رہا ہے باہر جو ظالموں میں چھپا چھپا کہ لاکھوں کی کروڑوں کی تو جوریاں چھپائی ہوئیں تھی وہ ایک ایک پیسہ باہر نکل رہا ہے وہ نکلے گا

جوبھی کرے گا چاہے کوئی بھی نام اس کا کوئی بھی رکھ لونام اس کا کوئی بھی ہو جائے یہ کوئی ہم نواز شریف کو تنقید نہیں کر رہے کوئی بھی ہو جو بھی اس کو چھپائے گا قیامت سے پہلے اللہ اس کو نگاہ میں لے آئے گا تو اسے طرح اللہ والا جب دنیا سے جائے گا تو اللہ اس کی نیکی کو بھی سامنے لے آئے گا دنیا جانے گی کہ یہ کون تھا کسی کو پتہ ہی نہیں ہوگا لیکن جموت آئے گی تو پوری دنیا جان جائیگی کہ اہ ہوا تنا بڑا عالم پتہ ہی نہیں چلا ہمیں اسی طرح فرمایا کہ جب مرنے لگے گا تو اللہ اسے جنت کا محل ضرور دکھائے گا۔

**خٰلِدِيْنَ فِيْهَا** ہمیشہ اس میں رہیں گے **لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا** اور ہم نہیں چاہیں گے کہ وہ اس جگہ کو بدل لیں مل کر کہو سبحان اللہ کہا نہیں ہم اس جگہ کو بدلنے نہیں دیں گے فردوس میں رکھیں گے انہیں اور فردوس سب سے اعلی جنت ہے جہاں آقاؐ کی رہائش ہوگی حضور ﷺ وہاں رہیں گے کہا ہم انہیں بھی وہاں رکھیں گے تو آگے کیسی خوبصورت بات زرا دلوں کو سنبھال لو اے حبیب ﷺ آپ ﷺ فرما دیجیے کہ اگر ہو جائے سمندر روشنائی اپنے رب کے کلمات لکھنے کے لیے ختم ہو جائے گا سمندر اس سے پہلے کہ ختم ہوں میرے رب کے کلمات اور اگر ہم لیں آئیں اتنی اور روشنی اس کی مدد دہو تب بھی اللہ کے کلمات ختم نہیں ہوں گے اے نبی ﷺ تو سارا دن لکھتا رہا تیر اصحابہؓ لکھتے رہیں یہ امت لکھتی رہی تیرے رب کی باتیں ختم نہیں ہوں گی اے نبی ﷺ ہم نے دل نشیں کلام تمہیں دیا ہے یہ بڑا مختصر دیا ہے اس کو بڑا اچھا چھپا کہ دیا ہے تو اب اسے خود کھولتا جا یہ تیری مرضی ہے لیکن اگر میں بیان کروں تو کوئی بھی اسکو مکمل نہ کر سکے (سبحان اللہ)

**قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُم**

اے نبی ﷺ آپ فرما دیجیے کہ اے پیکر رعنائی وزیبائی کہ میں بشر ہی ہوں تمہاری طرح لیکن میری طرف وحی کی جاتی ہے اور تمہارا خدا صرف اللہ تو وحدلاشریک ہے اے نبی ﷺ آپ زرا یہ کہہ دیں ان کو آخر میں کتنی خوبصورت باتیں جو میں بیان کر دیں ہیں میں نے تمہیں غار والوں کا قصہ سنایا مل کر کہو سبحان اللہ میں نے موسی اور خضرؑ کی باتیں سنائیں میں نے تمہیں بہت سارے اعلی معاملات بتائے اور پھر ذوالقرنین کی میں نے تمہیں خبر دے دی تو ان سب باتوں کے بعد ذرا کہہ دو کہ میں بشر ہی ہوں اب کہہ دو کہ میں بشر ہوں۔

## دنیا میں لوگوں کی دو اقسام

### ☆ پہلی قسم

آپ زرا غور کیجیے کتنے لوگ ہیں دنیا میں زرا دھیان رکھیے گا دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں کہ ایک طرف تو وہ لوگ ہوتے ہیں جو جب کسے کی خوبی دیکھتے ہیں کسی کی اعلی ہونے کی صفت دیکھتے ہیں یا کسی کی بہت بہتر دیکھتے ہیں تو اس سے نفرت شروع کر دیتے ہیں وہ اس سے نفرت کرتے ہیں ان سے حسد کرنے لگ جاتے ہیں اور وہ ان کو برا لگتا ہے وہ شخص چاہے وہ کتنا اعلی بلندیوں پر پہنچ جائے وہ شخص وہ کہتے ہیں کہ ہم نہیں مانیں گے جس طرح آقاؐ نے چاند کے دوٹکرے کیے بولو سورج کو پلٹایا بے شمار آپ کے معجزے لوگوں نے دیکھے لیکن ھسد اتن اتھا کہ وہ حضور ﷺ کو ماننے سے انکار کرتے رہے یہ ہے پہلی category یہ پہلی قسم کے لوگ ہیں جو خوبی کو ہضم نہیں کر سکتے وہ سیدھا کہیں گے کہ ہم نہیں مانتے اور یہ اللہ کی طرف سے منحوس بدبختوں کی انتہا میں چلے جاتے ہیں اور یہ مبغوض لوگ ہیں اللہ کا غضب ان پر نازل ہوتا ہے حسد کی وجہ سے تکبر کی وجہ سے غرور کی وجہ سے۔

### ☆ دوسری قسم

اور دوسری قسم وہ ہے جب وہ لوگوں ک خوبیاں دیکھتے ہیں اچھائیاں دیکھتے ہیں کوئی اعلی صفت دیکھتے ہیں تو وہ ڈائریکٹ خدا ہی مان لیتے ہیں (استغفر اللہ) کیا مان لیتے ہیں خدا مان لیتے ہیں عیسیؑ نے صرف زندہ کیا مردوں کو بہت تھوڑے کیے ہیں چند مردے زندہ کیے ہیں اور بن باپ کے پیدا ہوئے تو اس کے علاوہ چند اور آپؑ کے معجزات ہیں آپؑ کی سیرت میں لکھے ہوئے ہیں چند ایک ہیں اسی پر عیسیؑ کو بیٹا کہہ دیا کیا کہہ دیا بولو بیٹا کہہ دیا کہ یہ اللہ کا بیٹا ہے اور آج تک جو عیسائیوں کا بہت بڑا گروہ ہے وہ اسی پر قائم ہیں کہ عیسیؑ خدا کے بیٹے ہیں اور اس پر وہ کوئی کمپرومائز نہیں کرتے نہ وہ اس پر کوئی گفتگو کرتے ہیں نہ کوئی دلیل لیتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ماننا ہی نہیں ہے اور یہ کہتے ہیں کہ عیسیؑ نے ہمارے لیے پھانسی لے لی تھی وہ ہمارے لیے کلیسا پر چڑھ گئے تھے لہذا

**EAT DRINK AND BE MERRY**

کھاؤ پیو موج مارو ہمارے گناہوں کی سزا عیسیٰؑ لے جا چکے لہذا ہم جنتی ہیں اور ایک طرف وہ ہیں جو اتنا پیار کر گئے کہ اس کو خدا بنا دیا حضرت عزیرؑ کو یہ بیٹا کہتے ہیں اللہ کا اور اسی طرح دیگر بھی نبیوں کے بارے میں اسی طرح معاملات ہیں تو دیکھیے کہ چونکہ یہ پہلے ہو چکا تھا نبیوں کو خدا کہا گیا شریک بنایا گیا خدا کا یہ سب کچھ ہوا تھا ابھی تازہ تازہ واقعہ عیسیٰؑ کا ہوا تھا جو بلکل ہی پچھلے نبی ہیں تو لہذا اللہ نے **کمال یہ کر دیا کہ اب تو میں ایسا نبی بھیجنے والا ہوں جو سر سے پاؤں تک معجزہ بن کر آنے والا ہے** جو تو ہر لمحہ ہی معجزہ دکھانے والا ہو گا جس کی آنکھیں معجزہ مل کر کہو سبحان اللہ جسکے بال معجزہ گس کا ماتھا معجزہ گس کے بال معجزہ جسکی داڑھی معجزہ جس کا سینہ معجزہ جس کا پورا جسم معجزہ جسکی ب اتیں موجزہ جسکے خیال معجزہ جو سراپا معجزہ بن کر آئے گا اس کو یہ کہنے والے ہیں اے نبی ﷺ تو پہلے ہی کہہ دے میں بشر ہوں ای نبی ﷺ تو اپنی زبان سے کہہ دے تو کیا یہ عزت کا اظہار ہے بے وقوفوں یا کہ ذلت کا بعض اس آیت سے مسلمانوں کے طبقہ کو گمراہ کرتے ہیں کہ دیکھو میں بشر ہوں تو خود وہ کچھ بھی نہیں ہیں وہ بشر ہیں اواس کا بیک گراؤنڈ دیکھو خود سورۃ کے معاملات دیکھو کہاں تک چلے گئے لہذا یہ کہنا پڑا کہ اے نبی ﷺ تو ان سے کہہ دے اگر میں نے ان سے کہہ دیا تو یہ نہیں مانیں گے تو کافر ہو جائیں گے تو کہہ دے کہ میں بشر ہوں میں پھر بھی اللہ کا بندہ ہی ہوں اس لیے کہ میرتے رب نے مجھے پیدا کیا میں اس کا بندہ ہوں تو یہ بشر ہونا تو عزت کا سبب ہوا اصل میں اسکے مختلف معنی ہیں بشر جو ہے اس کو بندہ بھی کہتے ہیں اور بشر جو ہے وہ مبشر کے معنوں میں بھی ہے بشارت دینے والا خوش خبری دینے والا تو یہ لفظ تو عزت والا ہے یہ تو اور عزت والا ہے کہ نبی ﷺ بشر ہے خوش خبری دینے والا ہے یہ تو اور برکت والا لفظ بن گیا اور عزت والا بن گیا تو تم کہتے ہو کہ یہ کیا بول رہے ہیں **(اللہ)**

تو آقاﷺ نے اپنی زبان سے جب یہ فرمایا ہو گا تو کیسی خوبصورت بات ہو گی سارے کے سارے شرک کا رد ہو گیا قیامت تک کوئی حضور ﷺ کو اللہ کا بیٹا نہیں کہہ سکتا عیسیٰؑ کو کہا اور بھی نبیوں کو حضور ﷺ کو کوئی اللہ کے ساتھ شریک نہیں کر سکے گا کوئی ایسی گفتگو آج تک کوئی ایسی بات کہی ہی نہیں جا سکی کہ آقاﷺ ایسے ہیں اس لیے کہ اپنی زبان سے اظہار کر گئے کہ میں بھی بشر ہوں میں بندہ ہوں **(اللہ)**

## شان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

## حضور علیہ السلام کیسے بشر ہیں؟

تو کیسے بشر ہیں آپ ﷺ ایک ایسا بشر جس کے جسم پر کبھی مکھی نہیں بیٹھی۔

ایک ایسا بشر جسکا پسینہ خشبودار ہے۔

ایک ایسا بشر جسکا سایہ ہی کوئی نہیں۔

ایک ایسا بشر وہ جب بولتا ہے تو آنکھوں سے چہرے سے اور منہ سے پھول جھڑتے ہیں۔

تم اس کو کیسا بشر سمجھتے ہو بھئی حضورؐ مدینہ سے باہر نکلتے ہیں تو راستے میں ایک اونٹ پسند آ جاتا ہے آپ ﷺ پوچھتے ہیں کہ یہ کس کا ہے تو ساتھ اس کے دو خادم کھڑے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں ہمارا مالک کھڑا کر کے گیا ہے ابھی وہ آئے نہیں اور کہا اچھا دام کیا ہے تو دام بتائے تو آپ نے فرمایا کہ مجھے پسند ہے تو ایسا کہ ابھی پیسے میری جیب میں نہیں ہیں اس سے پہلے کہ کوئی اور نہ اس کو لے جائے تو میں اسکو لے جاؤں میں ابھی خادم کو بھیجتا ہوں وہ پیسے دے جائے گا انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے جناب لے جایے وہ اونٹ لے کر حضور ﷺ مدینہ پہنچ گئے ادھر تھوڑی دیر میں مالک آتا ہے اور پوچھتا ہے کہ اونٹ کہاں گیا خادم کہتے ہیں کہ حضور وہ تو بک گیا ابھی ایک شخص آیا تھا وہ لے گیا تو کہا کہ لاؤ پیسے دام کہا جی وہ کہہ رہا تھا کہ ابھی بیجھ دیتا ہوں تو ہم انتظار کر رہے ہیں وہ کہہ رہا تھا کہ ابھی تھوڑی دیر میں خادم آئے گا تو آقاﷺ کی اس بات کو جب دھرایا تو وہ مالک غصے میں آ گیا اس نے کہا کہ عجیب آدمی ہو بغیر پیسے کے بیچ دیا اگر وہ نہ آیا تو ایک ایک روپیہ تم سے لوں گا تو وہ دوسرا کہنے لگا حضور اصل میں آپ نے ان کو دیکھا نہیں ( سبحان اللہ ) آپ نے اصل میں انہیں دیکھا نہیں ہم نے انہیں دیکھا ہے وہ اتنا خوبصورت تھا کہ جب وہ بات کر رہا تھا تو ہمیں یوں لگ رہا تھا کہ خوشبوؤں کی لپٹیں اٹھ رہیں ہیں وہ دور سے چلتا ہوا آ رہا تھا ہم تو اسے دیکھتے ہی رہ گئے اور جب وہ بول رہا تھا تو ہمیں انکار کرنے کی ہمت ہی نہ ہوئی اور دوسرا کہنے لگا کہ تم نے جو بتا دیا بتا دیا میری بھی سن لو میں نے جب اسے بات کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے دیکھا کہ اس کے چہرے کی چمک سامنے پہاڑ کے اوپر پڑتی تھی جس کی چمک پہاڑ کے اوپر پڑے وہ عام بشر ہے اگر بشر بھی ہے تو سب سے اعلی بشر ہے سب سے بہترین بشر **(اللہ)**

ابھی یہ جھگڑا جاری تھا کہ پیچھے سے ایک عورت آتی ہے جو اسی مالک کی بیوی ہے اور وہ پوچھتی ہے کہ تم کیوں لڑ رہے ہو آپس میں کیا معاملہ ہے غصہ کیوں کر رہے ہو کہا یہ اونٹ انہوں نے میرا بیچ دیا تعریف اس کی بہت کر رہے ہیں تعریف بڑی کر رہے ہیں فلاں تھا فلاں تھا پیسہ کوئی لیا نہیں کہا ہاں ہاں میں دیکھ رہی تھی کھڑکی سے ایک شخص کھڑا تھا ان کے پاس کہا وہی کہا ہاں ہاں انہوں نے ہی اونٹ لیا وہ چلے گئے ہیں کہا اچھا اگر وہ نہ آیا تو پیسے میں دے دوں گی کہا کہ تم کیوں دو گی کہا کہ میں نے اک بار اس کو دیکھا اور اس ک اچہرہ مجھے کسی جھوٹے کا چہرا لگا ہی نہیں وہ کسی سچے کا چہرہ ہی ہو سکتا ہے تو ایسا بشر (اللہ اکبر)

ایسا بشر کہ جب وہ اپنی دس انگلیاں ایک برتن میں ڈالتا ہے تو سات سو لوگ اس سے وضو کر لیتے ہیں وہ انگلیاں پانی نکالیتیں ہیں لوگ وضو کرتے ہیں (اللہ)

ایسا بشر کہ وہ رات کے تھوڑے سے لمحے میں ہزاروں سال اللہ کے پاس رہ کر آتا ہے اور جب واپس آتا ہے تو بستر اسی طرح گرم رہتا ہے پانی اسی طرح چل رہا ہے اسی طرح محبت اور پیار کے انداز ہیں یہ عام بشر نہیں ہے بھائی اگر بشر کہا تو یہ آقا کی انتہا درجے کی عاجزی کو ظاہر کرنا ہے کہ **اتنی کرم نوازیوں کے بعد بھی میں بشر ہوں میں کچھ نہیں میرا رب ہی سب کچھ ہے۔**

تو حضورﷺ نے واضح کر دیا کہ میرے پاس جو کرم ہے وہ یہ ہے کہ میرا اور تمہارا خدا ایک ہے بس تم بھی اسی وحدہ لاشریک کے بندے ہو اور میں بھی اسی کا پیدا کرتا ہوں اس کے علاوہ میرے ساتھ مقابلہ نہ کرنا تمہارا کوئی مقابلہ نہیں آقا کا کلمہ بھی وہ نہیں جو ہم پڑھتے ہیں حضورﷺ کا یہ کلمہ نہیں تھا جو ہم پڑھتے ہیں ہم یہ پڑھتے ہیں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو آپﷺ فرمایا کرتے تھے کہ لا الہ الا اللہ انا رسول اللہ پڑھو نہ محمد رسول اللہ اگر حضورﷺ کی جگہ انا لگاؤ ہاں نہ تو کافر ہو جاؤ گے تمہارا تو کلمہ بھی ان جیسا نہیں ہے تو تم بشر ان جیسے بن سکتے ہو سبحان اللہ (اللہ)

ان کے لیے کوئی قید نہیں ہے جتنی چاہے عورتوں کے ساتھ شادی کریں کہا اے نبیﷺ تمہیں اجازت ہے جسے چاہو شادی کے لیے پسند کرو تمہارے لیے چار کے بعد قید ہے۔

حضورؐ کا جنازہ نہیں پڑھا گیا آپﷺ کا جنازہ پڑھا ہی نہیں گیا صحابہؓ آئے درود شریف پڑھتے رہے پہلے مرد آئے پھر عورتیں آئیں پھر بچے آئے پھر دیگر مخلوقات آئیں پھر فرشتے آئے حضورﷺ پر درود پڑھ کر چلے گئے تیرا جنازہ ہے جناب تو بشر کہہ رہے ہو آقا کو آقا تمہارے جیسے بشر ہیں (اللہ)

پھر آقاﷺ پر زکوۃ فرض ہی نہیں حلانکہ یہ باقاعدہ اسلام کا رکن ہے پانچواں رکن ہے زکوۃ حضورﷺ پر فرض ہی نہیں آپﷺ پر نہیں ہے لہذا اس قدر اعلی انداز کہ آپﷺ کے سارے معاملے الگ کر دیے

ان پر پانچ نمازیں فرض ہیں حضورﷺ پر چھ فرض تھیں آپﷺ تہجد بھی فرض کی طرح پڑھتے تھے اللہ نے کہا نفل پڑھیے اٹھ کر رات کو تہجد کے تو حضورﷺ پر فرض ہو گئی امت کے لیے نفل بنا یا میں کیا کیا تعریف کروں خدا کی قسم (اللہ اکبر) میں جتنی بھی تعریف کروں تھوڑی ہے میں جتنی بھی گفتگو کروں کم ہے آقا کے اوصاف ختم نہیں ہو سکتے۔

**؎ وہ حسینوں میں حسیں ایسے کہ محبوب خدا ٹھہرے — نبیوں میں نبی ایسے امام الانبیاء ٹھہرے**

تو اتنی اعلی برکت رکھتے ہیں تو یہ تو انہوں نے عاجزی کا اظہار کیا تم نے اٹھا کہ اسے پیش کر دیا کہ بشر ہیں پھر اس پر زرا عقیدہ واضح ہو گیا انشاءاللہ کہہ دو کہا کہ وحی کی جاتی ہے میری طرف تمہارا خدا وحدہ لاشریک ہے پس جو شخص امید لگائے رکھتا ہے اپنے رب سے ملنے کی تو اسے چاہیے کہ وہ وہ نیک عمل کرے اور اللہ سے ملنا چاہتے ہو تو اللہ برے لوگوں سے نہیں ملتا کبھی برے لوگون سے ملاقات نہیں ہوتی اس کی اس کی ملاقات اچھے لوگوں سے ہوتی ہے وہ نیک عمل کریں اور نہ شریک کریں اپنے رب کی عبادت میں کسی کو تو ہم ضرور اس سے ملیں گے اللہ کی ملاقات ہو گی اس سے اگر وہ نیکی کہ اعلی پیمانے کو achieve کر لیتا ہے اس کو وہ access کر جاتا ہے تو اللہ کی ملاقات سامنے ہے تو اللہ کبھی کسی برے سے نہیں ملا تو یہ ساری باتیں کر کے سورہ کھف کو سمیٹ دیا ہے اور میں آخر میں ایک لفظ کہہ دوں کہ یقیناً حق ادا نہیں ہو سکا یقیناً حق ادا نہیں ہو سکا یہ کلمات اتنے خوبصورت ہیں اتنے بڑے تھے کہ ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے ہم نے اپنی کوشش کر کے حق ادا کرنے کی کوشش ضرور کی ہے لیکن

**؎ جان دی دی ہوئی اسی کی تھی — حق تو یوں ہے کہ حق ادا نہ ہوا**

**اللہ مجھے اور آپ کو سورۃ کھف کی برکت عطا فرمائے آمین**